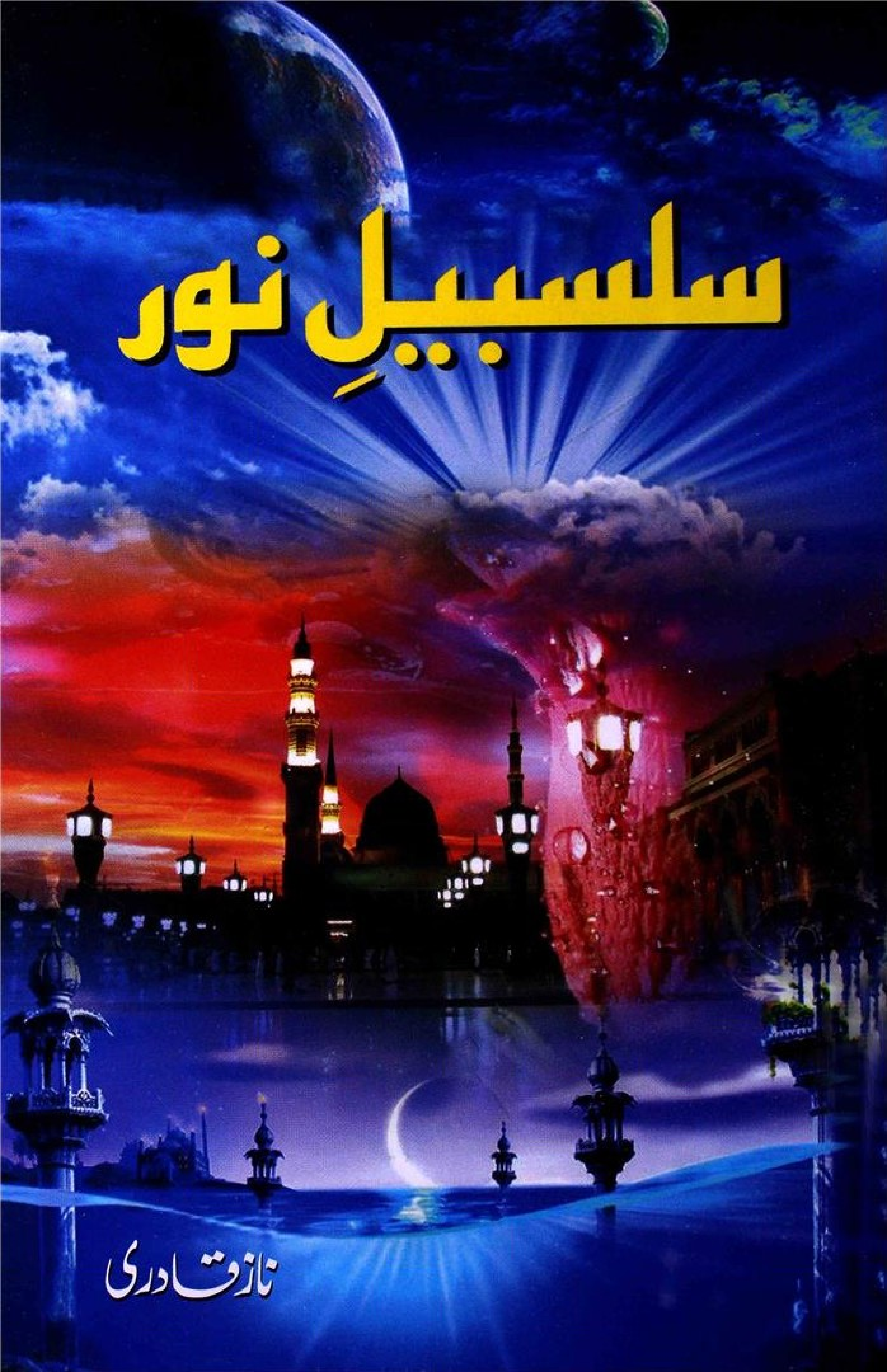
سلسبیلِ نور
ناز قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ الشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ

وَیَسِّرْلِیْ أَمْرِیْ

واحْلُلْ عُقْدَۃً مِن لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ

لااله الاالله محمد رسول الله

سلسبیلِ نور

نازؔ قادری

© بحق شاعر!

کتاب : سلسبیلِ نور (دوسرا مجموعۂ نعوت)

شاعر/ناشر : پروفیسر نازؔ قادری، سابق صدر شعبۂ اردو
بی.آر.اے. بہار یونیورسٹی، مظفرپور۔842001

وطن : لیاقت باغ، بروراج، مظفرپور۔843332

سکونت : قادری منزل، چرچ روڈ، چندوارہ، مظفرپور–842001

رابطہ : 09135252833

تہذیب وتدوین : ڈاکٹر نظام الدین احمد

طباعت : 2016 مطابق ۱۴۳۶ھ

تعداد : 500

ہدیہ : -/250

زیر اہتمام : مکتبہ صدف، چرچ روڈ، چندوارہ، مظفرپور–842001

تقسیم کار :
- الہدیٰ پبلی کیشنز، 2982، قاضی واڑہ، دریاگنج، نئی دہلی۔2
- مکتبہ جام نور، 422 مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی–6
- کتاب منزل، تاتارپور بھاگل پور
- بک امپوریم، پٹنہ–4

U
891
N32SN

SALSABEEL-E-NOOR

(A Collection of Naat)

By

Prof. Naz Quadri

انتساب

والد ماجد مولوی محمد لیاقت حسین نور اللہ مرقدہٗ

و

والدہ ماجدہ بی بی رشیدۃ النساء نور اللہ مرقدھا

کے نام

جنہوں نے فرمودات خداوندی اور ارشادات نبوی پر عمل پیرا ہونے ترغیب دلائی

و

رفیقۂ حیات، ہم سفر، خاتونِ نیک شمیم ناز نور اللہ مرقدھا

کے نام

جن کی پاکیزہ زندگی نے جینے کا قرینہ بخشا

فہرست

جواز		نازؔ قادری	۱۳
نازؔ قادری کی نعت گوئی		پروفیسر طلحہ رضوی برقؔ	۱۹
نازؔ قادری کی نعتیہ شاعری		ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	۲۵
نازؔ قادری کی نعت گوئی: ’سلسبیلِ نور‘ کی روشنی میں	ڈاکٹر ظفر کمالی	۳۳

تری شان جل جلالہ	۵۵

● **آیاتِ الٰہی سے منوّر ہے جہاں**	۵۶

۱	خودی کی قید سے باہر نکال دے اللہ	۵۷
۲	خدا کے نور سے روشن ہے دنیا، مکان ولامکاں میں روشنی ہے	۵۹
۳	اسلام کا دستور ہے تسبیحِ الٰہی	۶۰
۴	کاکُلِ زیست کے خم تیرے نام	۶۱
۵	بوئے گُل، رنگِ چمن تیرے نام	۶۳
۶	متاعِ بصیرت ہے خیرات تیری	۶۵

صلوا علیہ و آلہٖ	۶۷

● **میں عاشقِ سلطانِ مدینہ ٹھہرا**	۶۸

۱	آپ ہیں فخرِ دوجہاں، آپ ہیں نازشِ حرم، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ	۶۹
۲	سرورِ کونین کی ہے ذات ہی سب سے جدا	۷۱
۳	وہ نورِ علم، جو سخن کو آب وتاب دے گیا	۷۳

۴	ہم ہیں محبوبِ خدا کے آستاں سے منسلک	۷۵
۵	جلوۂ نورِ خدا صاحبِ لولاک میں ہے	۷۷
۶	آگہی منوّر ہے آپ کی بصیرت سے	۷۸
۷	نقطۂ سخن سے ہے دائرہ سعادت کا	۷۹
۸	شہرِ علم مطلع ہے آفتابِ حکمت کا	۸۱
۹	کیوں نہ قسمت پر وہ اپنی ناز فرمانے لگے	۸۳
۱۰	کافی نہیں زبان سے اقرارِ مصطفیٰ	۸۵
۱۱	عیاں ہے نورِ چراغِ حرا مدینے میں	۸۷
۱۲	عمر گزری مدحتِ خیر البشر کرتے ہوئے	۸۹
۱۳	آگہی مجھ کو درِ شاہِ امم تک لے گئی	۹۱
۱۴	شعورِ معرفتِ شاہِ دو جہاں تو نہ تھا	۹۳
۱۵	ہماری نعت ہے سرکار کے نگر کا رنگ	۹۵
۱۶	مطلعِ صبح کے آثار سے خوشبو آئی	۹۷
۱۷	مرے دل میں تیری ہی یاد ہے، مرے لب پہ تیرا ہی نام ہے	۹۹
۱۸	کوئی لمحہ حیاتِ شوق کا ایسا نہیں ہوتا	۱۰۱
۱۹	خوشا وہ خوابِ حسیں جس میں مَیں نے کیا دیکھا	۱۰۳
۲۰	ہے مری فکر رسا احمدِ مختار کے نام	۱۰۵
۲۱	صد نازشِ گلزارِ جناں ہے طیبہ	۱۰۶
۲۲	نبی آئے جہاں میں نورِ ربِّ بحر و بر ہو کر	۱۰۷
۲۳	ہر ایک سمت نور کی چادر تنی ملی	۱۰۹
۲۴	رواں ہے نکہتِ باغِ جناں مدینے میں	۱۱۱

۲۵	نورِ خدا ہے، جلوۂ وحدت کی روشنی	۱۱۳
۲۶	جمالِ چہرۂ حق، نازشِ کون ومکاں تم ہو	۱۱۵
۲۷	نبی کے ذکر سے ہے سائبان کی خوشبو	۱۱۷
۲۸	کونین فدائی ہے محمد ﷺ کی ادا کا	۱۱۹
۲۹	روئے سخن ہے محرمِ اسرار کی طرف	۱۲۱
۳۰	کارِ مشکل بہت ہے مدحِ شہ، سب کو اس کا ہنر نہیں آتا	۱۲۳
۳۱	اللہ کا فرمان ہے تسبیحِ محمد ﷺ	۱۲۵
۳۲	عکسِ جمالِ کن فیکوں کائنات ہے	۱۲۷
۳۳	شاخِ طوبیٰ ہے فدائے قدِ رعنائے رسول	۱۲۸
۳۴	وردِ زباں ہے نام، رسولِ انام کا	۱۲۹
۳۵	زندگی میں چاہئے حسنِ حقیقت کی طلب	۱۳۱
۳۶	مصطفیٰ کی ذات ہے نورِ خدا کا آئنہ	۱۳۳
۳۷	نظامِ فکر کو حق آگہی سے نسبت ہے	۱۳۵
۳۸	رخِ سرکار کا عکسِ حسیں ہے دل کے شیشے میں	۱۳۷
۳۹	خدا کے فضل سے احساس کی دنیا سنورتی ہے	۱۳۹
۴۰	ساقیِ کوثر، مالکِ جنت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۱
۴۱	نبی کی ذات سے ہے کائنات میں رونق	۱۴۳
۴۲	فکر کی رہ نما جب ہوئی جستجو	۱۴۵
۴۳	نامِ رسول نسخۂ جاں تاب ہو گیا	۱۴۷
۴۴	رچا بسا ہے محمد ﷺ کا نور آنکھوں میں	۱۴۸
۴۵	مئے عشقِ محمد ﷺ پی کے جو سرشار ہوتے ہیں	۱۴۹

۴۶	ذہنِ انساں میں اگر نور کا پیکر جاگے	۱۵۱
۴۷	دنیا و آخرت کا سہارا رسول ہیں	۱۵۳
۴۸	دل میں جو سرورِ کونین کی یاد آئی ہے	۱۵۵
۴۹	ثنا کی فصل ہم کشتِ تخیل میں اگاتے ہیں	۱۵۷
۵۰	شاہِ دیں کی بعثت کا جشن وہ مناتا ہے	۱۵۹
۵۱	وقت کے خوف سے کیوں ہو دلِ شیدا خاموش	۱۶۱
۵۲	کیا کیا نہ عنایت کی نظر آپ نے کی ہے	۱۶۳
۵۳	نظر فروز ہے انوارِ مصطفیٰ کی بہار	۱۶۵
۵۴	بہ فضلِ رب مجھے بھی نعت گوئی کی سعادت ہو	۱۶۷
۵۵	بہ فیضِ رحمتِ حق ہے سخن سخن خوش بو	۱۷۰
۵۶	خلق پر یوں اسوۂ خیر البشر روشن ہوا	۱۷۱
۵۷	دل کے ورق پہ نامِ پیمبر کی روشنی	۱۷۳
۵۸	نورِ خدائے پاک ہے، عقدہ کشائے زندگی	۱۷۵
۵۹	فضلِ خدائے پاک ہے لطف و کرم حضور کا	۱۷۷
۶۰	نازِ وحدت ہے آمنہ کا چاند	۱۷۹
۶۱	دیارِ پاک کا موسم، بہار کا موسم	۱۸۱
۶۲	اِتباعِ سیرتِ شاہِ امم کرتے رہیں	۱۸۳
۶۳	دیدہ و دل کو رہِ عشق میں باہم دیکھا	۱۸۵
۶۴	وہ ہدایتوں کا چمن ہے تو، جسے خوفِ بادِ خزاں نہیں	۱۸۷
۶۵	گنجینۂ صفات ہیں وہ اپنی ذات میں	۱۸۹
۶۶	بیاض دل پہ کرتا ہوں رقم سرکار کی مدحت	۱۹۱

۶۷	ہر طرف ضوفشاں ہے نگاہِ نبی، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی	۱۹۳
۶۸	مکاں مکاں ترا جلوہ، زباں زباں ترا نام	۱۹۵
۶۹	آئینۂ تجلّیِ وحدت، نظر میں ہے	۱۹۷
۷۰	یہ دنیا آج بھی ظلمت کدہ ہے، اسے حاجت ہے اب بھی روشنی کی	۱۹۹
۷۱	نبی کا فیض کہ حکمت کے پھول کھلنے لگے	۲۰۱
۷۲	باغِ طیبہ سے شمیمِ جاں فزا آتی رہی	۲۰۳
۷۳	فیضِ الوہیت ہے محمد ﷺ کی ذات پر	۲۰۵
۷۴	رنگِ رخِ بقا ہے ثنائے رسول میں	۲۰۷
۷۵	تزئینِ کائنات ہے محبوبِ رب کی ذات	۲۰۹
۷۶	روشن حریمِ دل میں چراغِ نبی رہے	۲۱۱
۷۷	التہابِ عشق کی دولت محمد (ﷺ) سے ملی	۲۱۳
۷۸	بہارِ لطف و کرم ہے رسول کا صدقہ	۲۱۵
۷۹	شمعِ کعبہ کی ضیا، مجھ کو بہت اچھی لگی	۲۱۷
۸۰	رشکِ گل ہائے جناں ہیں گلشنِ اطہر کے پھول	۲۱۹
۸۱	فردوسِ گوش، خلدِ نظر، آپ ہی تو ہیں	۲۲۰
۸۲	دل مرا مہبطِ آیاتِ مُطّہر پہ نثار	۲۲۱
۸۳	درودِ پاک سے انسان کی قسمت چمک اُٹھی	۲۲۳
۸۴	مرتبہ کیا ہے جہاں میں، احمدِ مختار کا	۲۲۵
۸۵	سنبھل کے پانو دیارِ نبی میں رکھا جائے	۲۲۷
۸۶	حسنِ تصوّرات، نظر اس طرف بھی ہو	۲۲۹
۸۷	یہ بارگاہ ناز ہے پلکوں سے چل کے آ	۲۳۰

۸۸	شہرِ طیبہ کے مقدس بام و در اچھے لگے	۲۳۱
۸۹	رقصاں ہے فکر، خانۂ داور کے آس پاس	۲۳۳
۹۰	دیارِ مصطفیٰ، دارالشفا معلوم ہوتا ہے	۲۳۵
۹۱	خدائے پاک کے محبوب کا جواب نہیں	۲۳۷
۹۲	برگِ گل پر میں ثنائے پاک لکھ کر چوم لوں	۲۳۹
۹۳	نگاہِ عقیدت سے ہم چومتے ہیں	۲۴۱
۹۴	بنائے دو جہاں تو ہے، ترے اذکار گھر گھر ہیں	۲۴۳
۹۵	ہو مری قسمت میں بھی شانِ مدینہ دیکھنا	۲۴۴
۹۶	مراقب ہو کے خلوت میں مدینہ دیکھتا ہوں میں	۲۴۵
۹۷	دیارِ مصطفیٰ، تک آ گیا ہوں	۲۴۷
۹۸	مرا آقا، رسولِ ہاشمی ہے	۲۴۹
۹۹	نعتیہ اشعار سے، کشتِ سخن سر سبز ہے	۲۵۱
۱۰۰	زندگی کا ہر لمحہ عازمِ مدینہ ہے	۲۵۲
۱۰۱	آئینہ برداریِ نورِ خدا ہے چار سو	۲۵۳
۱۰۲	روئے پاک احمد کی، دو جہاں میں تابش ہے	۲۵۵
۱۰۳	آپ جیسا صاحبِ نطق و لساں کوئی نہیں	۲۵۷
۱۰۴	رسول پاک سا حق آشنا نہیں کوئی	۲۵۹
۱۰۵	معدنِ نورِ ہدا، آپ پر لاکھوں سلام	۲۶۱
۱۰۶	بہارِ گلزارِ کامرانی، درود تم پر، سلام تم پر	۲۶۳

جواز

شمالی بہار کا نامی قصبہ بروراج ضلع مظفر پور اپنی آغوش میں دین و مذہب، علم و دانش اور سیاست و ثقافت کے تہہ بہ تہہ ذخیروں سے عروج و ترقی کے منازل طے کرتا ہوا آج کے جدید دور میں اپنا نمایاں مقام رکھتا ہے۔ یہ علاقہ ملّی اتحاد و اخوت اور قومی یکجہتی کا عمدہ نمونہ رہا ہے۔ اسی مردم خیز بستی کے معروف اور مشہور دینی و تہذیبی خانوادے میں میری زندگی نے نو دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۹/ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۴/ اگہن ۱۲۳۸ فصلی دوشنبہ کی نیم شب میں آنکھیں کھولیں جہاں اسلامی روایات و تعینات غالب رہے ہیں۔ فقہاے کرام، صوفیاے عظام اور علمائے دین کی آمد و رفت کا سلسلہ لگا رہتا۔ میں نے عہدِ طفولیت ہی سے یہاں کی مسلم آبادی میں میلاد خوانی اور مرثیہ خوانی کے مناظر دیکھے ہیں۔ مرثیہ خوانی کے لیے محرم الحرام کا مہینہ مختص تھا لیکن محفل میلاد کے لیے مہہ و سال کی کوئی

قید نہیں تھی، قرب و جوار میں اکثر و بیشتر گھر گھر محافل میلاد کا انعقاد اور چہل پہل کا سماں ہوتا۔ آیاتِ قرآنی، فرمودات نبوی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی شمائل و فضائل اور حمد و نعت کی قوسِ قزح کے رنگ فضا میں بکھر جاتے۔ آج بھی یادوں کا منظر نامہ آنکھوں کے داماں پر روشن ہے:

میلادِ مصطفیٰ سے درخشاں ہے بام و در
ذکرِ رسول پاک سے گھر گھر ہے زندگی

میرا خانوادہ اس سے مستثنیٰ نہیں رہا ہے۔ یہاں بھی موقع محل پر محافل میلاد سجائی جاتی رہی ہیں۔ والد بزرگوار مولوی لیاقت حسین نوراللہ مرقدہٗ عام محافل میلاد کے علاوہ ہر سال ۲۷؍رجب المرجب کی شب جشن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام و انصرام کرتے۔ اس موقع پر خصی صدقہ کرتے اور اس کے گوشت سے نہ صرف غربا و مساکین کی ضیافت کرتے بلکہ پرندوں کو بھی کھلاتے اور نورانی محفل سجاتے برادر محترم حضرت مولانا محمد دین نشاط القادری نوراللہ مرقدہٗ جید عالم اور مایہ ناز ادیب و شاعر رہے ہیں۔ یہ گھرانہ ہمیشہ علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے۔ اس پس منظر میں میری پرورش و پرداخت اور تہذیب و تربیت ہوئی ہے۔

خاندانی رسم و رواج کے مطابق ابتدائی دینی تعلیم اور ناظرہ قرآن کے بعد جدید تعلیم کے لیے مقامی اسکول میں داخل ہوا، جہاں سے میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ بعدہٗ میں نے اعلیٰ تعلیم کے لیے لنگٹ سنگھ کالج، مظفر پور میں داخلہ لیا جہاں اہل سنت والجماعت کے پیروکار اور دین دار اساتذہ ڈاکٹر اختر قادری، پروفیسر محمد سلیمان، پروفیسر شمیم احمد اور پروفیسر نجم الہدیٰ کی

درس و تدریس اور فیض بخش ہم نشینی و ہم کلامی میسر آئی۔ طالب علمی کے سنہرے ایام نے اپنی غلط انداز نگاہوں سے ابتدائی زندگی کو بھرم میں رکھا، ایم اے تک آتے آتے ممتاز کامیابی حاصل ہوئی۔ یونیورسٹی کے رکارڈ بھی ٹوٹے اور طلائی تمغہ سے نوازا بھی گیا۔ پی ایچ.ڈی اور ڈی لٹ کی اسناد تفویض کی گئیں۔ اردو زبان و ادب کی خدمت کے لیے کالج سے منسلک ہوکر درس و تدریس کے فرائض انجام دینے لگا۔ تعلیمی زمانے ہی سے ادبی ذوق رہا ہے۔ چناں چہ عملی زندگی میں یہ شوق پروان چڑھا اور ادبی و تخلیقی سفر جاری رہا۔

ہر قلم کار کی تخلیق اس کی ذات کا آئینہ ہوتی ہے۔ میری زندگی چھوٹی چھوٹی کہانیوں کا مجموعہ رہی ہے۔ چناں چہ میرا تخلیقی سفر افسانہ نگاری سے شروع ہوا لیکن داخلی آتش خانے کی آنچ شاعری کی متقاضی رہی۔ خارجی عناصر کی کارفرمائی نے تحقیقی و تنقیدی نگارشات کی طرف بھی مائل کیا۔ ان دنوں شعری رجحانات ہی غالب ہیں اور تخلیقی لہریں ساحلِ سخن پر آکر ٹھہر گئی ہیں۔ البتہ سمند فکر ایوانِ غزل سے نکل کر نواح طیبہ میں محوِ خرام ہے، یہ ایک خوش گوار واقعہ ہے۔

شمالی بہار میں پہلی بار مدرسہ تیغیہ انوار العلوم مظفر پور کے زیر اہتمام کل ہند نعتیہ مشاعرہ کا اعلان ہوا جس کے روحِ رواں علامہ جید القادری تھے۔ شعرا کی فہرست میں اپنا نام دیکھ کر میں حیران و پریشان ہوا کہ میں اپنے چودہ سالہ ادبی سفر میں کبھی اس صنف کی طرف مائل نہیں ہوا تھا۔ اس مقدس اور مشکل ترین صنف میں طبع آزمائی سہل نہیں بلکہ برہنہ پا تلوار کی تیز دھار پر چلنے کی مصداق ہے۔ دراصل نعت نگاری کا عمل شیشہ گری سے کہیں زیادہ نازک ولطیف ہے اور

عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ حدود شریعت اور آداب رسالت مآب ﷺ کی پاس داری لازمی ہے، ورنہ ایمان وکفر کا سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔ یہ مشاعرہ ۲/مارچ ۱۹۷۶ء کو منعقد ہونا تھا۔ یہ میرے لیے آزمائش کا مرحلہ تھا۔ مصرعہ طرح تھا:

کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

میں بارگاہ ذوالمنن میں دعا گزار ہوا کہ رب العزت اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل وصدقہ میں نعت پاک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میری دعا مسموع ومقبول ہوئی، ذہن ودل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی۔ شبِ اسریٰ کے واقعات نظر افروز ہوئے، خیالات والفاظ اُمڈنے لگے، خامۂ گہر بار جنبش میں آیا اور صفحہ قرطاس پر چند اشعار مثل شب چراغ چمکنے لگے، میں نے اپنی آنکھوں سے لگایا اور بوسہ دیا۔ اس پاکیزہ صنف سخن میں یہ میری پہلی تخلیق ٹھہری جو میرے مجموعۂ نعت 'چراغِ حرا' میں شامل ہے۔

میں اسی سال ملازمت کے سلسلے میں مظفر پور سے بھاگل پور منتقل ہوگیا اور ۶ سال کے بعد مظفر پور مراجعت ہوئی تو مذکورہ ادارے سے طرحی نعتیہ مشاعرے کے دعوت نامے موصول ہونے لگے اور میں ۱۹۸۸ء سے نعت کہنے لگا۔ ابتدا میں طرحی نعت پاک کہتا رہا۔ لیکن ۱۹۹۳ء میں پہلی بار پٹنہ کے دورانِ سفر غیر طرحی نعت پاک کا نزول ہوا جس کا مطلع ہے:

شمیمِ گل سے نہ بادِ صبا سے نسبت ہے
مجھے بہارِ حبیبِ خدا سے نسبت ہے

مذکورہ بالا ادارے کی تقلید میں مسلم یتیم خانہ مظفر پور کے بانی اور مہتمم

مولانا غلام حیدر مصباحی نے بھی ۱۹۹۴ء میں طرحی نعتیہ مشاعرہ کی بنیاد ڈالی جس کا مصرعہ طرح تھا:

مرا دل ہے مدینے میں، مدینہ دل کے اندر ہے

مولانا بھی اپنے مشاعروں میں پابندی سے دعوت شرکت دینے لگے۔

یہ دونوں مشاعرے پُر وقار انداز میں منعقد ہوتے تھے۔ ادارہ 'میلاد گھر'، کڈپہ (آندھرا پردیش) ایک مدت سے سہ روزہ جشن میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کرتا ہے جس میں ایک شب کل ہند طرحی نعتیہ مشاعرہ کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔ اس عظیم الشان مشاعرے میں ۱۹۹۵ء سے شرکت کے مواقع ملے ہیں۔ طرحی اور غیر طرحی ہر سال کم از کم ایک نعت پاک معرض تخلیق میں آنے لگی۔ یہ میری فروز بختی ہے کہ مرغ زار سخن میں غزل کی لالہ کاری کے ساتھ ساتھ گل نعت کی کاشت اور آب یاری کرنے لگا اور مشامِ جاں معطر ہونے لگا۔ مدرسہ تیغیہ انوار العلوم مظفر پور اور مسلم یتیم خانہ مظفر پور کے طرحی نعتیہ مشاعرے کا سلسلہ ختم ہوا تو مولانا شمیم القادری، شیخ الحدیث مدرسہ دینیہ غوثیہ مظفر پور ۲۰۰۵ء سے طرحی نعتیہ مشاعرے کا اہتمام وانعقاد کرنے لگے ہیں لیکن ان کے مشاعرے میں شرکت کا اتفاق ہنوز نہیں ہوا ہے۔ البتہ وہاں کے مصرع طرح پر نعتیں کہتا رہا ہوں۔

اکیسویں صدی میں داخل ہوتے ہوتے میں نگارِ غزل سے کنارہ کش ہو گیا اور نعت گوئی اپنا موقف ٹھہرا۔ ۲۰۰۷ء اور ۲۰۰۸ء کا سال نعت کے وفور کا موسم ثابت ہوا۔ میرا پہلا مجموعۂ نعت 'چراغِ حرا' ۲۰۱۰ء میں شائع ہو چکا ہے اور اب نعتیہ کلام کا دوسرا مجموعہ 'سلسبیل نور' پیش نظر ہے۔ میری نعت گوئی کے محرک

علامہ جید القادری ، مولانا غلام حیدر مصباحی اور ڈاکٹر راہی فدائی ہیں۔ اس عبادت اور کار نیک میں خاندانی پس منظر کا بھی اہم رول رہا ہے۔ میری نعتیہ شاعری کے تعلق سے برادرِ محترم علقمہ شبلی، استاذِ محترم پروفیسر نجم الہدیٰ اور بزرگ شاعر سید شاہ طلحہ رضوی برق نے اپنے مفید اور کار آمد مشوروں سے نوازا۔ میں ان حضرات کا سپاس گزار ہوں۔ جن حضرات نے زبانی و تحریری تاثرات و تحسینی کلمات سے میری حوصلہ افزائی فرمائی، میں ان کا بھی شکر گزار ہوں۔

اس مجموعے کی ترتیب و تدوین اور کمپوزنگ میں میرے فرزندِ فرید نظام الدین احمد نے بہت عرق ریزی کی۔ ان کے خوش گوار مستقبل اور ترقیِ درجات کے لیے دست بدعا ہوں۔ پروف ریڈنگ میں عزیز گرامی جناب حافظ آصف رضا کا بیش قیمت تعاون مجھے حاصل رہا ہے۔ میں ان کے لیے بھی دعاے خیر کرتا ہوں۔

ناز قادری

پروفیسر طلحہ رضوی برقؔ
'دانش کدہ' شاہ ٹولی، داناپور، ضلع پٹنہ

نازؔ قادری کی نعت گوئی

بیانِ شوق چہ حاجت کہ حالِ آتشِ دل
تواں شناخت ز سوزی کہ در سخن باشد

قرآنِ حکیم کی مشہور آیتِ کریمہ ہے ﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ پھر رب العزت کا ارشاد گرامی ہے: ﴿لَقَدْ جَاءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ﴾ یعنی تحقیق کہ تم میں اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب۔ مفسرین نے اس آیت قرآنی میں ''نور'' سے اللہ کے پیارے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مراد لی ہے اور کتاب مبین تو قرآن حکیم ہے ہی۔ لفظ ''نور'' پہلی آیت کریمہ میں اللہ کے لیے ہے اور دوسری مذکورہ آیت میں اللہ کے رسول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے ہے۔

میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ قرآن حکیم تو معجزہ ہے ہی جن پر یہ کتاب نازل ہوئی ان کی ذاتِ والاصفات بھی معجزہ ہے، اس کی آمد ورفت بھی معجزہ کہ وہ بذاتہ منبع و مصدر معجزات ہے۔ اس صاحبِ لولاك لما خلقت الافلاك کی سیرت وکردار کا بیان، اس کی توصیف وثنا فن شاعری میں صنفِ نعت سے موسوم ہے۔ لہذا صنفِ نعتِ شریف بھی اس پاک نسبت سے بیانِ عشق کا ایک معجزہ ہی ہے۔

قرنِ اولیٰ سے عصر حاضر تک شعرامختلف اللسان اہل زبان صنعتِ نعت کا حق حسبِ توفیق ادا کرتے رہے ہیں۔ عربی وفارسی کی طرح اردو شاعری بھی اپنے روز افزوں سرمایۂ نعت پر جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔ اردو اپنی نزاکت ولطافت کے اعتبار سے ایک انوکھی، دلپذیر اور منفرد زبان ہے۔ اس زبان کے روزِ اول سے ہی اس میں نعت لکھی جاتی رہی ہے۔ عصر رواں کے شعرا اردو بھی اپنے وجدان وعرفان سے اس کا فیضان حاصل کررہے ہیں۔

چوں آبروئِ لالہ وگل زار آبِ فیضِ تُست
ای ابرِ لُطف بر منِ خاکی ببار ہم

اس وقت میرے پیش نظر پروفیسر نازؔ قادری سابق صدر شعبۂ اردو، بہار یونیورسٹی، مظفرپور کی کامیاب وشاداب نعتوں کا ایک باوزن، دلنشیں اور خوبصورت مجموعہ ''سلسبیل نور'' ہے۔ اس سے قبل آپ کا ایک اور نعتیہ مجموعہ بنام ''چراغ حرا'' اہل دانش وبینش سے خراج تحسین وستایش وصول کرچکا ہے۔

پروفیسر نازؔ قادری ایک معروف صاحبِ قلم، دانشور، نقاد اور شاعر ہیں جنھوں نے

اپنی عمر عزیز کا بڑا حصہ درس و تدریس اور علم و ادب کی مسلسل خدمت میں صرف کیا ہے۔ موصوف ایک بیدار ذہن، باخبر اور مذہبیات کا بہترین درک رکھنے والے شخص ہیں۔ شعر گوئی کے فن پر آپ کو خاصہ ملکہ حاصل ہے۔ غزلیں اور نظمیں تو یہ ایک طویل عرصہ سے لکھتے اور چھپتے رہے ہیں مگر اب زندگی نے ایک خاص رخ اختیار کرلیا ہے، دنیاے دنی سے بڑی حد تک بے نیاز ہو کے انھوں نے نعت گوئی پر اپنی توجہ مرکوز کرلی ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

کتاب ''سلسبیل نور'' کی ابتدا حمد باری تعالٰی سے ہوتی ہے بعنوان ''تری شان جل جلالہ'' جس کے تحت چار خوبصورت حمدیں ہیں۔

خالقِ عالمِ ایجاد ہے تو　　　نغمۂ سازِ عدم تیرے نام
حکمتِ فکر و نظر ہے تجھ سے　　　حرمتِ لوح و قلم تیرے نام

تو ہے صنّاعِ ازل، ربّ قدیر　　　گردشِ چرخ کہن تیرے نام
دفترِ حمد و ثنا تیرے لئے　　　نازؔ کا حرفِ سخن تیرے نام

اس کے بعد نعت شریف کے درودِ آلی ''صلوا علیہ والہ'' کے سلکِ مروارید میں بڑے حسنِ ترتیب سے پروئے گئے ہیں اور ''تمت بالخیر'' ایک خوبصورت سلام پر ہے۔

نازؔ صاحب کے علم و فضل، مشاقی اور استادی میں کلام نہیں۔ 'سلسبیل نور' کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ وہ رموزِ شعر و سخن کے آشنا اور نعت گوئی کے آداب واحترام سے آگاہ ہیں۔ ان کا دل گداختہ عشق و محبت رسول سے لبریز ہے۔

حمد و نعت گوئی میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں جاتا اور عبد و معبود کے فرق مراتب و امتیاز سے ان کی فکر کسی لمحہ غافل نہیں۔

ان دنوں نعتیہ مجموعے اردو میں اکثر و بیشتر منظر عام پر آرہے ہیں۔ میں اپنے محدود مطالعہ کی روشنی میں یہ بات ذمہ داری کے ساتھ کہوں گا کہ ''سلسبیل نور'' ایک منفرد اور معیاری مجموعۂ نعت ہے جس میں قدروں، اصولوں اور فنی ضابطوں کی پاسداری کی گئی ہے۔ زبان و بیان پر نازؔ صاحب کی پوری دسترس نمایاں ہے جو اشعار کو وزن و وقار عطا کرتی ہے۔

میں ذیل میں اس مجموعے سے چند منتخب اشعار نقل کرتا ہوں جو میرے دعووں پر یقیناً دلالت کریں گے:

نبی کی ذات کو حسنِ ازل کا آئنہ کہیئے
جمالِ مصطفیٰ نور خدا معلوم ہوتا ہے

قسیم کوثر و تسنیم ہیں رسولِ کریم
کہ اور ایسا کوئی آسماں جناب نہیں

حضورِ مکرّم کی توصیف لکھ کر
قلم کار نوکِ قلم چومتے ہیں

تمہارا چہرا ہے آفتابی، تمہارا جلوہ ہے ماہتابی
تمہاری سیرت ہے کہکشانی، درود تم پر سلام تم پر

مصطفیٰ کے دم سے قائم ہے نظامِ زندگی
جادۂ حق ہے امیرِ کارواں سے منسلک

سورتیں صحیفہ ہیں آپ کی عبادت کا
آیتیں قصیدہ ہیں آپ کی ریاضت کا

حق نے بخشی تھی متاعِ علم و دانش نازؔ کو
نعت گوئی حرمتِ قول وقسم تک لے گئی

ہے میری نعت میں سرکار کے نگر کا رنگ
عیاں ہے روضۂ اطہر کے بام و در کا رنگ

صاحبِ رتبۂ معراج ، شہِ عرش نشیں
پیشِ رب آئینہ تھا حسنِ سراپاے رسول

بہارِ خلد کا ضامن ہے گلشنِ طیبہ
کرم کی چھاؤں ہے دربارِ مصطفیٰ کی بہار

جب نگاہوں نے کیا گنبدِ خضرا کا طواف
حشم و جاہ کے دریاؤں کا سنگم دیکھا

نور خدائے پاک ہے عقدہ کشائے زندگی
شاہ ہدیٰ کے نام ہے حرفِ نوائے زندگی

درود پاک سے انسان کی قسمت چمک اٹھی
جبین زندگی نور رسالت سے دمک اٹھی

اشارات واستعارات اور تلمیحات کی بوقلمونی نے ایک ایک شعر کو قلزم بہ کوزہ کردیا ہے۔

قطرہ میں دریا دکھائی نہ دے اور جزو میں کل
کھیل لڑکوں کا ہُوا دیدۂ بینا نہ ہُوا

☆☆☆

ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط

۲۴/ر کاشانہ، موضع وڈاک خانہ کل گانو، ضلع پاوٹ مل (ایم.ایس)

پن ۔۴۴۵۰۲

نازقادری کی نعتیہ شاعری

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کے اعتراف کی دو دلیلیں دی جاسکتی ہیں۔ ایک عملاً اتباع رسول ﷺ اور دوسری قولاً مدحتِ رسول ﷺ۔ یہ دونوں عشق رسول اور 'یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ' کی سندیں بھی ہیں۔ عشق رسول ﷺ میں استغراق اور انہماک فکر وخیالِ نعت رسول ﷺ کو رفعتیں عطا کرتا ہے اور اس کی کیفیت میں استخلاص شامل ہوجائے تو مداحِ رسول کو متبع رسول بنا دیتی ہے۔ عقیدت کو جلا اور عقیدے کو تابانی اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ مدحت رسول ﷺ فرحت وانبساطِ روح اور اطمینانِ قلب وذہن کا وسیلہ ہے۔ ایمانی قوت اور شوقِ الفت کے ساتھ ذکر رسول ﷺ کرنے سے قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ نعت گوئی بھی ذکر رسول کا ایک طریقہ ہے اور یہ طریقہ زمانہ رسول سے رائج ہے۔ خیر القرون کے بعد ذکرِ رسول ﷺ میں محافلِ میلاد کا اہتمام کیا جانے لگا۔ مداحینِ رسول ان مجلسوں میں

شریک ہوتے اور بڑی عقیدت سے نعتیہ کلام سناتے۔ بعد میں میلاد خوانی عقیدت سے بڑھ کر ''امر دینیہ'' گردانی گئی جو محض خوش فہمی اور غلوئے عقیدت کے سوا کچھ نہیں۔ بہر حال! نعت نگاری اور سلام خوانی کو حب رسول ﷺ کے اظہار کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے اور فاضلِ بریلوی احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے میں اس عقیدے میں شدت پیدا کی گئی چنانچہ برصغیر میں سیکڑوں نعتیہ مجامع اور بیسیوں نعتیہ دیوان شائع ہوئے۔ اردو ادب میں اب اس تقدیسی صنف سخن پر اچھا خاصہ ذخیرہ جمع ہوگیا ہے اور جامعات میں تحقیقی کام بھی ہو رہے ہیں۔ ہمارے نعت نگار شعرا میں ایک نام نازؔ قادری کا بھی ہے۔ پیشہ کے اعتبار سے یہ پروفیسر ہیں۔ تحقیق وتنقید کے میدان میں بھی یہ معروف ہیں۔ نثر ونظم میں ان کی کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جدیدیت پسند شعرا میں ان کی آواز اور کلام پہچانا جاتا ہے۔ ''لمحوں کی صدا'' اور ''صحرا میں ایک بوند'' ان کی غزلیات کے مجامع ہیں۔ ''چراغ حرا'' میں ان کی نعتیں شامل ہیں اور پیش نظر کتاب ''سلسبیل نور'' ان کی نعتوں کا دوسرا مجموعہ ہے۔

نعت گوئی بہ اعتبار مذہب نہایت مشکل فن ہے۔ اس میں نہ استکثار کی گنجائش نہ استخفاف کا قرینہ۔ شرعی گرفت کے مواقع اس میں قدم قدم پر ہوتے ہیں۔ اسی لیے عرفیؔ نے اسے 'رہ دمِ تیغ'' کہا ہے۔ یہاں طریقِ مدحت میں فرزانگی اور دیوانگی کا امتزاج ضروری ہے۔ نعت میں بشریت کی حدیں الوہیت کے دائرے سے قدرے فاصلے پر قائم ہیں۔ اس مقام پر مدحت میں تکثیر وتخفیف میں ذرا سی بھی بے پروائی گرفت کا سبب بن سکتی ہے۔ ان دونوں دوائر کے بیچ

سے نعت گو شاعر کو گزرنا ہوتا ہے۔ نازؔ قادری نے الحمدللہ ان حدود کو بڑے احتیاط سے سر کرنے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے عقیدے کی اتاہ گہرائیوں میں جھانک کر نعت کے مضامین باندھے ہیں اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے اپنے اشعار کو منور کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ بحیثیت شاعر، نازؔ قادری کا شمار جدیدیت پسند شعرا کی صف میں ہوتا ہے۔ جدیدیت پسندی میں اگرچہ ادب کے شعبوں میں عقیدت کی گنجائش کا لحاظ بہت کم رکھا گیا۔ مگر نازؔ قادری نے باوجود جدیدیت پسند ہونے کے مذہبی عقیدت کے دامن کو نہیں چھوڑا اور تقدیسی شاعری کے ساتھ اپنے مخلصانہ اور والہانہ برتاؤ کا ثبوت بہم پہنچایا۔ ان کے مذہبی جذبات واحساسات اتنے شدید ہیں کہ تقدیسی ادب کے علاوہ دیگر تخلیقات میں بھی ان کا مذہبی ذوق مترشح ہوتا ہے۔

"سلسبیل نور" کی ابتدا روایتی انداز میں حمد سے ہوتی ہے۔ شاعر نے تین طویل حمدیں اس میں شامل کی ہیں۔ دو حمدیں نہایت رواں ہیں۔ پہلی حمد میں "اللہ نور السموات والارض" کی گویا توضیح کی ہے۔ دوسری حمد میں مناجاتی لب ولہجہ شاعر کے تضرع وزاری اور بندے کے عجز وانکساری کا مظہر ہے۔ تیسری حمد میں شاعر نے اللہ رب العزت کی مختلف عطایا کا اعتراف کیا ہے۔ اس حمد میں بندے کی ثناگستری کا انداز دل کو چھو لینے والا ہے۔ اس حمد میں بندے کی عبدیت کی شان بھی جھلکتی ہے:

حمدِ باری دلِ مومن کی صدا
خواہشِ باغِ ارم تیرے نام
منبعِ فضل و عطا تیری ذات
بارشِ لطف و کرم تیرے نام

نہایت سادہ زبان اور سہل انداز میں شاعر نے اپنی حمدوں میں اللہ کی عطایا اور لطف وکرم کا اعتراف کیا ہے۔ شاعر کا والہانہ پن سچے بندے کے جذبات کی حقیقی تصویر پیش کرتا ہے۔ حمد باری کے بعد نعتوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اس باب میں شاعر نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کی شاعری کا قرینہ مدحتِ رسول ﷺ ہے۔ کتاب کی پہلی نعت بحر رجز شانزدہ رکنی (مفتعلن مفاعلن) میں ہے۔ طویل بحر ہونے کے باوجود شاعر نے اسے الفاظ کی پچی کاری سے رواں بنا دیا ہے۔ ''صل علیٰ محمد صل علیٰ محمد کی تکرار سے پیدا ہونے والے آہنگ نے نعت کو وجد آفریں بنا دیا ہے۔ شاعر نے فرط عقیدت میں آپ ﷺ کی ذات کو ''سر فنا و بقا'' کہا ہے۔ اس سے ''استکثار فی رسالت'' کا پہلو نکلتا ہے۔ نازؔ نے مدحتِ رسول ﷺ میں آپ ﷺ کی ذات کو فخر دو جہاں، نازش حرم، سید الامم، بزم جہاں کے واسطے شمع زندگی، صبح بہار جاں فزا، رہبر راہ آگہی، ضوگر روئے زندگی، محتشم ذات والے، حرمت قلم، اور آپ ﷺ کے روئے پرضیا کو غیرت مہر وماہ کہا ہے۔ ان میں سے اکثر تراکیب روایتی ہیں لیکن بعض نئی اور معنی خیز بھی ہیں۔ ان کے یہاں نعت کے مضامین میں خیال آرائی صداقت کے تابع دکھائی دیتی ہے۔ یوں بھی آپ ﷺ کی ذات کے متعلق مدحت کے جتنے پہلو بیان کیے جا سکتے ہیں ان میں عقیدت وخلوص کی اتنی شدت ہوتی ہے کہ صناعی یا بناوٹی پن وہاں خود بخود زائل ہو جاتا ہے اور اخلاص کا نور پھبک اٹھتا ہے۔

نازؔ قادری کی نعتیہ شاعری میں ان کا والہانہ پن دیدنی ہوتا ہے۔ انسانیت کے لیے حضرت محمد ﷺ کا جود و کرم کس قدر وسیع تر ہے، اس کی ترجمانی

کرنے والے مضامین اکثر نازؔ قادری کی نعتیہ شاعری کے مضامین/ موضوعات رہے ہیں۔ وہ اپنی نعتوں میں ان کی ترجمانی مسلسل اور متواتر اس انداز سے کرتے جاتے ہیں، گویا ایک دریا ہے جو بلندی سے زوروشور کے ساتھ بہتا چلا آرہا ہو۔

حضرت محمد ﷺ کی ذات، سخن کو آب وتاب دینے والے، صریرِ خامہ کو لاجواب حروف مہیا کرنے والی، چراغِ راہ کے لیے بھٹکتی زندگی کو کھلی کتاب عطا کرنے والی، زبان کو تازگی اور بیان کو آگہی بخشنے والی، صحیفۂ حیات کو متاعِ تاب عنایت کرنے والی، جہانِ آب وگل کو نیا نصاب دے کر خزاں کا رنگ اڑانے اور بہار کو گل فشاں کرنے والی، زمین کو پھول اور آسمان کو ماہتاب بخشنے والی، بشر کی شاخِ زندگی کو گلاب سے مشک بار کرنے والی، آیاتِ مبین سنا کر ضمیرِ فکر کو انقلاب آشنا کرنے والی ہے۔ یہ وہ ذات ہے جس کے جود وکرم سے بنی نوع انسان قیامت تک مستفیض ومستفید ہوتے رہیں گے کہ آپ ﷺ قیامت تک کے لیے رسول ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ ختم الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی رسول نہیں۔ آپ ﷺ کالایا ہوا دین ہی قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے لیے نورِ ہدایت رہے گا۔ یہ اور اس قسم کے جتنے بھی مضامین ہوسکتے ہیں ان میں جذبات واحساسات کا انشراح عین فطری عمل ہے۔ نازؔ قادری نے اپنی نعتوں میں اس کا نباہ احسن طریقے سے کیا ہے۔ نعتیہ شاعری میں اس وصف کا درآنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ شاعر کی فکر ونظر کا مرکز آپ ﷺ کی ذات پاک نہ ہو جائے۔ نازؔ قادری کی نعتوں میں اس نور کی جلوہ نمائی ہے۔ شاعر نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے:

خوشا کہ ناز ہر اک لمحۂ تخیل کو
مکینِ گنبدِ خضرا کے نام کرتا ہے

یہ عروجِ فکر و خیال ہے کہ ورق صحیفۂ نعت کا
یہ کمال جذبۂ ناز ہے، اسے مہر رنگِ ثبات دے

ناز کا وظیفہ ہے آپ ﷺ کی ثنا خوانی
غنچہ دل کا کھلتا ہے آپ ﷺ ہی کی مدحت سے

تقدیسی شاعری میں اچھا فنکار ہی شعری تقاضوں کو نباہ سکتا ہے۔ مثلاً غالبؔ نے فارسی کے حمدیہ ونعتیہ کلام میں جہاں تقدس وعقیدت پر خصوصی توجہ دی ہے، وہاں مضمون آفرینی اور معنی آفرینی کا بھی لحاظ رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی حمدیہ ونعتیہ شاعری میں شعریت اور شریعت دونوں کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے اور مذہب بیزار ناقد کی بھی ہمت نہیں ہوتی کہ تقدیسی شاعری ہے اس لیے غالبؔ کے اس کلام کو نظر انداز کر دیا جائے۔ نازؔ قادری نے اپنے دونوں نعتیہ مجموعوں میں فن شعری کے اس خصوص پر بھرپور توجہ دی ہے۔ ان کے یہاں عقیدت اور فن ایک دوسرے سے گلے ملتے ہوئے نظر آتے ہیں:

ہزارہا حقیقتیں نثار ہو کے رہ گئیں
نگاہِ شوق کو وہ ایسا خواب دے گیا

'ہو کے' سے قطع نظر، 'حقیقتوں کا خواب پر نثار ہونے کا مضمون معنی خیز ہے۔ خواب، حقیقت کی ضد ہے اور حقیقت کے مقابلے میں بے حیثیت بھی، لیکن آپ ﷺ نے نگاہِ شوق کو ایسے خواب عطا کر دیے کہ ان کی خوبیوں پر حقیقتیں قربان ہوئی جا رہی ہیں۔ نعتیہ شاعری میں اس قسم کے اشعار شعریت و شریعت

میں تول اور توازن قائم رکھنے میں معاون ہوتے ہیں۔ مذکورہ شعر میں نگاہ اور خواب میں تناسب لفظی کا استعمال بھی خوب ہوا ہے:

دیدۂ پر شوق کو حسنِ بصیرت کی طلب
سرورِ کونین کی خاکِ قدم تک لے گئی

یہاں بھی 'دیدہ' اور 'بصیرت' میں نسبت ہے۔ اگر آپؐ کے قدموں کی خاک کو سرمہ بنا کر چشمِ قلب میں لگایا جائے تو اس کے حسن میں اضافہ ہوگا۔ غلبۂ شوق کی حسرت ناکی اس شعر میں نمایاں ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاعر اپنی خاکساری کی پستی میں اتر کر عقیدت کی بلندیاں چھونا چاہتا ہے۔ اس خاکساری کے جذبے میں گو کہ غایت تذلل نظر آتا ہے مگر یہی مسکنت وانکساری عشقِ رسول ﷺ کو بام اوج عطا کرتی ہے۔ ان مثالوں سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ شاعر کو ایک ہی مضمون کو مختلف انداز میں باندھنے کا سلیقہ ہے۔

ناز قادری نے اپنی نعتوں میں ان تمام موضوعات کا احاطہ کیا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نسبت رکھتے ہیں اور آپؐ کے اخلاقِ کریمانہ اور عاداتِ شریفانہ سے متعلق ہیں۔ انھوں نے شہرِ مدینہ، گنبدِ خضرا، جنت البقیع، غارحرا، غار ثور، مکہ مکرمہ، کعبہ اور مکہ کے اطراف کے مقامات کی بھی تعریف کی ہے۔ ان کی نعتوں میں اہل بیت، آپ ﷺ کے خاندان، لواحقین وغیرہ کا بھی ذکر ہوا ہے۔ آپؐ کے معجزات، واقعۂ معراج، نزول وحی، قرآن کی عظمت اور آپؐ کی تعلیمات کا بیان بھی نہایت خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کی شفاعت، خاتم النبوت، بردباری، مہمان نوازی، اعداء کے ساتھ

حسنِ سلوک ، للّٰہیت، عبادت، صبر وتوکل وغیرہ شخصی اوصاف کا احاطہ بھی نازؔ قادری نے اپنی نعتوں میں کیا ہے۔مگران تمام امور سے زیادہ ان کی نعتوں میں نسبتِ رسولؐ، عشق رسولؐ اور عقیدت رسولؐ پر زور دیا گیا ہے اور اس کے فضائل نہایت والہانہ انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔نازؔ قادری اپنی نعتوں میں سچے عاشق رسول ﷺ اور پرستار نبی کی حیثیت سے ابھرتے ہیں۔اپنے اس عشق کا اظہار کرنے کے لیے انھوں نے نعتوں کے مقاطع کا نہایت خوبصورتی سے استعمال کیا ہے اور اپنے تخلص کے معنی سے خوب استفادہ کیا ہے۔

کہیں کہیں ان کے یہاں قواعد کے نظام سے صرف نظر کرنے، الفاظ کے درو بست اور اوزان کا لحاظ نہ رکھنے کی مثالیں مل جاتی ہیں۔ایک نعت میں حرف تخصیص 'ہی' کا استعمال حسنِ شعری کو مجروح کرتا ہے۔ایک دو جگہ مجھے ان کی نعتوں میں الوہیت میں استخفاف اور رسالت میں استکثار برتنے کا شائبہ ہوا۔مثلاً:

نبی نور مجسم ہیں عرش اعظم پر
بلا کے حق نے خود اپنا ہی آئینہ دیکھا

مجھے امید ہے کہ نازؔ قادری آئندہ ان باریکیوں کا بھی لحاظ رکھیں گے۔نعتیں لکھ لکھ کر نازؔ قادری ذاکرینِ نبی ﷺ کی صف میں درجہ بہ درجہ آگے بڑھ رہے ہیں، اللہ ان کے درجات اور بڑھائے۔آمین یارب العالمین۔

☆☆☆

ڈاکٹر ظفر کمالی

اسماعیل شہید (ایم ایم کالونی) مِل روڈ، سیوان (بہار)

پن۔ ۸۴۱۲۲۶

ناز قادری کی نعت گوئی: 'سلسبیلِ نور' کی روشنی میں

ہر سچے مسلمان کا عقیدہ ہے کہ عالمِ امکاں میں اللہ رب العزت کے بعد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہی سب سے افضل و اعلا اور بزرگ و برتر ہے۔ اللہ نے اپنے محبوب پر اپنی محبت اور فضل و کرم کی یوں انتہا کی کہ فرشتوں کے ساتھ ساتھ اس ذاتِ مقدس پر درود و سلام پڑھنے کا اعلان فرمایا۔ سورۂ قلم میں وَاَنکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیمٍ کا مژدہ سنایا تو سورۂ الم نشرح میں یہ بھی فرمادیا کہ ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا، اور ذکر اس حد تک بلند ہوا کہ اللہ نے جہاں خود کو ارحم الرحمین کہا تو سرکار کو رحمت اللعالمین کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ خالقِ کائنات نے ان کی بات کو اپنی بات کہا، اپنی محبت حضور کی محبت کے ساتھ مشروط کر دی، ان کی اتباع کو اپنی اتباع قرار دیتے ہوئے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے محبوب کی اطاعت کو لازم قرار دیا۔ ان کے اسوے پر عمل پیرا ہونے میں دین و دنیا کی کامیابی

رکھی اور مسلمانوں کو ہر حال میں سرکار کے آداب وحقوق کالحاظ رکھنے اوران کی تعظیم واحترام کاحکم دیا۔حضور کی آواز سے اگر کوئی اپنی آواز بلند کرے تو اس کی ساری عبادت وریاضت اور نیک اعمال کے ضائع ہونے کی وعید سنائی۔

مولانا شبّیر احمد عثمانی نے کیا خوب لکھا ہے کہ 'حضور کی تعظیم ومحبت ہی وہ نقطہ ہے جس پر قومِ مسلم کی تمام پراگندہ قوتیں اور منتشر جذبات جمع ہوتے ہیں اور یہ وہ ایمانی رشتہ ہے جس پر اسلامی اخوّت کا نظام قائم ہے۔' حضور کی تعظیم ومحبت ہی وہ مرکزی اساس ہے جس سے ایمان کو استحکام عطا ہوتا ہے۔اس کے بغیر تکمیلِ ایمان کا دعوا لغو اور باطل ہے۔ یہ سرکارِ دو عالم کی محبت کا اعجاز ہی ہے کہ گنہ گار سے گنہ گار مسلمان کے سامنے کوئی سرکار کی شان میں گستاخی کرے تو وہ ناموسِ مصطفیٰ پر مر مٹنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ایسی ایک نہیں ہزاروں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

جہاں تک نعت گوئی کا سوال ہے، قرآنِ کریم ہی اس کا سرچشمہ ہے۔ قرانِ مقدس میں مختلف مقامات پر کھلے لفظوں میں حضورِ اکرم کی فضیلتوں کا بیان موجود ہے۔اسلام کے آغاز سے ہی حضور کی نعت گوئی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ حضرتِ حسان بن ثابت ہوں یا حضرتِ کعب بن زہیر، یہ وہ خوش نصیب شعرا ہیں جن کی نعتِ پاک پر سرکارِ دو عالم کی پسندیدگی کی مہر لگ چکی ہے۔عربی، فارسی اور اردو میں نعتیہ اشعار کہنے والوں کی تعداد اتنی ہے کہ ان کا شمار مشکل ہے۔ محبوبِ خدا کی تعریف وتوصیف کی تمنا کس مومن کے دل میں انگڑائیاں نہیں لیتی۔اپنی ذہنی استعداد اور ہمت وصلاحیت کے مطابق ہزاروں ہزار نے اس سعادت کا شرف حاصل کیا اور آیندہ بھی کرتے رہیں گے۔اردو میں نعتیہ اشعار

کہنے والوں کی مبارک جماعت کے ایک اہم رکن اور اس حلقۂ زنجیر کی ایک توانا کڑی حضرتِ نازؔ قادری بھی ہیں۔

ادب کے میدان میں نازؔ قادری کئی حیثیتوں سے اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ تنقید و تحقیق، افسانے، نظم اور غزل کے ساتھ ساتھ نعت گوئی بھی ان کی سخنوری کی ایک اہم منزل ہے۔ شاعری میں ان کی بنیادی حیثیت غزل گو کی ہے۔ اپنی شعر گوئی کی ابتدا (۱۹۶۲) کے تقریباً پینتالیس برس بعد وہ نعت کہنے کی جانب مائل ہوئے۔ اپنی ایک نعت میں وہ اس کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نبی کے عشق نے بدلا ہے اعتبارِ نگاہ
غزل سرا تھا مگر نازؔ نعت خواں تو نہ تھا

اس شعر کے مصرعۂ اولیٰ پر غور کیجیے تو نازؔ قادری کی نعت گوئی کے فن کا سرا ہمارے ہاتھ آ جاتا ہے۔ عشقِ نبی کی بدولت ان کی نعت گوئی نے ان کے اعتبارِ نگاہ کو بدل ڈالا۔ نازؔ قادری کا پورا نعتیہ سرمایہ اسی اعتبارِ نگاہ کی بابرکت تبدیلی کا دل کش اشاریہ ہے اسی لیے انھوں نے جا بجا اپنی نعت گوئی پر اس طرح فخر کا اظہار کیا ہے کہ اس افتخار میں ان کی شکرگزاری کا جذبہ بھی شامل ہو گیا ہے:

دلیلِ طالعِ روشن ہے مدحتِ سرکار
مرے کلام میں ہے حرفِ معتبر کا رنگ

نازؔ کی زباں دانی وقفِ نعت گوئی ہے
وقت یہ سنہرا ہے فکر کی سعادت کا

حسنِ احساس کا مظہر ہے عقیدت کا کلام
بوئے گل زارِ جناں حرفِ معطّر پہ نثار

مدحِ حضورِ پاک کا اعجاز ہے، نازؔ
ادنا خذف تھا گوہرِ نایاب ہوگیا

زندگی اپنی حصارِ رحمتِ داور میں ہے
ہم ابھی سے اپنی مدحت کا صلہ پانے لگے

مجھے حاصل نہیں ہوتی سعادت نعت گوئی کی
اگر مجھ پر کرم فرما مرا مولا نہیں ہوتا

شرف حاصل ہوا محبوبِ رب کی نعت گوئی کا
شعاعِ مغفرت افکارِ تاباں سے جھلک اٹھّی

وہ جب نعت گوئی کو طالعِ روشن کی دلیل، شعاعِ مغفرت کی تابانی، فکر کی سعادت اور حسنِ احساس کا مظہر کہتے ہیں تو ان کے معنوی افکار محبت وعقیدت کا روشن منارہ بن کر دل کی نگاہوں میں سماتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور یہ واضح ہونے لگتا ہے کہ ایسی فکر کا حامل شاعر کوئی عام فن کار نہیں ہوسکتا۔ ناز قادری نعت گوئی کے اسرار ورموز اور اس کی حدود وقیود سے باخبر ہیں ورنہ وہ سرورِ دیں کی مدح کو بصیرت کا امتحان نہیں کہتے:

نقطۂ سخن سے ہے دائرہ سعادت کا
مدحِ سرورِ دیں ہے امتحاں بصیرت کا

ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ناز قادری نقطۂ سخن سے سعادت کا دائرہ بناتے ہوئے بصیرت کے اس امتحان میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔

نعت بنیادی طور پر حضور کی مدح وثنا سے عبارت ہے۔ یہ نعت گو شاعر کی ذہنی استعداد اور اس کے شعور و وجدان پر منحصر ہے کہ وہ اس مدح کے دائرے کو کس حد تک وسعت دیتا ہے اور موضوع کی مناسبت سے اس دائرے میں کون و مکاں کے کتنے موضوعات کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے۔ اس لحاظ سے جب ہم ناز قادری کی نعتوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ ہمیں خاصی ممتاز اہمیت کی حامل نظر آتی ہیں۔ خالص ادبی اعتبار سے ان کا اپنا انفرادی رنگ ہے۔ محفل میلاد پاک اور سیرت النبی کے جلسوں میں جیسی عام اور روایتی نعتیں پیش کی جاتی ہیں ناز قادری کے یہاں ویسا کلام بہت کم ملتا ہے۔ روایتی موضوعات ان کے یہاں بھی ہیں لیکن وہ نئے قالب میں ڈھل کر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ تقسیمِ عظیم کے کچھ عرصے بعد پاکستانی شعرا نے فکری اور اسلوبیاتی سطح پر نعت گوئی میں جو تبدیلیاں کیں ہندستانی شعرا قدرے تاخیر سے اس طرف متوجہ ہوئے۔ اس سلسلے میں ناز قادری کی کوششیں نہایت قابل قدر ہیں۔ ان کا اندازِ بیاں اوروں سے خاصا مختلف ہے۔ سچ پوچھیے تو ان کا اسلوب فضا ابن فیضی کے نعتیہ اسلوب کے مماثل نظر آتا ہے لیکن یہ مماثلت تقلیدی نہیں ہے۔ فضا ابن فیضی کی نعتوں کا اندازِ بیاں کافی توانا اور جاندار ہے۔ ناز قادری کی نعتوں میں بھی ان کا جوطرزِ تحریر سامنے آتا ہے وہ خالص ادبی ہونے کے ساتھ ساتھ تربیت یافتہ قارئین کے جذبات کے تاروں کو چھیڑنے میں کامیاب نظر آتا ہے۔ ان کے ہندستانی

معاصرین میں ایسا اسلوب بہت کم اصحاب کے یہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔

ناز قادری نے اپنی نعتوں میں فکر کا سارا زور حضور کی مدحت اور ان کے فیوض و برکات کے بیان پر صرف کیا ہے۔ ان کے مطابق حضور کے دم سے زبان کو تازگی، بیان کو آگہی اور صحیفۂ حیات کو متاعِ تاب ملی۔ حضورِ پاک کی سیرت ہی فکر و نظر کا مرکز ہے۔ آپ کی رسالت رشد و ہدایت کا منبع اور جمالِ روے نبی نصابِ جلوۂ رب ہے۔ آیاتِ بیّنات کی تفسیر حضور ہیں، حسنِ عقیدت کی متاع رسول ہی نے بخشی جس کے کمال سے ہنر کا رنگ روشن ہوا، گلشنِ امکاں کی شمیم اور سوادِ شام انھیں کی زلفوں کا صدقہ ہے۔ دیدہ وری آپ کی چشمِ بصیرت پر فدا ہوتی ہے۔ حضور عشرتِ جاوداں کی بہار ہیں۔ دلوں کے جام سے معرفت کی شراب انھیں کے فیض سے چھلکتی ہے، تمام اوراقِ فضیلت اور معنیٔ نقشِ جلی اسی پیکرِ شاہکار کے نام منسوب ہوئے، ہونٹوں کو گفتارِ گل افشانی آپ نے ہی سکھائی، حبیبِ کبریا کا ذکر تسکینِ جگر اور نشاطِ روح کا سبب ہے، اسی نورِ بہار سے احساس دیدہ ور ہوا اور گل ہاے اعتبار کو تازگی ملی، سیرتِ احمد کی روشنی ہی صورت گرِ حیات ہے، مختارِ کائنات کے عجز و نیاز سے ہی دلوں کو قناعت کی دولت اور روشنی حاصل ہوئی، مصطفیٰ کی ذات پر مشیّت کو ناز ہے، آپ ہی قرآنِ ناطق ہیں، کردارِ محمد سرمایۂ افکار ہے، کردارِ مصطفیٰ پر عمل کر کے ہی مومن میدانِ زندگی میں ظفریاب ہوتا ہے، حرص و ہوس کا آئنہ تبھی ریزہ ریزہ ہوتا ہے جب نبی کی نگاہِ پاک سے دلوں کو نسبت ہوتی ہے، نبی کے نورِ یقیں سے وہم و گماں کی ظلمت خجل ہے، وہی شمعِ زندگی اور نازِ بندگی ہیں، عاشقانِ مصطفیٰ جب عشقِ نبی میں ڈوبتے ہیں تب

بربطِ ہستی پر وفا کے نغمے گاتے ہیں، روضۂ اطہر فصلِ الٰہی کا حریم اور مدینے کی گلی خلدِ بریں کی راہ ہے، طیبہ آئینۂ تقدیرِ جہاں اور سکونِ قلب کا قبلہ ہے، بہشت کی بہاریں مدینے میں ہی جواں ہوتی ہیں اور یہیں صبا نقدِ جاں لٹاتی ہے، دیارِ طیبہ غمِ ہستی کا مداوا ہے اور یہیں فکر و نظر کی تطہیر ہوتی ہے۔

نازؔ قادری جب حضور کی مدح سرائی میں رطب اللسان ہوتے ہیں تو مدحت کے اس سمندر میں ان کی طبیعت کی جولانی دیکھتے ہی بنتی ہے۔ انھوں نے آقائے نامدار کے لیے جن تراکیب اور القابات کا استعمال کیا ہے وہ نہ صرف ان کی نورانی فکر بلکہ تخلیقی حسّیت کی روشن دلیلیں ہیں۔ انھوں نے سرورِ کونین کو نازِ فصاحت، فخرِ بلاغت، موجِ بحرِ سخاوت، امینِ رازِ مشیّت، آئینۂ تجلّیِ وحدت، پیمانۂ رضائے مشیّت، جلالِ روحِ شریعت، جمالِ روحِ مشیّت، امیرِ بحر و بر، امینِ خشک و تر، بخشندۂ کمالِ ہنر، لوحِ حق کے نقشِ معتبر، مظہرِ خدا، وحیِ الٰہی کے لبِ گویا، کارگہِ حیات کے سّرِ فنا و بقا، مہر و وفا کا آئنہ، سرچشمۂ آبِ بقا، نازشِ کون و مکاں، پیغامِ نشاطِ جاوداں، محرمِ رازِ کن فکاں، واقفِ سّرِ دو جہاں، کرم کا آسمان، عطا کا سائبان، کلمۂ طیّبہ کی جان، مسیحائے دو عالم، حکیمِ امّتِ عاصی، ہادیِ کاروانِ حق، جمالِ چہرۂ حق، روکشِ نورِ ازل، پیمانۂ خُلقِ عظیم، وجہِ بقائے زندگی، روئے زندگی کا غازہ، بزمِ جہاں کی شمعِ زندگی، چشمِ آگہی کی تنویر، صناعِ لایزال کا شہکار، راہِ آگہی کے رہبر، رموزِ حق کے حجابات کو اٹھانے والے، ضمیرِ فکر کو شعورِ انقلاب اور گل ہائے اعتبار کو تازگی بخشنے والے جیسی صفات سے متصف کرتے ہوئے عشقِ محمدی کے خوبصورت نمونے پیش کیے ہیں۔

نازقادری کے یہاں عشقِ رسول کا جذبہ اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ نظر آتا ہے جس میں ان کے دل کی تڑپ پوری طرح سموئی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔انھیں معلوم ہے کہ مومن کا دل انوارِ مصطفیٰ کا مرکز ہوتا ہےاور اسی انوار سے زندگی کا ایوان رشکِ کہکشاں ہوجاتا ہے۔ نازقادری کے لہجے میں ایک عجیب طرح کی سرشاری وسرمستی کی کیفیت ہے اور اسی کیفیت کی سحر آفرینی ہمیں اپنے مضبوط حصار سے نکلنے نہیں دیتی۔ان کا یہ دعوا حقیقت سے قریب ہے کہ جب وہ شہِ بطحیٰ کی سیرت کا مرقع کھینچتے ہیں تو ان کا تخیل آبِ زم زم سے دھلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ان کی چشمِ بینا جلوۂ رحمت کے فروغ کا ادراک کرلیتی ہے۔ان کے یہاں جب رسول پاک کی مدحت کے پھول کھلتے ہیں تو سارا رنگِ شعور آنکھوں میں سمٹ آتا ہے۔ایک نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

ذکرِ شہ میں لبِ اظہار سے خوش بو آئی
سازِ ہستی کے ہر اک تار سے خوش بو آئی

دشتِ امکاں پہ ہوئی بارشِ فیضانِ رسول
غنچہ و سبزۂ گل زار سے خوش بو آئی

ذاتِ اقدس پہ ہوا وحیِ الٰہی کا نزول
جوہرِ نطقِ گہر بار سے خوش بو آئی

میرے گلہاے عقیدت کا نصیبہ چمکا
دامنِ سیّدِ ابرار سے خوش بو آئی

نازؔ، جب ذہنِ رسا گلشنِ طیبہ پہنچا
قصرِ احساس کی دیوار سے خوش بو آئی

عقیدت کا یہ دائرہ آہستہ آہستہ پھیلنے لگتا ہے تو شاعر نت نئے زاویوں سے اپنے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ وہ اپنے حسنِ بیان کی وسعت کو اس طرح مختصر کرتا ہے کہ مدح کا سمندر کوزے میں سمٹ آتا ہے۔ ایک اور نعت کے یہ اشعار دیکھیے :

آگہی مجھ کو درِ شاہِ امم تک لے گئی
روشنیِ دل مجھے صحنِ حرم تک لے گئی

زندگی مانوس تھی حاجت روا کے نام سے
دل کی بے تابی سراپاے کرم تک لے گئی

دیدۂ پر شوق کو حسنِ بصیرت کی طلب
سرورِ کونین کی خاکِ قدم تک لے گئی

جادۂ عرفاں سے گزری جب حیاتِ بے ثبات
غنچۂ دل شاد کو باغِ ارم تک لے گئی

پرچمِ اسلام کا سایہ مجھے درکار تھا
مجھ کو میری عاقبت حق کے علم تک لے گئی

اہلِ ایماں کو تمنا منزلِ مقصود کی
روضۂ اطہر کے بابِ محترم تک لے گئی

میں تھا مدّاحِ نبی مجھ کو مری عمرِ رواں
منزلِ تابانیِ لوح و قلم تک لے گئی

حق نے بخشی تھی متاعِ علم و دانش نازؔ کو
نعت گوئی حرمتِ قول و قسم تک لے گئی

ان اشعار میں آگہی، روشنیِ دل، بے تابیِ دل، دیدۂ پرشوق، حسنِ بصیرت، جادۂ عرفاں، غنچۂ دل شاد، منزل مقصود کی تمنا، منزلِ تابانِ لوح وقلم اور حرمتِ قول قسم جیسی باتیں یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ہیں کہ شاعر کے دل میں ذاتِ رسول سے وابستگی کی ہزاروں وجوہات موجود ہیں۔ وہ لوگ جو آگہی کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں وہی شاہِ امم کے در کا رخ کرتے ہیں، دیدۂ پرشوق کو جب حسنِ بصیرت کی طلب ہوتی ہے تو یہی طلبِ صادق اسے سرورِ کونین کے خاکِ قدم تک پہنچا دیتی ہے، وہ اہل ایمان جنھیں منزلِ مقصود کی تمنا ہوتی ہے وہی روضۂ اطہر کے بابِ محترم تک پہنچتے ہیں، لوح وقلم کی تابانی کی منزل سرکارِ دوعالم کی ذات ہے۔ یہ منزل سچے مداحِ رسول کو ہی نصیب ہوسکتی ہے۔ عشقِ نبی کے حوالے سے یہ کوئی عام خیالات نہیں ہیں۔ ایسی باتوں اور ایسے اشعار سے شاعر کے ذہن کی تخلیقی زرخیزی بھی آشکار ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا سطور میں پیش کردہ دو نعتوں کے اشعار سے اس مجموعے کے بنیادی رنگ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ پورے مجموعے کی معنوی خوبیوں کو ایک مختصر مضمون میں سمیٹنا ممکن نہیں۔ پورے مجموعے کو غور سے پڑھیے تو بعض مقامات پر ایسا محسوس ہوگا کہ آپ دریائے رحمت میں غوطے لگا رہے ہیں۔ ناز قادری کے قلم میں وہ طاقت ہے کہ وہ قدم قدم پر قاری کے ذوق وجدان کو خوش بوئے تازہ سے معطر کرتے ہیں۔ پڑھنے والے کے دل میں رسول کی محبت کا جذبہ انگڑائیاں لینے لگتا ہے اور اسے اپنی زندگی زیادہ بامعنی محسوس ہوتی ہے۔ ناز قادری نے اپنی نعتوں میں عشق کی تازہ دنیا تخلیق کی ہے جو محبت اور عقیدت کے نور سے معمور

ہے۔انھوں نے مدحِ نبی کو حرزِ جاں بنایا تو ان کے باطن میں چراغاں ہوگیا۔ انھوں نے عشق کی نگاہ سے جب محبوبِ رب کے جلووں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی کوشش کی تو ان کے نوکِ قلم سے کیسے بامعنی اشعار کا خزانہ ابلنا شروع ہوا اس کا نمونہ دیکھیے:

جمالِ فخرِ یوسف سے نظر جو پھیر لے کوئی
عیاں اس پر مذاقِ دیدۂ بینا نہیں ہوتا

جتنے اوراقِ فضیلت تھے وہ منسوب ہوئے
معنیٔ نقشِ جلی پیکرِ شہکار کے نام

حدیثِ عشقِ مصطفیٰ خدا کے نام ہوگئی
بیاضِ نعت کو وہ لفظِ انتساب دے گیا

حسنِ ازل کا راز دو عالم پہ ہے عیاں
تفسیرِ ممکنات ہے محبوبِ رب کی ذات

اقوال ہیں کہ کوثر و تسنیم سلسبیل
سرچشمۂ حیات ہے محبوبِ رب کی ذات

پڑھ لیا جس نے، ہوا وہ دل سے شیدائے رسول
ہے کلام اللہ خلقِ مصطفیٰ کا آئنہ

فدا ہے آمنہ کے لال پر گنجینۂ رحمت
ہر اک گوہر جہاں میں گوہر یکتا نہیں ہوتا

دشتِ امکاں ان کے بارانِ کرم کا ہے رہین
ہے وہی نورِ خدا ہر انس و جاں سے منسلک

پیکرِ نوری جمالِ کبریا کا آئنہ
ان کے جلوے ذہن و دل پر نور برسانے لگے

حیاتِ طیّبہ سے درس لیتے ہیں جہاں والے
ہدایت آپ کی گمراہیوں کے پر کترتی ہے

آپ کی ذات محتشم آپ کا ذکر محترم
تاجِ عرب حضور کا تختِ عجم حضور کا

آپ کے حسنِ خطابت سے ہیں دونوں سرخ رو
کیا فصاحت کی تمنا کیا بلاغت کی طلب

مصروفِ ثنا ہے سحر و شام کی گردش
آفاق کا ارمان ہے تسبیحِ محمد

تابانیِ اذہانِ رسا تلتی ہے جس پر
وہ عدل کی میزان ہے تسبیحِ محمد

باغِ ہستی میں ہے کیا دینِ الٰہی کی بہار
شاخ در شاخ ہدایت کے گلِ تر جاگے

شعور و فکر کی دنیا نئی کروٹ بدلتی ہے
نبی کے نام پر سوئے ہوئے بیدار ہوتے ہیں

باعثِ افتخارِ فکر و نظر
دل کی قوت ہے آمنہ کا چاند

قرطاسِ آرزو پہ رقم ہوثنائے شاہ
تہذیبِ فکر پرکرمِ سرمدی رہے
خامہ ہو سجدہ ریز عقیدت کے نام پر
اوجِ فلک پہ حوصلۂ شاعری رہے

نازقادری کا یہ عقیدہ ہے کہ محبوبِ کبریا کی ہر بات ہی ایک معجزہ ہے اوران کی سیرت کی روشنی ہی حیات کی صورت گری کرتی ہے۔حضور کے نقشِ پا کے صدقے میں ہی دنیا ہدایت کے نور سے فیضیاب ہوئی۔ سرکارِ دوعالم نے جہاں اپنی گفتار سے لوگوں کی تسکینِ جگر کا سامان فراہم کیا وہیں اپنی رفتار سے زمانے کی روش کو بدل ڈالا۔ان کی خوش نگاہی ہو یا خوش کلامی،خوش مزاجی ہو یا خوش دلی،محبوبِ کائنات کی ایک ایک ادا زندگی کو نئی معنویت اور نیا عرفان عطا کرتی ہے۔انھیں کے ورودِ پاک سے انسان کی قسمت چمکی تو نورِ رسالت کے فیضان سے ہی جبینِ زندگی نے دمک حاصل کی۔آپ کی ذاتِ مبارکہ کو اللہ رب العزت نے معراج کی شب ایسا شرف بخشا کہ اوجِ فلک کی تابانی آپ کو سلام کرنے کے لیے بے تاب ہواٹھی۔حضورِاکرم کے تئیں نازقادری یہ خوش عقیدگی ان کے ایمان کی پختگی اور تابانیِ افکار کی دلیل ہے۔انھوں نے اپنے اشعار میں اللہ کی عنایتوں کے ساتھ ساتھ عالمِ انسانیت کو حضرت محمد ﷺ کی بخششوں کا قصیدہ شکر کی بھیگی زبان میں پڑھا ہے۔نمونے کے طور پر چند اشعار ملاحظہ ہوں:

اب ضرورتیں اپنی سر کہاں اٹھاتی ہیں
دے گئے ہمیں آقا درس وہ قناعت کا

التہابِ عشق کی دولت محمد سے ملی
آسمانِ علم کی وسعت محمد سے ملی
عالمِ ادراک نے شکرِ خدا وندی کیا
بارگاہِ جلوۂ وحدت محمد سے ملی
زندگی کا ضابطہ تو عرش سے نازل ہوا
مصحفِ جاں بخش کی آیت محمد سے ملی
بے پناہی کا سماں حدِّ نظر تک تھا جہاں
قلبِ مضطر کو وہاں راحت محمد سے ملی

ایک عاشقِ صادق صرف محبوب کی ذات سے ہی انسیت نہیں رکھتا بلکہ وہ کوے محبوب کے ذرّے ذرّے سے محبت کرتا ہے۔ ظاہر ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ کا تذکرہ ہوگا تو ان کے مقدس شہر مدینہ کا ذکر بھی لازم قرار پائے گا۔ یہ وہی شہر ہے جس کے ذرّوں کو چومنے کی تمنا ہر مومن کے دل میں بسی رہتی ہے۔ اس شہر کو سرورِ کونین نے برکت کی دعائیں دی ہیں اور اسے محبت کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ یہی سبب ہے کہ مدینۂ طیبہ نعت گو شعرا کا محبوب موضوع رہا ہے اور رہے گا۔ مدینے کی شان میں جتنے اشعار کہے گئے ہیں یہ شرف دنیا کے کسی شہر کو حاصل نہیں۔ ناز قادری بھی مدینے کو اسی عقیدت سے دیکھتے ہیں۔ ان کی نگاہوں میں صداقتوں کا جمال اسی شہر میں اترتا ہے اور حیاتِ شوق کو

یہیں کامرانی نصیب ہوتی ہے۔ وہ صرف نظر نہیں بلکہ ہر تارِ نظر کو مدینے کے نام منسوب کرتے ہیں۔ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ان کے اشعار صرف رسمی نہیں ہوتے۔ انھوں نے سادہ انداز میں بھی اپنی بات کہی ہے تو اس میں بھی ایک خاص بات پیدا کر دی ہے اور بعض جگہوں پر اپنی تخلیقی ہنرمندی کا ایسا نمونہ پیش کیا ہے کہ ہم بے ساختہ سبحان اللہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ چند اشعار دیکھیے:

طوافِ خانۂ کعبہ سے جب ملی فرصت
سمٹ کے آگیا سارا جہاں مدینے میں
نگاہِ نازؔ میں اترا صداقتوں کا جمال
حیاتِ شوق ہوئی کامراں مدینے میں

جب کتابِ عشق بن جائے کتابِ آگہی
اضطرابِ دل بہ میزانِ مدینہ دیکھنا

ذوقِ نگاہ ہے درِ سرور کے آس پاس
قطرہ مچل رہا ہے سمندر کے آس پاس

رحمت کی بارگاہ ہے دربارِ مصطفیٰ
ہستی کے روزگار میں دریا رسول ہیں

میرا ہر تارِ نظر ہے روضۂ اطہر کے نام
کروٹیں لیتی ہے دل میں نورِ حکمت کی طلب

تسکینِ جاں ہے گنبدِ خضریٰ کی چھاؤں میں
رشکِ جناں ہے دامنِ گلزارِ مصطفیٰ

نازؔ جب ذہنِ رسا گلشنِ طیبہ پہنچا
قصرِ احساس کی دیوار سے خوش بو آئی

مدینۂ طیبہ کی حاضری اور رسول کے روضے پر حاضر ہونے کے آداب، یہ ایسے موضوعات ہیں جن کے بیان میں اچھے اچھوں کا قلم کانپنے لگتا ہے اور ان کے ہوش وحواس گم ہو جاتے ہیں۔ ایک شاعر نے نہایت عمدہ بات کہی ہے:

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

نازقادری کے یہاں دربارِ رسول میں حاضری کی جو شرطیں بیان ہوئی ہیں وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ایک طرف عقیدت کی سرمستیاں ہیں تو دوسری طرف حدِّ ادب کی بندشیں۔ نازقادری نے یہاں کمال ہنرمندی کا نمونہ پیش کیا ہے۔ ان کی دو نعتوں کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

یہ بارگاہِ ناز ہے پلکوں سے چل کے آ
عرفان واعتقاد کے سانچے میں ڈھل کے آ
تن سے لباس رنگِ انا کا اتار دے
افسانۂ حیات کا عنواں بدل کے آ
آئینۂ صفاتِ محمدﷺ میں خود کو دیکھ
اپنے حصارِ ذات سے باہر نکل کے آ

اس راہ میں ہے لغزشِ مستانہ بھی خطا
یہ کوچۂ حبیب خدا ہے سنبھل کے آ
اے نازؔ خوش نگاہ، دیارِ حبیب میں
سوزِ دروں سے عشقِ نبی کے، پگھل کے آ

سنبھل کے پانو دیارِ نبی میں رکھا جائے
جنوں کو دائرۂ آگہی میں رکھا جائے
جمالِ روے نبی دل کے آئنے میں رہے
خدا کا نور حریمِ خودی میں رکھا جائے
کمالِ عشقِ حقیقی کا نقطۂ آغاز
درِ رسول سے وابستگی میں رکھا جائے
نبی کا قول نگینہ ہے زندگی کے لیے
اسے حیات کی انگشتری میں رکھا جائے

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے نازؔ قادری بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ ان کی تمام تر نعتیں بھی غزل کی ہیئت میں ہی ہیں۔ انھوں نے نعتیہ اشعار میں بہت زیادہ نہ سہی لیکن غزل کے رنگ و آہنگ اور اس کے تلازمات سے فائدہ اٹھایا ہے۔ غزل اور نعتیہ غزل کے درمیان سے تغزل کی نئی راہ نکالنے کی یہ کوشش مستحسن کہی جا سکتی ہے۔ تغزل کا یہ انفرادی رنگ نعتیہ اسلوب کو نئے امکانات سے روشناس کرانے میں کامیاب نظر آتا ہے۔ موسمِ انتظار، صباے وصال،

حسرتِ دیدار، حریمِ دل، پردۂ مجاز اور اعتبارِ شیوۂ حسنِ نظر کے پردے میں ایک سچا عاشق کیسے اپنے دلِ بے تاب کی کیفیتوں کا اظہار کرتا ہے اس کے لیے یہ خوبصورت اشعار ملاحظہ ہوں:

سکوں کی فصل کبھی ہوگی میری بھی قسمت
حیاتِ شوق ہے اور انتظار کا موسم
نواحِ جاں میں کہاں ہے ابھی صبائے وصال
ابھی ہے حسرتِ دیدارِ یار کا موسم
عطا ہو بادۂ رحمت تو جاں میں جاں آئے
بلا کی پیاس ہے اور ریگ زار کا موسم
طلب کی راہ میں بے اعتباریاں کیسی
حریمِ دل میں رہے اعتبار کا موسم

آنکھوں سے اٹھ چکا ہے ہر اک پردۂ مجاز
فضلِ خدا سے نورِ حقیقت نظر میں ہے
برگِ گل پر ناز لکھتا ہے نبی کی نعت پاک
اعتبارِ شیوۂ حسنِ نظر کرتے ہوئے

'سلسبیلِ نور' کی نعتوں کے مطالعے کے دوران دو تین جگہوں پر میری نظر ٹھٹکی اور یہ احقر ناز قادری کی سوچ سے اتفاق نہیں کر سکا۔ ان کا یہ مصرعہ
جلوۂ طور ہے عکسِ رخِ زیبائے رسول

یہ بات قرآن سے ثابت ہے کہ کوہ طور پر حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی خواہش ظاہر کی تھی۔ انھیں ربِّ ارنی کا جواب لن ترانی سے دیا گیا تھا۔ حضرت موسیٰ کی ضد پر اللہ نے اپنے نور کی تجلی کوہِ طور پر ڈالی تو حضرت موسیٰ بے ہوش ہو گئے لہٰذا جلوۂ رب کو عکسِ رخِ زیبائے رسول کہنا شاعر کے جوشِ عقیدت کی بے احتیاطی ہی کہی جائے گی۔ ایک شعر میں کہتے ہیں:

اس سے سوا ہے رتبۂ مدّاحِ مصطفیٰ
جو مرتبہ ہے طائرِ سدرہ مقام کا

طائرِ سدرہ مقام یعنی حضرت جبریل روح الامین اور روح القدس کہے جاتے ہیں۔ یہ اللہ کے پیغام رساں اور اس کے چار مقرب فرشتوں میں سے ایک ہیں۔ مدّاحِ مصطفیٰ کے مرتبے کو حضرتِ جبریل سے بڑھا دینا حضرتِ جبریل کے ساتھ ناانصافی ہے۔ اسی طرح ان کا ایک شعر ہے:

نعتِ رسول پاک میں حدِّ مبالغہ!
ممکن نہیں تصورِ معیارِ مصطفیٰ

شاعر کی یہ بات تو سو فی صد درست ہے کہ انسانی ذہن معیارِ مصطفیٰ کا تصور کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن آپ کا یہ فرمان حدیث شریف کی کتابوں میں موجود ہے کہ تم لوگ مجھے حد سے آگے نہ بڑھاؤ۔ شاعر کا استعجابیہ لہجے میں یہ کہنا کہ نعتِ رسول پاک میں مبالغے کی کوئی حد کیسے ہوسکتی ہے، درست نہیں ہے۔ عقیدت جب اپنی حدیں پھلانگتی ہے تو شرک اور بت پرستی کی حد میں داخل ہو جاتی ہے۔ عیسائیوں کی حد سے بڑھی ہوئی عقیدت نے ہی عقیدۂ تثلیث کی اختراع پر انھیں مجبور کیا۔ توحید و

رسالت کی اپنی حدیں مقرر ہیں۔ جو شاعران حدوں کا لحاظ نہیں رکھے گا اس سے کوتاہیاں سرزد ہونے کا امکان ہر وقت باقی رہے گا۔ ایسی سیکڑوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ شمس بدایونی کی کتاب 'نعت کا شرعی محاسبہ' میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

ان چند مقامات سے قطع نظر پورا مجموعۂ نعت شریعتِ مطہرہ کی کسوٹی پر بھی کھرا اترتا ہے۔ انھوں نے افراط وتفریط سے اپنا دامن بچایا ہے اور اس پل صراط سے بخوبی گزر گئے ہیں۔

یہاں ناز قادری کی نعت گوئی کے ایک اہم پہلو کی جانب اشارہ کردینا بھی مناسب ہوگا۔ ادھر کچھ عرصے سے نعت گوشعرا کے یہاں ایک عجیب رجحان پیدا ہوا ہے۔ ایسے شعرا حضرات نعتیہ اشعار کے درمیان میں ہی منقبت کے اشعار کہنے لگتے ہیں۔ واقعۂ کربلا، حضرت غوث پاک اور خواجہ اجمیری وغیرہ کے تعلق سے کہے گئے اشعار کی آمیزش سے نعت کی مجموعی فضا اور اس کا خالص پن متاثر ہوتا ہے۔ بعض حضرات نے اس رویے کی حمایت بھی کی ہے لیکن میرے ذاتی خیال میں موضوع اور فن دونوں اعتبار سے یہ کوئی مستحسن امر نہیں۔ اس کے لیے الگ سے منقبت کہی جاسکتی ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ مختلف مسالک اور ان سے اختلافی مسائل سے متعلق اشعار نے نعت گوئی کے وقار کو بہت مجروح کیا ہے۔ سیرت کے بڑے بڑے جلسوں میں جو نعتیں پڑھی جارہی ہیں ان میں ایسے اختلافات کی گونج زیادہ سنائی دیتی ہے۔ نعت میں دشمنی اور بغض وعناد کی باتیں کسی بھی زاویے سے درست نہیں کہی جاسکتیں۔ دوسرے مسلک کے لوگوں پر کیچڑ اچھال کر اپنے ذاتی جذبات کو تسکین تو پہنچائی جاسکتی ہے لیکن اس پاکیزہ اور

عظیم الشان موضوع کے ساتھ انصاف نہیں کیا جا سکتا۔کوئی اعتراض کر سکتا ہے جب حضرتِ حسان بن ثابت مسجدِ نبوی میں حضور کے سامنے منبر پر کھڑے ہو کر ان کی مدحت کے ساتھ ساتھ آپ سے بغض و عناد رکھنے والوں کی مذمت میں ہجویہ شعر کہہ سکتے ہیں تو آج ایسا کیوں نہیں کیا جا سکتا؟ اس کا سیدھا اور صاف جواب یہ ہے کہ حضور کے زمانے میں جو لوگ آپ کے دشمن تھے ان کے کفر و ضلالت میں کسی کو شک نہیں تھا لیکن اس عہد کے نعت گو شعرا جن شخصیات کو ہدفِ ملامت بناتے ہیں ان کی مبینہ رسول دشمنی پر سب کا اتفاق نہیں۔اس سے خواہ مخواہ ایک بڑے حلقے میں بدگمانی کی فضا پیدا ہوتی ہے لہٰذا اس موضوع سے پرہیز ہی کیا جائے تو بہتر ہے۔مجھے خوشی ہے کہ نازؔ قادری کی نعتیں ان کمزوریوں سے یکسر پاک ہیں۔انھوں نے ایسے موضوعات سے شعوری احتراز کرتے ہوئے اپنی دانش مندی کا ثبوت پیش کیا ہے۔

نازؔ قادری کی نعتوں میں فارسی تراکیب کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ان کی بیش تر نعتیں عام قاری کے لیے نہیں بلکہ خواص کے لیے ہیں۔موجودہ صورت میں انھیں قبولیتِ عام کا درجہ ملنا مشکل ہے۔اگر وہ روز مرّہ کی زبان استعمال کرتے ہوئے اپنے لہجے کو آسان بنائیں تو ان کی مقبولیت کا دائرہ وسیع ہو سکتا ہے۔اس مجموعے میں ایسے نمونے بھی موجود ہیں۔

نازؔ قادری نے مدحتِ نبی کے ساتھ مقصدِ نبوت کو بھی فراموش نہیں کیا ہے۔ان کی نعتوں میں جا بجا اس کے اشارے کہیں واضح اور کہیں استعارے و کنایے کی زبان میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ان کی نعت رسمی عقیدت تک محدود

نہیں بلکہ وہ سچّے مدّاحِ رسول بن کر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ انھوں نے عظمتِ مصطفیٰ کا خوبصورت ہالا تیار کیا ہے اور یہ ہالا کردارِ مصطفیٰ کی روشنی سے مجلّا و مصفّا ہے۔ وہ آقائے نامدار کے ظاہری و باطنی حسن و جمال کو پیش کرنے میں کامیاب و کامران ہیں۔ حضور کے اوصافِ حمیدہ اور فیضانِ رسالت کا بیان ان کا وتیرۂ خاص ہے۔ انھوں نے حضور کے باطنی خصائص پر خاصا زورِ قلم صرف کیا ہے۔ ان کے طرزِ احساس میں بھی ایک خاص طرح کی جدت ہے۔ ان کے یہاں موضوع کے احترام کا جذبہ ہر گام پر نظر آتا ہے۔ چونکہ وہ نعت گوئی کے منصب اور اس کی نزاکتوں سے واقف ہیں لہٰذا ان کی نعتیں نعت کے خصوصی لوازمات سے پوری طرح آراستہ و پیراستہ ہیں۔ ان کی نعتوں کا کیف و سرور ان کے عشقِ رسول کی دلالت کرتا ہے۔ ان کی تربیت یافتہ فکر نے نعتیہ سفر کی کٹھن منزلوں کو آسان کیا ہے۔ ان کے یہاں سوز و گداز کی کیفیتیں بھی یکجا ہو گئی ہیں۔ وہ شایستگی کا دامن کبھی نہیں چھوڑتے۔ ان کے خیالات وقار و متانت کی ریشمی ڈور سے بندھے ہوئے ہیں۔ شانِ رسالت کے احترام میں کمی کا کوئی شائبہ نہیں۔ ان کا تخیل بے لگام نہیں بلکہ وہ حدودِ شرعی کے تابع ہے۔ وہ الفاظ کے استعمال میں بھی محتاط ہیں۔

نعت کو گہرے پانیوں کا سفر کہا جاتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ناز قادری نے یہ سفر سلامتی اور خوش اسلوبی کے ساتھ طے کیا ہے۔ اردو کے اہم نعت گوشعرا کی فہرست میں ان کی جگہ محفوظ ہو چکی ہے۔

☆☆☆

تری شان جل جلالہٗ

آیاتِ الٰہی سے منوّر ہے جہاں
آئینۂ تفسیر مطہّر ہے جہاں
گل زار بہ داماں ہے کلامِ باری
قرآن کی خوشبو سے معطر ہے جہاں

جل جلالہ

خودی کی قید سے باہر نکال دے اللہ
انا کے بت کو فضا میں اُچھال دے اللہ

نگاہِ شوق کو تابِ مجال دے اللہ
قلم کو اوج ، سخن کو کمال دے اللہ

عروسِ فکر کو حسن و جمال دے اللہ
رُخِ عمل کو نئے خدّ و خال دے اللہ

ضیائے شوق سے روشن ہو کائناتِ ادب
بیاں کو حمد کے پیکر میں ڈھال دے اللہ

ازل ہو یا کہ ابد ، ہے تری ہی جلوہ گاہ
فضائے تیرہ شبی کو اُجال دے اللہ

ہو دل میں عشق شہِ دیں ، زباں پہ صلِّ علیٰ
مجھے وہ سلسلۂ ماہ و سال دے اللہ

قریب رہ کے بہت دور ہو گیا ہوں میں
شبِ فراق کو شمعِ وصال دے اللہ

جمالِ روضۂ اقدس سے فکر روشن ہو
مرے شعور کو حسنِ خیال دے اللہ

یہی ہے حسرتِ دل اور آرزو ہے یہی
خلوصِ جذبۂ عشقِ بلالؓ دے اللہ

رسول پاک کی ہو یاد حرزِ جاں مجھ کو
رہِ جنوں میں انھیں کا خیال دے اللہ

وفورِ جذبِ محبت میں رات دن تڑپا
خوشی کے ساتھ غمِ لازوال دے اللہ

تری جناب میں ہے شوق لب کشائی کا
زباں کو جرأتِ اظہارِ حال دے اللہ

ستم گروں سے لرزتی ہے ملّتِ بیضا
اسے حضور کے صدقے سنبھال دے اللہ

گناہ گار سہی نازؔ کو ہے تجھ پہ ناز
تو اس کو راہِ ہدایت پہ ڈال دے اللہ

(۲۰۰۷ء)

جَلَّ جَلَالُہٗ

خدا کے نور سے روشن ہے دنیا، مکان و لامکاں میں روشنی ہے
جہاں تک ہے نگاہوں کی رسائی، فضائے کُن فکاں میں روشنی ہے

خدا کا فضل فضلِ دائمی ہے، ہے اس کا ذکر بھی عینِ عبادت
رضائے رب کا ہے یہ اک کرشمہ، چراغِ جسم و جاں میں روشنی ہے

وفورِ جلوۂ حسنِ ازل ہے، ہر اک جانب تجلّی ہی تجلّی
کہ مہر و ماہ میں تابندگی ہے، نجوم و کہکشاں میں روشنی ہے

کلامِ پاک ہے معمور جن سے، تجلّی ہے ان آیاتِ مبیں کی
اسی اک نورِ وحدت کی بدولت، زمین و آسماں میں روشنی ہے

مشیّت ہی پہ بے شک منحصر تھا، دہکتی آگ کا گل زار ہونا
زتابِ نورِ ایمانِ خلیلی، نواحِ دوجہاں میں روشنی ہے

یدِ بیضا ہو یا ضربِ کلیمی، یہ سب انعامِ ربِّ دوجہاں ہیں
ظہورِ نور ہے منظر بہ منظر، دیارِ مُرسلاں میں روشنی ہے

خدا کے نیک بندوں کی جماعت، ہمیں دیتی ہے پیغامِ اطاعت
جبینوں میں نہاں ہے ذوقِ سجدہ، قلوبِ عاشقاں میں روشنی ہے

زبانِ شوق پر ہے حمدِ باری، ہے بے شک اوج پر قسمت ہماری
نظر افروز ہے نورِ ہدایت، غبارِ کارواں میں روشنی ہے

خدائے لم یزل کی ہے نوازش کہ فکرِ نازؔ میں ہے حق کی تابش
دل و جاں میں خدا کی معرفت سے، مرے حسنِ بیاں میں روشنی ہے

(۲۰۰۸ء)

جل جلالہ

اسلام کا دستور ہے تسبیح الٰہی
صوتِ دلِ پُر نور ہے تسبیح الٰہی

آئینۂ ہستی پہ جلا آتی ہے جس سے
وحدت کا وہ منشور ہے تسبیح الٰہی

اسلام کی پہچان ہے ایماں کی شہادت
اللہ کو منظور ہے تسبیح الٰہی

وہ نور جو چمکا تھا کبھی غار حرا میں
اُس نور سے معمور ہے تسبیح الٰہی

موسیٰ کے لیے وقف ہوئی شان کلیمی
دستار سرِ طور ہے تسبیح الٰہی

غلماں کی زبانوں پہ بھی ہے ورد اُسی کا
جاری بہ لبِ حور ہے تسبیح الٰہی

ملتا ہے سکوں نازؔ کے دل کو بھی اسی سے
حرزِ دلِ رنجور ہے تسبیح الٰہی

(۲۰۰۹ء)

جل جلالہ

کا کُلِ زیست کے خم تیرے نام
عشرتِ دیدۂ نم تیرے نام

سربلندی تری ہر سو روشن
یہ عرب اور عجم تیرے نام

حمد باری دلِ مومن کی صدا
خواہشِ باغِ ارم تیرے نام

منبعِ فضل و عطا تیری ذات
بارشِ لطف و کرم تیرے نام

دینِ فطرت ہے امانت تیری
عظمتِ طاقِ حرم تیرے نام

خالقِ عالمِ ایجاد ہے تو
نغمۂ سازِ عدم تیرے نام

تیری قدرت سے ہے سرمایۂ جاں
سَطوتِ جاہ و حشم تیرے نام

تو نے بخشی ہے نبی کو معراج
رفعتِ شاہِ امم تیرے نام

حکمتِ فکر و نظر ہے تجھ سے
حُرمتِ لوح و قلم تیرے نام

کیوں نہ آیاتِ نظر ہوں روشن
مصحفِ دل ہے رقم تیرے نام

نازؔ ہے تیری رضا کا طالب
رحمتِ حق کا علم تیرے نام

(۲۰۱۰ء)

جل جلالہ

بوئے گُل، رنگِ چمن تیرے نام
حسنِ فطرت کی پھبن تیرے نام

گُل بداماں ہے ترے دم سے جہاں
خِطّۂ سرو و سمن تیرے نام

معدن لعل و گہر تیری عطا
شوکتِ کوہ و دمن تیرے نام

وجہِ تابانیِ آیاتِ مُبیں
نورِ وحدت کی کرن تیرے نام

تو ہے صنّاعِ ازل ، ربِّ قدیر
گردشِ چرخِ کہن تیرے نام

روز و شب، شام و سحر ذکرِ الٰہ
موجِ رفتارِ زمن تیرے نام

دہر میں جلوہ نما تیری ذات
خُلد میں نہرِ لبن تیرے نام

تو کہ ہے منزلِ تقدیسِ حیات
موجۂ گنگ و جمن تیرے نام

عشرتِ نفس کا ضامن تو ہے
حُرمتِ خاکِ وطن تیرے نام

تجھ سے ہے جوہرِ آئینۂ فکر
رتبۂ صاحبِ فن تیرے نام

دفترِ حمد و ثنا تیرے لیے
نازؔ کا حرفِ سخن تیرے نام

(۲۰۱۰ء)

جلّ جلالہٗ

متاعِ بصیرت ہے خیرات تیری
میں تسبیح پڑھتا ہوں دن رات تیری

تجلّی فشاں ہے ترا نور وحدت
کلامِ مبیں ہے ہر اک بات تیری

کتابِ مقدس عطا کرنے والے
حیات آفریں ہیں، آیات تیری

دو عالم پر سایا ہے تیرے کرم کا
کراں تا کراں ہیں عنایات تیری

تو خلّاق بھی اور رزّاق بھی ہے
سزاوارِ حمد و ثنا ذات تیری

وہ معجز نمائی ہے محبوبِ رب کی
کہ جس سے عیاں ہیں کرامات تیری

فضیلت کی کیا شب ہے معراج کی شب
نبی سے ہوئی جب ملاقات تیری

کلیمِ محبت ہے محوِ عبادت
کہ وردِ زباں ہیں حکایات تیری

گرے سجدۂ شکر میں بندے تیرے
ہر اک تحفۂ جاں ہے سوغات تیری

میں تیرا وظیفہ ادا کر رہا ہوں
قلم لکھ رہا ہے عنایات تیری

ترا نازؔ تجھ سے دعا مانگتا ہے
رہیں دل میں روشن ہدایات تیری

(۲۰۱۰ء)

صلو اعلیہ و اٰلہٖ

میں عاشقِ سلطانِ مدینہ ٹھہرا
توصیفِ نبی میرا قرینہ ٹھہرا
آقا نے دیا بڑھ کے سہارا جس کو
کوثر کے کنارے وہ سفینہ ٹھہرا

ﷺ

آپ ہیں فخرِ دو جہاں ، آپ ہیں نازشِ حرم ، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ
آپ ہیں شاہِ انبیا ، آپ ہیں سیدالامم ، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

آپ کا روئے پُر ضیا غیرت مہر و ماہ ہے، آپ کے شہر کی گلی خلد بریں کی راہ ہے
نوعِ بشر کے سر پہ ہے آپ کا سایۂ کرم ، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

آپ ہیں شمعِ زندگی بزمِ جہاں کے واسطے، آپ ہیں نازِ بندگی کون و مکاں کے واسطے
آپ کے گیسوؤں میں ہے نکہتِ گلشنِ ارم ، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

سیّدِ انبیا بھی ہیں ، اشرفِ انبیا بھی ہیں ، کارگہِ حیات میں سرِّ فنا ، بقا بھی ہیں
صبحِ بہارِ جاں فزا شاہِ عرب ، شہِ عجم صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

رہ برِ راہِ آگہی ، ضوگرِ روئے زندگی ، کلمۂ طیّبہ کی جان ، سارے جہاں کی روشنی
آپ کی ذات محتشم ، آپ کا نام محترم ، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

یوسفِ خوش جمال کا حسن بھی بے مثال تھا، احمدِ نور بار کا حسن تو لازوال ہے
کھائی خدائے پاک نے آپ کی ذات کی قسم ، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

آپ کا نقش مقتدر آپ کا عکس معتبر آپ کے فیض سے حسین چہرۂ فطرتِ بشر
عظمتِ لوح کی قسم ، آپ ہیں حرمتِ قلم ، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

نعتِ رسولِ پاک کے غنچے لبوں پہ ہیں کھلے، ہر ہر قدم پہ راہ میں جیسے کہ دیپ جل اُٹھے
دل کا غبار چھٹ گیا ، باقی رہا نہ کوئی غم ، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

ذکرِ رسولِ پاک ہے اس کا شعارِ زندگی ، جذبۂ نازؔ پر رہے چشمِ عنایتِ نبی
عشق میں اس نے طے کیے راہِ وفا کے پیچ وخم ، صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

(۲۰۰۷ء)

ﷺ

سرورِ کونین کی ہے ذات ہی سب سے جدا
مدحتِ سرکار کی ہے بات ہی سب سے جدا

بارشِ انوار احمد ﷺ ہے کہ بارانِ کرم
رحمتِ دل دار کی ہے بات ہی سب سے جدا

رشک گل زارِ جناں ہے صحن گل زارِ رسول
ہیں درِ اقدس کے یہ ذرّات ہی سب سے جدا

موسمِ گُل ہے یہاں اک دائمی فصلِ بہار
گلشنِ طیبہ کے ہیں دن رات ہی سب سے جدا

ہے کلام اللہ کی شانِ نزول اک معجزہ
کیوں نہ ہوں قرآن کی آیات ہی سب سے جدا

حاصلِ غارِ حرا تقسیم ہوتا ہے یہاں
مصطفیٰ کے در کی ہے خیرات ہی سب سے جدا

اہلِ حق پر منکشف ہے رازِ فیضانِ رسول
روضۂ اطہر کی ہیں برکات ہی سب سے جدا

مرکزِ رشد و ہدایت ہے دیارِ مصطفیٰ
ملتی ہے عرفان کی سوغات ہی سب سے جدا

وادیِ صدق و صفا کی سیر کرتا ہے شعور
مدحِ مولیٰ کے ہیں امکانات ہی سب سے جدا

عازمینِ حج کی بالیدہ نگاہی کی قسم
زائرِ طیبہ کے ہیں جذبات ہی سب سے جدا

باعثِ آسودگی ہیں ذہن و دل کے واسطے
بربطِ طیبہ کے ہیں نغمات ہی سب سے جدا

آیتِ تطہیر والوں کا کرم ہے نازؔ پر
نعت گوئی کے ہیں عنوانات ہی سب سے جدا

(۲۰۰۷ء)

ﷺ

وہ نورِ علم ، جو سخن کو آب و تاب دے گیا
صریرِ خامہ کو حروفِ لاجواب دے گیا

چراغِ راہ کے لیے بھٹک رہی تھی زندگی
نظامِ کائنات کو کھلی کتاب دے گیا

زباں کو تازگی ملی ، بیاں کو آگہی ملی
صحیفۂ حیات کو متاعِ تاب دے گیا

خزاں کا رنگ اُڑ گیا ، بہار گل فشاں ہوئی
جہانِ آب و گِل کو اک نیا نصاب دے گیا

ہوائیں عطر بیز ہیں ، فضائیں جلوہ ریز ہیں
زمیں کو پھول ، آسماں کو ماہتاب دے گیا

ہر ایک گوشۂ حیات جس سے مشک بار ہو
بشر کی شاخِ زندگی کو وہ گلاب دے گیا

دکھا کے چہرۂ یقیں ، سنا کے آیتِ مبیں
ضمیرِ فکر کو شعورِ انقلاب دے گیا

بہ فضلِ ربِّ دو جہاں ، بہ اذنِ حرفِ کن فکاں
شبِ سیاہ کو شعاعِ آفتاب دے گیا

ہزارہا حقیقتیں نثار ہو کے رہ گئیں
نگاہِ شوق کو وہ ایسا رنگ خواب دے گیا

حدیثِ عشقِ مصطفیٰ خدا کے نام ہو گئی
بیاضِ نعت کو وہ لفظِ انتساب دے گیا

نشاطِ دید کا چمن کھلا ہے چشمِ نازؔ میں
سکونِ دل کے واسطے وہ اضطراب دے گیا

(۲۰۰۷ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم ہیں محبوبِ خدا کے آستاں سے منسلک
اپنا قصّہ ہے انھیں کی داستاں سے منسلک

مصطفیٰ کے دم سے قائم ہے نظامِ زندگی
جادۂ حق ہے امیرِ کارواں سے منسلک

سرورِ کونین سے مربوط ہے عزمِ سفر
اپنی منزل ہے رسولِ دو جہاں سے منسلک

نازشِ آدم بھی ہیں وہ ، فخرِ ابراہیمؑ بھی
ذاتِ اقدس ہے مکان و لامکاں سے منسلک

کعبۂ امن و اماں ہے زیرِ نعلینِ رسول
گلشنِ فردوس ہے اُس جانِ جاں سے منسلک

دشتِ امکاں اُن کے بارانِ کرم کا ہے رہین
ہے وہی نورِ خدا ہر اِنس و جاں سے منسلک

شیشۂ دل میں ہے جلوہ سرورِ کونین کا
شامِ ہستی ہے چراغِ ضوفشاں سے منسلک

مرکزِ فکر و نظر ہے سیرتِ پاکِ حضور
جوہرِ کردار ہے حسنِ بیاں سے منسلک

کوئے طیبہ کا سفر ہے کامرانی کی دلیل
آگہی کے پھول ہیں باغِ جناں سے منسلک

مدحِ مولیٰ سے تعلّق ہے عروجِ فکر کا
رفعتِ فن ہے فرازِ آسماں سے منسلک

نازؔ کو ہے ناز ذاتِ نازشِ کونین پر
ذوقِ مدحت ہے خلوصِ بے کراں سے منسلک

(۲۰۰۷ء)

ﷺ

جلوۂ نورِ خدا صاحبِ لولاک میں ہے
گوہرِ علمِ نبی دامنِ ادراک میں ہے

فکر روشن ہے دبستانِ جمالِ سیرت
نقشِ طٰہٰ کی ضیاء گنبدِ افلاک میں ہے

آپ کی چشمِ بصیرت پہ فدا دیدہ وری
نورِ وحدت کی تجلّی نگہِ پاک میں ہے

دافعِ ہر مرض و رنج ، مدینے کی زمیں
فیضِ رحمت ہے کہ تاثیرِ شفا خاک میں ہے

باعثِ حزن ہے محبوبِ خدا کی فرقت
گوہرِ اشکِ وفا دیدۂ نم ناک میں ہے

اس کو گل زارِ مدینہ کی زیارت ہو نصیب
وہ مسافر جو حصارِ خس و خاشاک میں ہے

نازؔ کو روضۂ اطہر پہ بُلا لو آقا!
خلدِ طیبہ کی تمنّا دلِ صد چاک میں ہے

(۲۰۰۸ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

آگہی منوّر ہے آپ کی بصیرت سے
اہلِ حق ہیں وابستہ مرکزِ فضیلت سے

وحی لے کے آئے تھے جبرئیل خلوت میں
بام و در مجلّٰی ہیں آیتوں کی برکت سے

فکر کا اُجالا ہے زندگی کی راہوں میں
ذہن و دل کی تابانی ہے ضیائے رحمت سے

محسنِ دو عالم کا وصف ہے جمالِ حق
مصطفیٰ کا رشتہ ہے جلوہ گاہِ وحدت سے

نقش کالحجر ٹھہرا قولِ مرسلِ اعظم
صدق نے جلا پائی آپ کی صداقت سے

نازؔ کا وظیفہ ہے آپ کی ثنا خوانی
غنچہ دل کا کھلتا ہے آپ ہی کی مدحت سے

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

نقطۂ سخن سے ہے دائرہ سعادت کا
مدحِ سرورِ دیں ہے امتحاں بصیرت کا

حرفِ کن سے رشتہ ہے دو جہاں کی خلقت کا
قلبِ مصطفیٰ ٹھہرا مستقر مشیّت کا

منبعِ جمال آرا نور ہے رسالت کا
شاہِ دیں کی سیرت ہے آئنہ ہدایت کا

آپ کے کرم سے ہے ہفت آسماں روشن
راز دارِ وحدت ہے پاسباں شریعت کا

آپ کی قدم بوسی عرش کا شرف ٹھہرا
آپ کا فدائی ہے گوشہ گوشہ جنت کا

آپ ہی کے جلووں سے مہر و ماہ روشن ہیں
کہکشاں بھی مظہر ہے آپ کی عنایت کا

ہر طرف فروزاں ہے شمعِ حرمتِ کعبہ
"آپ کا رخِ زیبا آئنہ ہے رحمت کا"

آپ کے اشارے کے منتظر ہیں اِنس و جن
زینتِ سرِ اقدس تاج ہے شفاعت کا

نازؔ کی زباں دانی وقف نعت گوئی ہے
وقت یہ سنہرا ہے ، فکر کی سعادت کا

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

شہرِ علم مطلع ہے آفتابِ حکمت کا
رابطہ زمیں سے ہے آسمانِ رفعت کا

دل میں نور بکھرا ہے آپ کی عقیدت کا
آنکھ سے گریزاں ہے اب حصار ظلمت کا

سورتیں صحیفہ ہیں آپ کی عبادت کا
آیتیں قصیدہ ہیں آپ کی ریاضت کا

دم بہ دم پگھلتا ہے لمحہ لمحہ فرقت کا
وقت آنے والا ہے آپ کی زیارت کا

اب ضرورتیں اپنی سر کہاں اُٹھاتی ہیں
دے گئے ہمیں آقا درس وہ قناعت کا

عارض و لب و ابرو شاہ کارِ قدرت ہیں
"آپ کا رخِ زیبا آئنہ ہے رحمت کا"

وحشی و درندہ تھے ، سب کے سب برہنہ تھے
ہم کو پیرہن بخشا آپ نے شرافت کا

بوریا نشینوں کو سروری عطا کردی
کیا بیاں کرے کوئی آپ کی عنایت کا

ہم گناہ گاروں کی عاقبت سنواریں گے
آپ کے سرِ اقدس تاج ہے شفاعت کا

روز و شب میں لکھتا ہوں مدحِ سرورِ عالم
حق ادا نہیں ہوتا نازؔ پھر بھی مدحت کا

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

کیوں نہ قسمت پر وہ اپنی ناز فرمانے لگے
جس کو ہر شب گنبدِ خضرا نظر آنے لگے

ایسا موسم جھوم کر شام و سحر آنے لگے
صحنِ دل میں رحمتوں کے پھول برسانے لگے

ساقیِ کوثر کی آمد ، آمدِ صبحِ بہار
اہلِ ایماں آگہی کے جام چھلکانے لگے

ڈوب کر عشقِ نبی میں عاشقانِ مصطفیٰ
بربطِ ہستی پہ نغماتِ وفا گانے لگے

پیکرِ نوری ، جمالِ کبریا کا آئنہ
ان کے جلوے ذہن و دل پر نور برسانے لگے

دین کے نورِ صداقت سے ہوا روشن جہاں
معجزاتِ شاہِ دیں جب سامنے آنے لگے

روحِ اسریٰ نے صدا دی مرحبا صلِّ علیٰ
عرشِ اعظم کے سفر پر آپ جب جانے لگے

آپ کے رتبے کا ہے کوئی نہ ہم سر آپ کا
انبیا بھی اقتدا حضرت کی فرمانے لگے

کفر کی ظلمت میں پھیلی روشنی ایمان کی
دین و دنیا کے مسائل آپ سلجھانے لگے

باعثِ تسکینِ جاں ہے ذکرِ محبوبِ خدا
نعت گوئی سے دلِ محزوں کو بہلانے لگے

زندگی اپنی حصارِ رحمتِ داور میں ہے
ہم ابھی سے نازؔ مدحت کا صلہ پانے لگے

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

کافی نہیں زبان سے اقرارِ مصطفیٰ
قول و عمل سے بھی ہو طرف دارِ مصطفیٰ

والشّمس ہے کہ جلوۂ رخسارِ مصطفیٰ
واللیل ہے کہ کاکلِ خم دارِ مصطفیٰ

آیاتِ بیّنات کی تفسیر ہیں حضور
قرآن ہے قصیدۂ کردارِ مصطفیٰ

ہونٹوں پہ پھول وحیِ الٰہی کے ہیں کھلے
"گویا خدا کی بات ہے گفتارِ مصطفیٰ"

روشن ہے آپ ہی سے جہاں میں خدا کا نام
کیا کہیے اے تجلّیِ افکارِ مصطفیٰ

حدِّ ادب کی حد ہے شہِ دیں کا آستاں
رحمت کی جلوہ گاہ ہے دربارِ مصطفیٰ

نعتِ رسول پاک میں حدِّ مبالغہ!
ممکن نہیں تصوّرِ معیارِ مصطفیٰ

بختِ رسا پہ اپنے نہ کیوں ناز ہو اُسے
مل جائے جس کو سایۂ دیوارِ مصطفیٰ

تسکینِ جاں ہے گنبدِ خضریٰ کی چھاؤں میں
رشکِ جناں ہے دامنِ گلزارِ مصطفیٰ

ایوانِ زندگی نہ ہو کیوں رشکِ کہکشاں
مومن کا دل ہے مرکزِ انوارِ مصطفیٰ

عرفانِ ذاتِ پاک ہے معراجِ آگہی
سرچشمۂ علوم ہیں سرکارِ مصطفیٰ

اکرامِ کربلا ہیں جگر گوشۂ رسول
قربانیِ حسینؓ ہے ایثارِ مصطفیٰ

عشقِ نبی ہے حسنِ تقدس کا آئینہ
اہلِ نظر نہ کیوں ہوں طلب گارِ مصطفیٰ

مولائے دو جہاں کی نوازش ہو نازؔ پر
دل میں سوا ہے حسرتِ دیدارِ مصطفیٰ

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

عیاں ہے نورِ چراغِ حرا مدینے میں
عجیب نورفشاں ہے فضا مدینے میں

ہے بار گاہ شہہِ انبیا مدینے میں
سکونِ قلب کا قبلہ نما مدینے میں

حیات بخش ہے آب و ہوا مدینے کی
قدم قدم پہ ہے فضلِ خدا مدینے میں

تمام جن و ملک روضۂ مطہّر پر
درود پڑھتے ہیں صبح و مسا مدینے میں

یہ آپ کے رُخِ زیبا کا فیض ہے آقا
کہ ذرّہ ذرّہ ہے انجم نما مدینے میں

نظر نظر میں ہے تنویرِ گنبدِ خضرا
زباں زباں پہ ہے صلِّ علیٰ مدینے میں

زمیں ، فلک ، سبھی ممنونِ صاحبِ لولاک
ازل کا نور ہے نورالہدیٰ مدینے میں

مریضِ عشقِ محمدؐ سے پوچھ لے دنیا
قدم قدم پہ ہے خاکِ شفا مدینے میں

بہ احترام ، رسولِ خدا کے روضے کا
طواف کرتی ہے موجِ صبا مدینے میں

فرازِ فکر پہ بکھری ہے نعت کی خوشبو
سخن طراز ہے ذہنِ رسا مدینے میں

میں سر کے بل ہی چلا جاؤں گا سوئے طیبہ
ہیں اپنے شافعِ روزِ جزا مدینے میں

یہاں کی خاک سے رشتہ ہو دائمی اپنا
یہی دعا ہے ، یہی مدّعا مدینے میں

حضورِ پاک کے صدقے بنامِ حُسنِ طلب
ملا ہے نازؔ کو حرفِ نوا مدینے میں

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

عمر گزری مدحتِ خیر البشر کرتے ہوئے
پیشِ شاہِ انبیا عرضِ ہنر کرتے ہوئے

رویتِ ماہِ عرب سے ضوفشاں ہیں بام و در
ہر سوادِ شام کو نورِ سحر کرتے ہوئے

ہوگئی دنیا فدا معجز نما انگشت پر
احترامِ جلوۂ شق القمر کرتے ہوئے

منزلِ قوسین تک پہنچے حبیبِ کبریا
ہاں ، شبِ اسریٰ اُجالوں کا سفر کرتے ہوئے

گمرہی سے نوعِ انساں کو بچایا آپ نے
امتیازِ خیر و شر سے باخبر کرتے ہوئے

روزِ محشر بخش دے گا آپ کی خاطر خدا
اپنے بندوں کی خطا سے در گزر کرتے ہوئے

سوئے طیبہ بڑھ رہے ہیں مردِ مومن کے قدم
وادیِ پُرخار کی منزل کو سر کرتے ہوئے

معرکہ در پیش جب بھی حقّ و باطل کا ہوا
آپ گزرے ہیں سلامت اس کو سر کرتے ہوئے

میں نے آنکھوں میں بسا لی جلوہ گاہِ مصطفیٰ
فکر روشن سے منوّر بام و در کرتے ہوئے

ہے سخن ور پر نگاہِ ذاتِ اطہر کا کرم
سرخ رو ہے فکر ، قطرے کو گہر کرتے ہوئے

آپ کا فیضِ رواں ہے میرا ہر اوجِ خیال
راہِ حق میں ذکرِ شاہِ بحر و بر کرتے ہوئے

بند ہے کوزے میں گویا اک سمندر مدح کا
وسعتِ حسنِ بیاں کو مختصر کرتے ہوئے

برگِ گل پر نازؔ لکھتا ہے نبی کی نعتِ پاک
اعتبارِ شیوۂ حسنِ نظر کرتے ہوئے

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

آگہی مجھ کو درِ شاہ امم تک لے گئی
روشنیِ دل مجھے صحنِ حرم تک لے گئی

زندگی مانوس تھی حاجت روا کے نام سے
دل کی بے تابی سراپائے کرم تک لے گئی

دیدۂ پُرشوق کو حسنِ بصیرت کی طلب
سرورِ کونین کی خاکِ قدم تک لے گئی

جادۂ عرفاں سے گزری جب حیاتِ بے ثبات
غنچۂ دل شاد کو باغِ ارم تک لے گئی

پرچمِ اسلام کا سایہ مجھے درکار تھا
مجھ کو میری عاقبت حق کے علم تک لے گئی

اہلِ ایماں کو ، تمنّا منزلِ مقصود کی
روضۂ اطہر کے بابِ محترم تک لے گئی

پیرویِ اُسوۂ محبوب ربِّ دوجہاں
صاحبانِ عجز کو جاہ و حشم تک لے گئی

موجِ کوثر کی روانی تھی مرے افکار میں
کب مری تقدیر مجھ کو جامِ جم تک لے گئی

میں تھا مدّاحِ نبی مجھ کو مری عمرِ رواں
منزلِ تابانیِ لوح و قلم تک لے گئی

حق نے بخشی تھی متاعِ علم و دانش نازؔ کو
نعت گوئی حرمتِ قول و قسم تک لے گئی

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

شعورِ معرفتِ شاہِ دوجہاں تو نہ تھا
دل آشنائے سرِ وجہِ کُن فکاں تو نہ تھا

درِ حبیب ﷺ سے ہے منسلک حیات مری
جبینِ دل سے پرے ان کا آستاں تو نہ تھا

عطائے رحمتِ باری سے پہلے میرا دماغ
چراغِ طور کے مانند ضوفشاں تو نہ تھا

جزائے مدحِ پیمبر نہیں تو کیا ہے
مرے نصیب میں پروانۂ جناں تو نہ تھا

یہ منزلت مجھے بخشی ہے ذکرِ سرور ﷺ نے
فرازِ فکرِ سخن ور فلک مکاں تو نہ تھا

میں سر بلند ہوا مدحتِ نبی ﷺ لکھ کر
زمیں کے سر پہ شفاعت کا آسماں تو نہ تھا

ثنائے احمدِ مختار ﷺ کام آ ہی گئی
ادائے فرض کا احساس کامراں تو نہ تھا

بلا کی دھوپ تھی پھر بھی سفر رہا جاری
یہ عزم آپ کی رحمت کا سائباں تو نہ تھا

قلم کا کام لیا میں نے شاخِ طوبیٰ سے
کہ بامِ اوجِ فلک میرا آشیاں تو نہ تھا

عروسِ شوق کا آئینہ مدحتِ سرکار ﷺ
یہ راز جذبۂ تخلیق پر عیاں تو نہ تھا

نبی ﷺ کے عشق نے بدلا ہے اعتبارِ نگاہ
غزل سرا تھا مگر نازؔ نعت خواں تو نہ تھا

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

ہماری نعت ہے سرکار کے نگر کا رنگ
عیاں ہے روضۂ اطہر کے بام و در کا رنگ

بہارِ کُن فیکوں جس سے آشکارا ہے
محیطِ کُل ہے وہ سلطانِ بحر و بر کا رنگ

سوادِ شام ہے صدقہ انھی کی زلفوں کا
کہ جن کے رُخ سے ہے نکھرا ہوا سحر کا رنگ

ضیائے شمس و قمر جس کی تاب لا نہ سکے
ہر ایک دل کی طلب ہے اُسی نظر کا رنگ

ہے رشکِ نورِ تجلّی نبیِ رحمت کی
نہ مٹ سکے گا کبھی نقشِ بام و در کا رنگ

متاعِ حسنِ عقیدت رسول ﷺ نے بخشی
کمالِ علم سے روشن ہوا ہنر کا رنگ

ثنائے شاہ پہ نازاں ہے خامۂ گل بار
نکھر رہا ہے بہ تدریج آبِ زر کا رنگ

دلیلِ طالعِ روشن ہے مدحتِ سرکار
مرے کلام میں ہے حرفِ معتبر کا رنگ

مسافرِ رہِ طیبہ جو نازؔ ہو جائے
جمالِ دوست سے معمور ہو سفر کا رنگ

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

مطلعِ صبح کے آثار سے خوشبو آئی
آپ آئے تو سمن زار سے خوشبو آئی

شاہِ کونین کے اذکار سے خوشبو آئی
نعتِ لولاک کے اشعار سے خوشبو آئی

ذکرِ شہ میں لبِ اظہار سے خوشبو آئی
سازِ ہستی کے ہر اک تار سے خوشبو آئی

دشتِ امکاں پہ ہوئی بارشِ فیضانِ رسول
غنچہ و سبزۂ گل زار سے خوشبو آئی

شاہِ ذی شاں کا قصیدہ جو فضاؤں نے پڑھا
دم بہ دم نور کے اشجار سے خوشبو آئی

ذاتِ اقدس پہ ہوا وحیِ الٰہی کا نزول
جوہرِ نطقِ گہر بار سے خوشبو آئی

مرتبہ سورۂ طٰہٰ سے عیاں ہے ان کا
سیرِ افلاک کے اسرار سے خوشبو آئی

نکہتِ خلد بریں آپ کا صدقہ ٹھہری
ہر قدم آپ کی رفتار سے خوشبو آئی

ذات والا کے لیے وحی ہوا خلقِ عظیم
آپ کی عظمتِ کردار سے خوشبو آئی

پیار کے پھول رسالت کے دہن سے برسے
''لب کشا جب ہوئے گفتار سے خوشبو آئی''

عکسِ محبوبِ خدا شیشۂ دل میں اُترا
روز و شب مرکزِ انوار سے خوشبو آئی

میرے گلہائے عقیدت کا نصیبہ چمکا
دامنِ سیّدِ ابرار سے خوشبو آئی

اُس طرف احمدِ مرسل نے کرم فرمایا
اس طرف مرجعِ افکار سے خوشبو آئی

نازؔ، جب ذہنِ رسا گلشنِ طیبہ پہنچا
قصرِ احساس کی دیوار سے خوشبو آئی

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

مرے دل میں تیری ہی یاد ہے، مرے لب پہ تیرا ہی نام ہے
تو ہی دو جہاں کا رسول ہے ، تو ہی انبیا کا امام ہے

تو سرورِ قلب و نگاہ ہے ، تو حبیبِ ربِّ انام ہے
تری آگہی پہ درود ہے ، تری بندگی پہ سلام ہے

ترے حلم میں ہے جمالِ رب ، ترے علم میں ہے کمالِ رب
تو بہار عشرتِ جاوداں ، ترا فیض نقشِ دوام ہے

تری اک نظر پہ ہے منحصر ، مری ابتدا مری انتہا
تری اک نگاہ کا ملتجی ، مری زندگی کا نظام ہے

میں گدائے بابِ کرم ترا ، میں فدائے نقشِ قدم ترا
ترا ذکر ذکرِ الٰہ ہے ، ترا لطف لطفِ دوام ہے

یہی شغل کارِ ثواب ہے کہ ثنائے شاہِ ہدیٰ لکھوں
مرے حق میں مدحتِ مصطفیٰ ، مری بخششوں کا پیام ہے

ہے تصوّرِ رُخِ پُر ضیا ، ہے خیالِ گیسوئے مشک زا
مجھے شغل نعتِ حضور کا ، کبھی صبح ہے کبھی شام ہے

جو اسیر شہرِ رسول ہے ، جو گدائے کوئے حضور ہے
وہ رضائے حق کا ہے مستحق ، وہ فدائے خیرِ انام ہے

میں ہوں نازؔ، میری نگاہ میں، ہے بلند رتبہ وہ اُمّتی
جسے لوگ کہتے ہیں قادریؔ وہ حبیبِ رب کا غلام ہے

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

کوئی لمحہ حیاتِ شوق کا ایسا نہیں ہوتا
کہ جب دل میں خیالِ سیّدِ بطحا نہیں ہوتا

اگر نورِ سراپا واردِ دنیا نہیں ہوتا
جہانِ رنگ و بو کا یہ رُخِ زیبا نہیں ہوتا

فدا ہے آمنہؓ کے لال پر گنجینۂ قدرت
ہر اک گوہر جہاں میں گوہرِ یکتا نہیں ہوتا

نبی کے خُلق کا احسان ہے اس دشتِ امکاں پر
نہ ہوتے آپ تو اخلاق کا دریا نہیں ہوتا

جمالِ فخرِ یوسف سے نظر جو پھیر لے کوئی
عیاں اس پر مذاقِ دیدۂ بینا نہیں ہوتا

حبیبِ کبریا کا یہ بھی اک اعجاز ہی سمجھو
نبی کا چاہنے والا کبھی رسوا نہیں ہوتا

نبی کی یاد میں پیہم مرا دل گنگناتا ہے
شہِ ذی شاں کے صدقے میں کبھی تنہا نہیں ہوتا

نبی کے ہجر میں رہتی ہیں آنکھیں اشک بار اپنی
کب ان کے غم میں رنجیدہ دلِ شیدا نہیں ہوتا

مجھے حاصل نہیں ہوتی سعادت نعت گوئی کی
اگر مجھ پر کرم فرما مرا مولا نہیں ہوتا

نگاہِ نازؔ میں وہ انجمن بے قدر و قیمت ہے
شہنشاہِ دو عالم کا جہاں چرچا نہیں ہوتا

(۲۰۰۸ء)

ﷺ

خوشا وہ خوابِ حسیں جس میں مَیں نے کیا دیکھا
جمالِ چہرۂ محبوبِ کبریا دیکھا

نبی کا نور مجسم تھا عرشِ اعظم پر
بُلا کے حق نے خود اپنا ہی آئنہ دیکھا

رسولِ پاک کی عظمت کی بات جب آئی
تمام عالمِ امکاں کو زیرِ پا دیکھا

تجلّیوں کا وہ مرکز ہے گلشنِ طیبہ
جدھر بھی دیکھا اُدھر نورِ حق نما دیکھا

بس ایک مقصدِ ہستی تھا دین کی تبلیغ
رضائے حق میں نبوّت کا حوصلہ دیکھا

برائے معرفتِ حق جہانِ دانش نے
نبی کی بزم میں حکمت کا سلسلہ دیکھا

دلوں کے جام سے صہبائے معرفت چھلکی
یہ فیضِ مے کدۂ شاہِ انبیا دیکھا

بتائیں گنبدِ خضریٰ کے دیکھنے والے
نبی کا روضہ کہ رحمت کا آئنہ دیکھا

بہارِ باغِ جناں اس نے دیکھ لی بے شک
وہ جس نے روضۂ محبوبِ کبریا دیکھا

نگاہِ خُلق نے شق القمر کا نظّارہ
بہ یک اشارۂ انگشتِ مصطفیٰ دیکھا

وہ سچے لوگ جو عاشق رسول پاک کے تھے
انھیں کی راہ میں کیوں خارِ ابتلا دیکھا

بہ روزِ حشر شفاعت کا مستحق تھا نازؔ
کہ مستجاب اک اک کلمۂ دعا دیکھا

(۲۰۰۸ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے مری فکر رسا احمدِ مختار کے نام
زندگی وقف ہے بس مدحتِ سرکار کے نام

پھر تصوّر نے کیا روضۂ اطہر کا طواف
پھر ہوا دل کا نوشتہ در و دیوار کے نام

باعثِ لطف و کرم آپ کا اسمِ اعظم
آپ کی یاد کا موسم دلِ بیدار کے نام

رفعتِ حق کا نشاں آپ کی عظمت کی دلیل
آپ کا نور عطا چشمِ سیہ کار کے نام

جتنے اوراقِ فضیلت تھے وہ منسوب ہوئے
معنیِ نقشِ جلی ، پیکرِ شہکار کے نام

غمِ ہستی کا مداوا ہے دیارِ طیبہ
کیجیے عزمِ سفر کوچۂ دل دار کے نام

منبعِ رشد و ہدایت ہے رسالت ان کی
حسنِ سیرت کا چمن ہے مرے افکار کے نام

نازؔ ، محبوبِ الٰہی کا کرم ہے ورنہ
پھول کھلتے نہ عقیدت کے سمن زار کے نام

(۲۰۰۸ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

صد نازشِ گل زار جناں ہے طیبہ
رحمت کی تجلّی کا نشاں ہے طیبہ

ہر سمت نمایاں ہے رسالت کا جمال
جلوہ گہِ سلطان زماں ہے طیبہ

سرکارِ دو عالم سے ہے نسبت جس کو
وہ مرکزِ انوار فشاں ہے طیبہ

اس در کی گدائی کا شرف کیا کہیے
دربارِ شہِ کون و مکاں ہے طیبہ

اس شہر کی مٹّی میں ہے تاثیرِ شفا
آئینۂ تقدیرِ جہاں ہے طیبہ

ہوتی ہے جہاں فکر و نظر کی تطہیر
وہ علم کا عنوانِ بیاں ہے طیبہ

اللہ کے محبوب کا دیوانہ ہے نازؔ
اس کے لیے اک جائے اماں ہے طیبہ

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

نبی آئے جہاں میں نورِ ربِّ بحر و بر ہو کر
نقوشِ پا چمک اُٹھے چراغِ رہ گزر ہو کر

شہِ دیں نے سوادِ شام کی قسمت بدل ڈالی
نبوّت کی تجلّی آئی تنویرِ سحر ہو کر

شرف جن کو ملا ہے رحمتہ اللعالمینی کا
وہ آئے عالمِ انسانیت کے چارہ گر ہو کر

عروجِ آدمِ خاکی شبِ معراج سے پوچھو
گئے وہ منزلِ قوسین تک گرمِ سفر ہو کر

حجاباتِ رموزِ حق اُٹھائے شاہِ طیبہ نے
مسیحائے دو عالم ، رازدار بحر و بر ہو کر

سکھائے آپ نے ہونٹوں کو اندازِ گُل افشانی
گلستانِ رسالت کی بہارِ خوب تر ہو کر

حضور پاک سے وابستگی جن کا مقدّر تھی
مصافِ زیست میں آئے نظرحق کی سِپر ہو کر

زیارت روضۂ اطہر کی ہو گر میری قسمت میں
قسم رب کی ، میں رہ جاؤں وہاں دریوزہ گر ہو کر

حبیبِ کبریا کا ذکر وجہِ فرحتِ جاں ہے
ہے دل میں بس انھی کی یاد تسکینِ جگر ہو کر

بہ نامِ سیّدِ طیبہ خدا سے جب دعا مانگی
کرم ان کا دعا میں رچ گیا رنگِ سحر ہو کر

خوشا قسمت کہ قلبِ نازؔ کو احساس ہے اس کا
وہ لوحِ حق پہ ہیں مرقوم نقشِ معتبر ہو کر

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

ہر ایک سمت نور کی چادر تنی ملی
ان کی نگاہِ قُدس سے تابندگی ملی

عالم میں جب ظہور ہوا شہرِ علم کا
جویائے حق کو چارۂ تشنہ لبی ملی

شمس الضحیٰ نے دن کا اُجالا عطا کیا
بدرالدّجیٰ کا فیض ہوا چاندنی ملی

احساس دیدہ ور ہوا نورِ بہار سے
گل ہائے اعتبار کو وہ تازگی ملی

آغوشِ آمنہؓ میں ہے قدرت کا شاہ کار
خاتون خوش سِپر کو خوشی سرمدی ملی

پیغامِ انقلاب ہے آمد رسول کی
انسان کو شعور ملا آگہی ملی

کردارِ مصطفیٰ کا ہے اعجاز برملا
پردے میں سادگی کے عجب دل کشی ملی

کیا کہیے کیا ہے برکتِ تعلیم مصطفیٰ
راہِ ہدیٰ میں دولتِ شائستگی ملی

شہ نے گدائے در کو تونگر بنا دیا
جو ہو گیا نبی کا اسے خسروی ملی

رازِ حیاتِ صدق کھلا قلبِ نازؔ پر
صدقے میں ان کے آج نئی زندگی ملی

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

روان ہے نکہتِ باغِ جناں مدینے میں
بہارِ خلد بریں ہے جواں مدینے میں

زمیں پہ نور خدا کے ظہور کا عالم
عیاں ہے جلوۂ رحمت نشاں مدینے میں

زیارتِ شہِ طیبہ کی آرزو لے کر
اُتر رہے ہیں مہ و کہکشاں مدینے میں

نبی جو آئینۂ نورِ لازوال ہوئے
اک ایک ذرّہ ہوا ضوفشاں مدینے میں

کچھ ایسی ارضِ مقدّس میں ہے کشش یارب
لٹا رہی ہے صبا نقدِ جاں مدینے میں

طوافِ خانۂ کعبہ سے جو ملی فرصت
سمٹ کے آگیا سارا جہاں مدینے میں

وہ جس کو گنبدِ خضریٰ کی چھاؤں مل جائے
نصیب والا ہے وہ کارواں مدینے میں

ثنائے خواجہ تخیّل کی منزلِ معراج
فراز فکر ہے گوہر فشاں مدینے میں

گلی گلی میں یمِ روشنی ہے چاروں طرف
فدائے نور ہے حسنِ بیاں مدینے میں

کمالِ حسنِ عقیدت ہے ذہن کا مرکز
جبینِ دل ہے سرِ آستاں مدینے میں

نگاہِ نازؔ میں اُترا صداقتوں کا جمال
حیاتِ شوق ہوئی کامراں مدینے میں

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

نورِ خدا ہے ، جلوۂ وحدت کی روشنی
مشکوٰۃِ حق سے نکلی رسالت کی روشنی

پیغام دینِ حق ہے نبوّت کی روشنی
قول و عمل سے پھوٹی شریعت کی روشنی

نورِ نبی کا عکس ہے کوثر کی آب و تاب
خُلقِ نبی کا فیض ہے جنت کی روشنی

آئینہ دارِ جوہرِ کردارِ مصطفیٰ
محرابِ بندگی میں عبادت کی روشنی

کام آگیا نشانِ کفِ پا حضور کا
پھیلی جہاں میں نقشِ ہدایت کی روشنی

محبوبِ کبریا کی ہر اک بات معجزہ
صورت گرِ حیات ہے سیرت کی روشنی

تابانیِ حدیثِ پیمبر گواہ ہے
لفظوں میں ہے جمال صداقت کی روشنی

خُلقِ رسول پاک کتابِ مبین ہے
علمِ نبی کی شان ہے حکمت کی روشنی

دھڑکن دلِ حزیں کی ہے طٰہٰ لقب کی یاد
محشر کا آسرا ہے شفاعت کی روشنی

مختارِ کائنات کے عجز و نیاز سے
کامل ہوئی دلوں میں قناعت کی روشنی

لطفِ نبی ہے نازؔ کی فکرِ رسا کے ساتھ
جلوہ گہِ شعور ہے مدحت کی روشنی

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

جمالِ چہرۂ حق ، نازشِ کون و مکاں تم ہو
سپہرِ مرسلیں کے آفتابِ ضوفشاں تم ہو

لقب کیا زیب دیتا ہے شہِ لولاک کا تم کو
مشیّت جس پہ نازاں ہو وہ رُوحِ کُن فکاں تم ہو

تمھاری ذات اقدس پر سلامِ جان و دل ہردم
حبیبِ کبریا تم ہو ، شہِ رحمت نشاں تم ہو

تمھارے دم سے ہے جود و سخا کے یم کی طغیانی
عطا کا سائباں تم ہو ، کرم کا آسماں تم ہو

تمھاری ذات منبع ہے متاعِ علم و حکمت کا
بہ ہر صورت رموزِ زندگی کے رازداں تم ہو

تمھیں ہو عالمِ انسانیت کے درد کا درماں
جہانِ رنگ و بو میں غم گسارِ بے کساں تم ہو

تمھیں نے درس دنیا کو دیا شیریں زبانی کا
کہ تم قرآنِ ناطق ہو، خطیبِ خوش بیاں تم ہو

تمھارے نام کے قرباں تمھاری یاد کے صدقے
دلِ مضطر کے حق میں باعثِ تسکینِ جاں تم ہو

نگاہِ نازؔ میں ہے گنبدِ خضریٰ کی شادابی
ہجومِ غم میں پیغامِ نشاطِ جاوداں تم ہو

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

نبی کے ذکر سے ہے سائبان کی خوشبو
درود بھیجے نہ کیوں شمع دان کی خوشبو

نبی نے عالمِ امکاں میں یوں قدم رکھا
زمیں پہ پھیل گئی آسمان کی خوشبو

کلامِ حق سے معطّر ہے محفلِ ہستی
خوشا رسولِ فصیح اللسان کی خوشبو

سریرِ عرشِ معلّٰی پہ ہے شبِ معراج
خدا کے بندۂ عالی نشان کی خوشبو

نوائے سازِ خدا تھی بلالؓ کی آواز
مشامِ روح میں اُتری اذان کی خوشبو

بہ فیضِ عشقِ نبی زندگی کے دامن میں
سمٹ کے آگئی دونوں جہان کی خوشبو

نبی کی یاد کا موسم سدا بہار رہے
فدا ہو ان پہ دلِ شادمان کی خوشبو

اُبھر رہے ہیں تخیّل میں نعتیہ اشعار
ثنا کا رنگ لیے ہے بیان کی خوشبو

جو طبعِ نازؔ پہ ہو فخرِ دو جہاں کا کرم
انیسِ فکر بنے آن بان کی خوشبو

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

کونین فدائی ہے محمد ﷺ کی ادا کا
چرچا ہے دو عالم میں شہِ دیں کی عطا کا

اے خالق احسن تری تخلیق ہے احسن
رتبہ ہے سوا صاحبِ لولاک لما کا

وہ جسم کہ جو نور کے سانچے میں ڈھلا ہے
محتاج نہیں ہے کسی گل رنگ قبا کا

سرمایۂ افکار ہے کردارِ محمد ﷺ
ہر رنگ جہاں تاب ہے محبوبِ خدا کا

بارانِ کرم پر ہے نظر حسنِ طلب کی
روشن لبِ اطہر سے قرینہ ہے دعا کا

کیا چشمِ نوازش ہے تری جنّ و بشر پر
شہرہ ہے زمانے میں ترے جود و سخا کا

تو صدق کا پیکر ہے ، تری فکر مجلّٰی
صدقہ ہو عطا مے کدۂ صدق و صفا کا

خالق کی عنایت سے محمد ﷺ کو ملا ہے
وہ ہاتھ جو رکھتا ہے اثر دستِ شفا کا

آئینۂ تاریخ ہدایت میں ہے جلوہ
سرکارِ مدینہ کے نقوشِ کفِ پا کا

نسبت ہے جنھیں احمدِ مختار کے در سے
رُخ موڑ دیا کرتے ہیں سیلابِ بلا کا

تو رحمتِ عالم ہے ، تو محبوبِ خدا ہے
خوگر ہو نہ کیوں نازؔ تری مدح و ثنا کا

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

روئے سخن ہے محرمِ اسرار کی طرف
ما کان ما یکون کے سزاوار کی طرف

راہِ خدا میں نورِ ہدایت ہے ضوفگن
دل کھنچ رہا ہے احمدِ مختار کی طرف

با اعتقادِ قلب و نظر دیکھتے ہیں ہم
قبرِ نبی کے گنبد و مینار کی طرف

لب پر حدیث جلوۂ لیل و نہار ہے
رُخ ہے نبی کے گیسو و رخسار کی طرف

جاکر ریاضِ جنۃ میں ہم دیکھتے رہے
دہلیز کی طرف ، کبھی دیوار کی طرف

سیرت نبی کی ، شیشۂ دل میں اُتار لے
دیکھے جو کوئی جوہرِ کردار کی طرف

جلووں کی تاب لا نہ سکے گی نگاہِ شوق
کیا دیکھے کوئی منبعِ انوار کی طرف

تھا روبرو جمال رسالت کا آئنہ
"جبریل دیکھتے رہے سرکار کی طرف"

گر دیکھنا ہو دیدۂ حق بیں سے دیکھیے
صناعِ لایزال کے شہکار کی طرف

حرفِ دعائے نازؔ کو معنٰی کی ہے تلاش
چشمِ کرم ہو طالبِ دیدار کی طرف

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

کارِ مشکل بہت ہے مدحِ شہ ، سب کو اس کا ہنر نہیں آتا
ہر سخن ور نبی کی خدمت میں لے کے سلکِ گہر نہیں آتا

ارضِ طیبہ کی یاد آتی ہے ، دلِ پُرشوق کو رُلاتی ہے
ان کی چشمِ کرم نہ ہو جب تک ، کام عزمِ سفر نہیں آتا

ذات جن کی ہے نور کا پرتو ، ان کا چہرہ ہے آئینہ حق کا
''ان کا سایہ ہے دونوں عالم پر جن کا سایہ نظر نہیں آتا''

سرورِ دوجہاں کی فرقت میں زندگی اشک بار رہتی ہے
لذّتِ روز و شب نہیں ملتی ، لطفِ شام و سحر نہیں آتا

ان کے حسنِ عطا کے صدقے میں آرزوؤں کے پھول کھلتے ہیں
وہ بشر کیا جو آپ کے در پر بن کے دریوزہ گر نہیں آتا

نور حق کا نزول ہوتے ہی خشک و تر کی مراد بر آئی
کچھ نہ ہوتا ، اگر نبی جیسا نازشِ بحر و بر نہیں آتا

جن کو عرفان حق نہیں ہوتا ، وہ رسالت کا دم نہیں بھرتے
کور چشموں کی رہ گزاروں میں علم و دانش کا گھر نہیں آتا

صبح صادق کی روشنی ہے یا روئے حسنِ ازل کا پرتو ہے
ان کے جلووں سے ماورا رہ کر اعتبارِ سحر نہیں آتا

ہر گھڑی اس کے لب پہ رہتا ہے بس درود و سلام کا تحفہ
کب لبِ نازؔ پر قرینے سے ذکرِ خیرالبشر نہیں آتا

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

اللہ کا فرمان ہے تسبیحِ محمد ﷺ
فرمودۂ قرآن ہے تسبیحِ محمد ﷺ

اربابِ طریقت نے عمل کر کے بتایا
توحید کا عنوان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

آواز یہ آتی ہے ہر اک تارِ نفس سے
مومن کے لیے جان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

سر چشمۂ اسلام ہے کردارِ پیمبر
سرمایۂ ایمان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

آنکھوں کے لیے جلوۂ ایقان رسالت
دل کے لیے عرفان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

تابانیِ اذہان رسا ٹلتی ہے جس پر
وہ عدل کی میزان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

بے دین کو دین دار بناتا ہے یہ نسخہ
حکمت کا دبستان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

رحمت کی علامت ہے، تحفظ کی ضمانت
آفت میں نگہبان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

محشر میں جو کام آئے مجھے بہرِ شفاعت
وہ ساز وہ سامان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

مصروفِ ثنا ہے سحر و شام کی گردش
آفاق کا ارمان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

صالح ہو اگر فکر تو بندوں کے لیے نازؔ
خوشنودیِ رحمان ہے تسبیحِ محمد ﷺ

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

عکسِ جمالِ کن فیکوں کائنات ہے
مقصودِ کائنات محمد ﷺ کی ذات ہے

فانوسِ جاں ہے شمعِ ہدایت لیے ہوئے
آئینۂ صفات نبی کی حیات ہے

کونین میں تجلّیِ رحمت ہے آشکار
نورِ ہدا سے روشنیِ شش جہات ہے

قلبِ نبی پہ اُترا ہے اللہ کا کلام
سرچشمۂ علوم شہِ دیں کی ذات ہے

اہلِ جنوں کو درس ہے اس کا ہر اک عمل
وہ مصطفیٰ جو پیکرِ صبر و ثبات ہے

مخصوص ہے جو رتبۂ معراج کے لیے
پاکیزگی کی روح وہ اسریٰ کی رات ہے

آقا کا ذکرِ خیر وظیفہ ہے نازؔ کا
مدحت رسولِ پاک کی وجہِ نجات ہے

(۲۰۰۹ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

شاخِ طوبیٰ ہے فدائے قدِ رعنائے رسول
جلوۂ طور ہے عکسِ رخِ زیبائے رسول

فخرِ آدم کی قسم ، نازِ دو عالم کی قسم
بزمِ امکاں تو ہے خود محوِ تجلّائے رسول

مہبطِ وحیِ الٰہی یہ درود اور سلام
رونقِ بزمِ ہدایت ہیں سخن ہائے رسول

رمزِ آیاتِ جلی ، جوہرِ کردارِ نبی
رہ برِ جادۂ حق نقشِ کفِ پائے رسول

صاحبِ رتبۂ معراج ، شہِ عرش نشیں
پیشِ رب آئنہ تھا حسنِ سراپائے رسول

سامنے ہی نہیں ، رکھے جو عقب پر بھی نظر
تجھ پہ قربان مَیں اے دیدۂ بینائے رسول

بخشے جائیں گے گنہگار بہ روزِ محشر
اہلِ ایماں کا یہ دعویٰ ہے بہ ایمائے رسول

ارضِ طیبہ کی کشش کھینچ رہی ہے اس کو
نازؔ کے سر میں سمایا ہے جو سودائے رسول

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

وردِ زباں ہے نام ، رسولِ انام کا
ہے ارمغاں بھی پیش درود و سلام کا

ہے ذاتِ پاک غیرتِ خورشید ضو فشاں
کیا ذکر اس کے سامنے ماہِ تمام کا

کردار سازِ زندگی سیرت نبی کی ہے
ضامن ہے ان کا عشق حیاتِ دوام کا

عزت خدا نے بخشی ہے اپنے حبیب کو
مہبط ہے قلب پاک خدا کے کلام کا

لطفِ صلوٰۃ و صوم عطائے حضور ہے
عنوان کہہ رہا ہے یہ ماہِ صیام کا

خوشنودیِ نبی ہی مرے دل کی آرزو
ہو فکر کس لیے مجھے کوثر کے جام کا

ذکرِ رسول پاک ہو شائستگی کے ساتھ
خالق نے خود دیا ہے سبق احترام کا

رحمت کا در کھلا ہے ثنا خواں کے واسطے
رشتہ ہے نعت پاک سے دار السّلام کا

اُس سے سوا ہے رتبہٗ مدّاحِ مصطفیٰ
جو مرتبہ ہے طائرِ سِدرہ مقام کا

یوں رب کی بارگاہ میں محوِ دعا ہے نازؔ
درجہ عطا ہو مجھ کو بھی اُن کے غلام کا

(۲۰۰۹ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی میں چاہئے حسنِ حقیقت کی طلب
حاصلِ حسنِ حقیقت ہے رسالت کی طلب

گرمیِ عزمِ سفر ہے میرے دل میں موج زن
سُوئے طیبہ لے چلی ہے مجھ کو رحمت کی طلب

شاہِ دیں کے دیدۂ بینا کا صدقہ چاہئے
بے بصیرت آنکھ رکھتی ہے بصیرت کی طلب

آئینہ دارِ مشیت ہے حیاتِ مصطفیٰ
منعکس شانِ نبوت میں ہے وحدت کی طلب

مل گیا فضلِ خدا سے ہادیِ اعظم اُسے
عالمِ انسانیت کو تھی ہدایت کی طلب

دم بہ دم ہوتا رہا آیاتِ فرقاں کا نزول
قلبِ پیغمبر کو تھی قرآن کی آیت کی طلب

عظمت و رفعت کو تھی محبوبِ داور کی تلاش
سرورِ کونین کو کب ہے فضیلت کی طلب

فکر نے ذہنوں میں کھینچا دائرہ اسلام کا
جب ہوئی پیدا دلوں میں دینِ فطرت کی طلب

خود بہ خود دریائے رحمت جوش میں آجائے گا
امّتِ عاصی کو ہوگی جب شفاعت کی طلب

آپ کے حسنِ خطابت سے ہیں دونوں سرخ رو
کیا فصاحت کی تمنا ، کیا بلاغت کی طلب

رزم گاہِ حقّ و باطل میں بہ فیضِ عزمِ دل
تشنگانِ حق کو ہے جامِ شہادت کی طلب

مرحبا جنگِ اُحد کے جاں نثاراں مرحبا!
اہل ایماں کو ہوئی جامِ شہادت کی طلب

میرا ہر تارِ نظر ہے روضۂ اطہر کے نام
کروٹیں لیتی ہے دل میں نورِ حکمت کی طلب

عارفِ سّرِ خدا کی زندگی کا ماحصل
صاحبِ لولاک کی چشمِ عنایت کی طلب

مدحِ ممدوحِ خدا میں ہو گیا مدحت سرا
جب دلِ مدّاح میں ابھری سعادت کی طلب

دیکھیے ملتا ہے کب تک باریابی کا شرف
نازؔ کی آنکھوں میں روشن ہے زیارت کی طلب

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

مصطفیٰ کی ذات ہے نورِ خدا کا آئنہ
جوہرِ کردار ہے صدق و صفا کا آئنہ

رونقِ بزمِ جہاں ہے رحمتِ حق کی بہار
نور پیکر ہیں صفاتِ بے بہا کا آئنہ

عظمتِ خیر البشر پر نصِّ اسریٰ ہے گواہ
مسجدِ اقصیٰ امام الانبیا کا آئنہ

اسوۂ سرکار ہے صبر و تحمل کا سبق
آپ کی سیرت ہے تسلیم و رضا کا آئنہ

ابن عبد اللہ ہیں پیمانۂ خُلقِ عظیم
آمنہ کے لال ہیں مہر و وفا کا آئنہ

روکشِ نورِ ازل ہیں وہ بہ عنوانِ جلی
طور کا جلوہ جمالِ کبریا کا آئنہ

علم و حکمت کا خزانہ گلشنِ طیبہ میں ہے
یہ وہ ارضِ پاک ہے جو ہے شفا کا آئنہ

ہیں وہ محبوبِ خدا، ان کی رضا حق کی رضا
آپ کی مرضی ہوئی حسنِ عطا کا آئنہ

اس نگاہِ پاک سے جب دل کو نسبت ہوگئی
ریزہ ریزہ ہوگیا حرص و ہوا کا آئنہ

اہلِ حاجت کو مبارک ہو نبی کا آستاں
ان کی چوکھٹ ہی تو ہے جود و سخا کا آئنہ

پڑھ لیا جس نے، ہُوا دل سے وہ شیدائے رسول
ہے کلام اللہ خُلقِ مصطفیٰ کا آئنہ

نازؔ جس کے لب پہ ہے کلمہ رسولِ پاک کا
اس پہ روشن ہوگیا دارِ بقا کا آئنہ

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

نظامِ فکر کو حق آگہی سے نسبت ہے
نظر نظر کو جمالِ نبی سے نسبت ہے

دیارِ عشق میں روشن رہے چراغِ حرا
حریمِ دل کو اسی روشنی سے نسبت ہے

رسول پاک کی سیرت کا آئنہ کہیے
وہ دل کشی کہ جسے سادگی سے نسبت ہے

وہ آسمانِ رسالت کا ہے مہِ کامل
کہ حق تعالیٰ کی جلوہ گری سے نسبت ہے

عطائے حسنِ حبیبِ خدا اُسے کہیے
وفا کے چاند کو جس روشنی سے نسبت ہے

کلامِ پاک ہے صدق و صفا کا گنجینہ
لبِ رسول کو پاکیزگی سے نسبت ہے

حیات اس کی ہے مقبولِ بارگاہِ رسول
کہ جس کی ذات کو آلِ نبی سے نسبت ہے

نسیمِ گلشنِ طیبہ کو فخر ہے کہ اُسے
شمیمِ معرفتِ سرمدی سے نسبت ہے

نگاہِ ساقیِ کوثر ہے جنّتی کے لیے
بہارِ خلد کو ہر امّتی سے نسبت ہے

نہیں ہے آپ سا کوئی بھی ہادیِ اعظم
خدا گواہ مجھے آپ ہی سے نسبت ہے

جبینِ دل وہ جھکاتا ہے بابِ رحمت پر
شعورِ نازؔ کو دانش وری سے نسبت ہے

(۲۰۰۹ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

رخِ سرکار کا عکسِ حسیں ہے دل کے شیشے میں
بہارِ جلوۂ صدق و یقیں ہے دل کے شیشے میں

تجلّی ریز طیبہ کی زمیں ہے دل کے شیشے میں
عیاں تنویرِ فردوسِ بریں ہے دل کے شیشے میں

مبارک نوعِ انساں کو عطائے خالقِ اکبر
شعاعِ رحمت اللعالمیں ہے دل کے شیشے میں

اسے تابانیِ شمعِ حرا کا معجزہ کہئے
عجب انوارِ قرآنِ مبیں ہے دل کے شیشے میں

عمل کے حسن کا رشتہ ہے محرابِ عبادت سے
رسولِ پاک کی روشن جبیں ہے دل کے شیشے میں

بصیرت کا صحیفہ ہے کہ رحمت کا قصیدہ ہے
تجلّائے نگاہِ پاک بیں ہے دل کے شیشے میں

نگاہِ مرد مومن میں جہاں وحدت کا جلوہ ہے
وہیں نورِ شفیع المذنبیں ہے دل کے شیشے میں

ہمارے حق میں زادِ آخرت ہے عشقِ پیغمبر
اگر تاجِ شریعت کا نگیں ہے دل کے شیشے میں

لبِ اظہار پر ہے تذکرہ محبوبِ داور کا
جمالِ روئے ختم المرسلیں ہے دل کے شیشے میں

ثنا خوانِ محمد ﷺ ہے عروجِ فکر کا حامل
شبیہِ سرورِ روح الامیں ہے دل کے شیشے میں

دیارِ پاک کی عظمت ہے چشمِ نازؔ پر روشن
منوّر روضۂ سلطان دیں ہے دل کے شیشے میں

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

خدا کے فضل سے احساس کی دنیا سنورتی ہے
نبی کی یاد میں ہر ساعتِ ہستی گزرتی ہے

ازل کے نور سے معمور ہوتا ہے دلِ اِنساں
تجلّی حسنِ سرور کی نگاہوں میں ابھرتی ہے

حیاتِ طیّبہ سے درس لیتے ہیں جہاں والے
ہدایت آپ کی ، گم راہیوں کے پر کترتی ہے

اثر انداز ہوتی ہے نبی کی معرفت دل پر
طوافِ روضۂ اطہر ، نگاہِ شوق کرتی ہے

تصوّر میں بہارِ گلشنِ طیبہ ہے رقصندہ
نظر میں ہر گھڑی بس قاسمِ کوثر کی دھرتی ہے

حقیقت مجھ پہ واضح ہے جہانِ نور و نکہت کی
نظر اپنی دیارِ پاک میں جا کر ٹھہرتی ہے

فروغِ بزمِ امکاں ہے نبی کی جلوہ سامانی
ثنائے حق نما سے فکر کی صورت نکھرتی ہے

میں جب بھی برگِ گل پر مصطفیٰ کا نام لکھتا ہوں
فرازِ آسماں سے رحمتِ داور اُترتی ہے

نبی کی ذات اقدس سے ہے فکرِ نازؔ وابستہ
نشاطِ دید کی حسرت رخِ زیبا پہ مرتی ہے

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

ساقیِ کوثر ، مالکِ جنّت صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیِ بر حق ، شافعِ امّت صلی اللہ علیہ وسلم

ذاتِ مقدس اعلا و اوّل ، اسمِ مبارک اشرف و افضل
منبعِ عظمت ، معدن حکمت صلی اللہ علیہ وسلم

آپ جمالِ روئے مشیت ، آپ جلالِ روحِ شریعت
آپ کمال صنعتِ قدرت صلی اللہ علیہ وسلم

سانسوں میں توحید کی خوش بو ، باتوں میں اصلاح کا پہلو
آنکھوں میں میزانِ عدالت صلی اللہ علیہ وسلم

جلوۂ وحدت درپن درپن ، عالم امکاں روشن روشن
نورِ صداقت ، شمعِ ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم

ارفع و اعلا آپ کی سنّت ، اپنا فریضہ آپ کی مدحت
پیکرِ رحمت ، روحِ طہارت صلی اللہ علیہ وسلم

قرآں کو ہے آپ سے نسبت، آپ کے شیدا اہلِ عقیدت
نازِ فصاحت ، فخرِ بلاغت صلی اللہ علیہ وسلم

ذوقِ عبادت اللہ اللہ ، شوقِ اطاعت اللہ اللہ
نطقِ مطہّر ، محوِ تلاوت صلی اللہ علیہ وسلم

درس اخوّت سیرتِ کامل ، قدموں میں معراج کی منزل
جانِ نبوّت ، شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے دم سے علم کا دفتر، آپ کے دم سے فکر کا جوہر
نعمتِ عظمیٰ آپ کی خلقت صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہیں موجِ بحرِ سخاوت ، آپ حبیب ربّ العزت
آپ نصیب حسن شریعت صلی اللہ علیہ وسلم

مدح نبی ہے نازؔ کا شیوہ ، فکرِ فلک پرواز کا شیوہ
نعتِ پیمبر ، باعثِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

نبی کی ذات سے ہے کائنات میں رونق
عیاں ہے حسن عمل سے حیات میں رونق

جمال حق ہے مجسّم انھیں کے پیکر میں
انھیں کے نور سے ہے شش جہات میں رونق

رضائے رب سے ہے تابانیِ شبِ معراج
عروجِ عبدِ خدا سے ہے رات میں رونق

کمالِ فضلِ الٰہی ، بہارِ باغِ جہاں
عطائے رحمتِ حق پھول پات میں رونق

فضیلتوں کا مرقّع ہے زندگی جن کی
انھیں کے دم سے ہے بزمِ صفات میں رونق

خطابِ شاہ ہے آبِ بقا کا سر چشمہ
ہے موج موج جہانِ ثبات میں رونق

نہاں ہے فکرِ منوّر میں جوہرِ کردار
پیامِ خُلق سے ہے دینیات میں رونق

حبیبِ حق کا سہارا ہے بے سہاروں کو
رخِ حیات پہ ہے مشکلات میں رونق

رسولِ پاک کے اقوال کی تجلّی سے
زباں میں رنگِ اثر ہے تو بات میں رونق

ثنائے ہادیِ اکرم ہے نازؔ کا شیوہ
نبی کی مدح سے ہے لفظیات میں رونق

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

فکر کی رہ نما جب ہوئی جستجو
سوئے طیبہ اسے لے گئی جستجو

جلوۂ ماہتابِ رسالت سے ہے
حسنِ احساس کی دل کشی جستجو

روضۂ پاک چشمِ تصوّر میں ہے
خانۂ دل میں ہے آپ کی جستجو

تابشِ سیرتِ مصطفیٰ کی عطا
شمعِ ایماں کی ہے بندگی جستجو

عشقِ محبوبِ داور کی پہچان ہے
مشعلِ جادۂ آگہی جستجو

آپ ہیں چارہ سازِ غم ایں و آں
مقصدِ دو جہاں آپ کی جستجو

منسلک ہو کے آقا کے دربار سے
بن گئی حاصلِ زندگی جستجو

ذکر سرکار ہے وجہِ تسکینِ دل
نغمۂ ساز آسودگی جستجو

میری آنکھوں میں ہے نورِ محبوبِ رب
میری قسمت کی وارفتگی جستجو

دل ہے محوِ تجلّی بہ فضلِ خدا
راہ بر اب مری بن گئی جستجو

میرا عزمِ سفر ہے دلیلِ ظفر
شاہِ دیں کی رضا ہے مری جستجو

ندرتِ فکر کی ہے دلیلِ مبیں
نازؔ کی نعت میں حسن کی جستجو

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

نامِ رسول نسخۂ جاں تاب ہوگیا
غنچہ دلِ فسردہ کا شاداب ہوگیا

جب محوِ خواب دیدۂ بے خواب ہوگیا
دیدارِ مصطفیٰ سے شرف یاب ہوگیا

اُمت کے کام آگئی سیرت رسول کی
حسنِ عمل صحیفۂ آداب ہوگیا

کردارِ مصطفیٰ پہ عمل کرکے کلمہ گو
میدان زندگی میں ظفر یاب ہوگیا

افکارِ مصطفیٰ سے کیا جس نے انحراف
دریائے گم رہی میں وہ غرقاب ہوگیا

قبلہ نہ کیوں ہو مسجدِ اقصیٰ نگاہ کا
سجدہ نبی کا رونقِ محراب ہوگیا

مدحِ حضور پاک کا اعجاز ہے کہ نازؔ
ادنیٰ خذف تھا گوہرِ نایاب ہوگیا

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

رچا بسا ہے محمد ﷺ کا نور آنکھوں میں
کہ ضو فشاں ہے تجلّیِ طور آنکھوں میں

بہارِ گلشنِ طیبہ کا فیض کیا کہئے
طمانیت ہے جگر میں سرور آنکھوں میں

حصارِ ظلمتِ باطل سے دل نکل آیا
جمالِ حق کا ہوا جب ظہور آنکھوں میں

نبی کی یاد سے روشن ہے دل کا کاشانہ
ازل سے جلوہ نما ہیں حضور آنکھوں میں

دیارِ عشق بنا ہے وفا کا خُم خانہ
چھلک رہی ہے شرابِ طہور آنکھوں میں

رسولِ پاک کی مدحت کے پھول کھلنے لگے
سمٹ کے آگیا رنگِ شعور آنکھوں میں

کتابِ حسنِ عقیدت کا آئنہ ہے نازؔ
چمک رہا ہے جو بین السطور آنکھوں میں

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

مئے عشقِ محمد ﷺ پی کے جو سرشار ہوتے ہیں
وہی حق کی نظر میں صاحبِ کردار ہوتے ہیں

نبی کی شان میں جب نعتیہ اشعار ہوتے ہیں
نگاہِ اہلِ دل میں مخزنِ افکار ہوتے ہیں

بساطِ فکر پر ہوتی ہے بارش ، رحمتِ حق کی
تخیل میں مدینے کے در و دیوار ہوتے ہیں

نبی کے دم قدم سے بزمِ امکاں کی ہے زیبائی
انھیں سے دشت وصحرا غیرتِ گل زار ہوتے ہیں

کرم فرمائیاں محبوبِ داور کی نہ کچھ پوچھو
فروغِ نور سے شمس و قمر ضو بار ہوتے ہیں

تجلّی حسنِ سیرت کی اثر انداز ہوتی ہے
نبی کے چاہنے والے تو خوش اطوار ہوتے ہیں

ہو جن کا خانۂ دل کہکشاں ، نورِ بصیرت سے
وہی دل سے فدائے احمدِ مختار ﷺ ہوتے ہیں

خدا کے خاص بندوں کو سعادت ہاتھ آتی ہے
نظر والے شریکِ حلقۂ انوار ہوتے ہیں

قدم بوسی کی دعوت جن کو ملتی ہے شہِ دیں سے
خدا کے فضل سے وہ حاضرِ دربار ہوتے ہیں

انھیں ارضِ مقدّس کی کشش خود کھینچ لیتی ہے
نبی کے امّتی جب طالبِ دیدار ہوتے ہیں

شعور و فکر کی دنیا نئی کروٹ بدلتی ہے
نبی کے نام پر سوئے ہوئے بیدار ہوتے ہیں

ثنائے سرورِ دیں ہے بہارِ خلد کی ضامن
کلام ناؔز سے راضی شہِ ابرار ہوتے ہیں

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

ذہنِ انساں میں اگر نور کا پیکر جاگے
زندگی ناز کرے حسنِ مقدر جاگے

باغِ ہستی میں ہے کیا دینِ الٰہی کی بہار
شاخ در شاخ ہدایت کے گلِ تر جاگے

مدحِ سرکار میں گر عمر بسر ہو اپنی
صفحۂ عشق پہ ادراک کا دفتر جاگے

رفعتِ عرش سے ہو رحمتِ باری کا نزول
آگہی خلوتِ احساس کے اندر جاگے

کلمۂ صلِّ علیٰ سے ہے دلوں کی تطہیر
بختِ خوابیدہ سرِ روضۂ اطہر جاگے

روئے انور کے تصوّر سے ہوں آسودۂ جاں
تشنگی میری خدایا لبِ کوثر جاگے

اسوۂ حسنہ سے روشن ہو گزر گاہِ خیال
دل میں تابانیِ آیاتِ پیمبر جاگے

خوابِ غفلت سے ملے امّتِ عاصی کو نجات
چشمۂ فیض سے کردار کا جوہر جاگے

دم بہ دم گنبدِ خضرا سے ہوں آنکھیں ٹھنڈی
ہر نفس وادیِ پُر نور کا منظر جاگے

میں تو یادِ شہِ ابرار میں موتی رو لوں
میری آنکھوں میں محبت کا سمندر جاگے

دلِ بیدار سے ہی رشتۂ ہستی ہے عیاں
جشنِ میلادِ پیمبر میں وہ شب بھر جاگے

روح پر اپنی ہو اک وجد کا عالم طاری
شیشۂ دل میں جمالِ رخِ سرور جاگے

گونج اٹھا کلمۂ توحید سے دشتِ امکاں
لاالٰہ کی صدا سُن کے قلندر جاگے

خامۂ نازؔ گل افشاں ہوا در مدحِ رسول
روحِ تخلیق میں ایمان کے تیور جاگے

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

دنیا و آخرت کا سہارا رسول ہیں
اہلِ جہاں کے دل کی تمنا رسول ہیں

محبوبِ کردگار ہیں قدرت کے شاہ کار
حق کے صدف کے گوہرِ یکتا رسول ہیں

تزئینِ کائنات شہِ دیں کے دم سے ہے
تعبیرِ کن فکاں کے شناسا رسول ہیں

قرآن ہے قصیدۂ سلطانِ انبیا
آیاتِ بیّنات سراپا رسول ہیں

نطقِ حضور وحیِ الٰہی کا آئنہ
وحیِ الٰہی کے لبِ گویا رسول ہیں

محراب بندگی میں ہے سجدوں کی روشنی
معراج آگہی کا تقاضا رسول ہیں

چشمِ یقیں میں خلقِ مجسم ہے ان کی ذات
ایوان زندگی کا اجالا رسول ہیں

اہلِ نظر کے آئینۂ دل کے واسطے
عکسِ جمالِ شاہدِ یکتا رسول ہیں

رحمت کی بارگاہ ہے دربارِ مصطفیٰ
ہستی کے ریگ زار میں دریا رسول ہیں

فضلِ خدا سے گلشنِ طیبہ ہے رشکِ خلد
جلوہ فروزِ گنبدِ خضرا رسول ہیں

لطفِ محمّدی کے طلب گار کے لیے
آقا رسول ہیں، مرے مولا رسول ہیں

مجھ کو تلاشِ چارہ گراں کس لیے ہو نازؔ
''یہ دردِ دل کا میرے مداوا رسول ہیں''

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

دل میں جو سرورِ کونین کی یاد آئی ہے
دشتِ احساس پہ رحمت کی گھٹا چھائی ہے

رشکِ یوسف کی تجلّی سے ہیں آنکھیں روشن
حق کے محبوب سے سامانِ دل آرائی ہے

چاند نے چہرۂ انور کا پڑھا ہے کلمہ
ابر نے گیسوئے جاناں کی قسم کھائی ہے

سیرتِ پاک سے آئینۂ دل کی ہے جلا
منبعِ نور کی قرآں میں پذیرائی ہے

اک تری ذات ہے آئینۂ صد رنگِ صفات
"اک ترے دم کی یہ سب انجمن آرائی ہے"

تیری ہی ذات کا صدقہ ہیں زمین وافلاک
وجہِ تزئینِ دو عالم تری زیبائی ہے

چارہ سازِ غمِ کونین ہے جانِ حکمت
چشمِ بینا پہ عیاں شانِ مسیحائی ہے

حسرتِ دید یہاں ، گنبدِ خضرا ہے وہاں
کب سے بے تاب ، مری چشم تمنّائی ہے

صحنِ احساس ہے جلوہ گہِ نورِ ازلی
چشمۂ فیض سے افکار کی رعنائی ہے

نطقِ سرکار سے ہے حسنِ تکلّم کی بہار
ان کی ممنون مری زینتِ گویائی ہے

مدحِ سرکارِ مدینہ کا سمندر ہے اتھاہ
نعتیہ شعر میں وجدان کی گہرائی ہے

نازؔ ہر حال میں راضی بہ رضا ہے مولا
برتر از جاں اسے ناموسِ شکیبائی ہے

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

ثنا کی فصل ہم کشتِ تخیل میں اگاتے ہیں
بہاریں رقص کرتی ہیں ، ستارے جگمگاتے ہیں

تجلّی آگہی کی قلب انساں میں اترتی ہے
نگاہ لطفِ سرور کے اشارے رنگ لاتے ہیں

حریمِ ناز سے آیات کی تنزیل ہوتی ہے
نبی کے پاس جبریلِ امیں پیغام لاتے ہیں

عقیدت کی جبیں ہے اور مقدس آستاں ان کا
فلک تسلیم کرتا ہے ، ملائک سر جھکاتے ہیں

گلستانِ مدینہ ہے کہ رحمت کا خزینہ ہے
''یہاں زخم تمنا پھول بن کے مسکراتے ہیں''

جنھیں آواز دیتا ہے جمالِ گنبدِ خضرا
دیارِ پاک کی جانب قدم اپنا بڑھاتے ہیں

جو کسبِ نور کرتے ہیں رسولِ حق کی سیرت سے
جہانِ عشق میں وہ فکر کی دولت لٹاتے ہیں

انھیں کو راس آتی ہے ہوائے دامنِ قرآں
جو اپنے ذہن و دل کو خوابِ غفلت سے جگاتے ہیں

عظیم المرتبت آقا ، رفیع المنزلت مولا
تری مدحت سے افکارِ بشر معراج پاتے ہیں

متاعِ علم و دانش کا تعلق اس عدن سے ہے
زمین و آسماں والے جہاں سے فیض پاتے ہیں

نبوّت بخش دیتی ہے انھیں ایمان کی طاقت
غلامانِ نبی توحید کا پرچم اٹھاتے ہیں

ہمارا رابطہ ہے نازؔ ایوانِ بصیرت سے
درِ مختار سے ہم گوہرِ مقصود پاتے ہیں

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

شاہِ دیں کی بعثت کا جشن وہ مناتا ہے
دل میں جو عقیدت کی انجمن سجاتا ہے

ہر طرف رسالت کا نور جگمگاتا ہے
روشنی ہدایت کی خلق کو دکھاتا ہے

نقشِ پا محمد ﷺ کا آئینہ دکھاتا ہے
ہم گناہ گاروں کو راستہ بتاتا ہے

اسوۂ محمد ﷺ کو جو نظر میں لاتا ہے
گلشنِ جناں میں وہ اپنا گھر بناتا ہے

دیدۂ کرم گستر معجزہ دکھاتا ہے
زخم گنگناتا ہے ، درد مسکراتا ہے

زندگی لٹاتی ہے آگہی کی تابانی
چاند آمنہ کا جب دل میں جگمگاتا ہے

نور جب اترتا ہے کیف زا نگاہوں میں
رحمتِ مجسّم کا اعتبار آتا ہے

"المدد نبی" کہہ کر وہ قدم اٹھاتے ہیں
جب وفا شعاروں کو وقت آزماتا ہے

ذہن سے گزرتی ہے جب بھی جوئے فکرِ حق
مدحتِ محمد ﷺ کا باغ لہلہاتا ہے

سر سے جب اترتی ہے دھوپ شدتِ غم کی
سجدۂ تشکّر میں نازؔ سر جھکاتا ہے

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

وقت کے خوف سے کیوں ہو دلِ شیدا خاموش
جذبۂ حبّ نبی رہ نہیں سکتا خاموش

مدحِ سرکارِ مدینہ کی تڑپ جاگ اٹھی
طائرِ جاں تھا سرِ شاخِ تمنا خاموش

نامِ محبوبِ خدا وردِ لبِ شوقؔ ہوا
تھا کبھی دیدۂ نادیدۂ بینا خاموش

جب تصوّر میں جمالِ شہِ بطحا چمکا
ہوگیا پاسِ ادب سے لبِ گویا خاموش

ملتفت چشمِ کرم ہو تو ثنا خواں ہوجائے
کب سے سینے میں ہے جذبات کا دریا خاموش

روشنی پھیل گئی حسنِ تکلّم بن کر
جلوۂ حق تھا پسِ پردۂ خضرا خاموش

دنگ ہیں سورۂ اخلاص سے سارے مشرک
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ سُن کے ہے، دنیا خاموش

ضو فشاں علمِ نبی سے ہے جہانِ حکمت
اپنی تربت میں ہے عالم کا مسیحا خاموش

نعتِ سرکار میں عاجز قلمِ نازؔ ہوا
صحنِ احساس ہے چپ ، درد کا صحرا خاموش

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

کیا کیا نہ عنایت کی نظر آپ نے کی ہے
تکمیلِ تمنّائے بشر آپ نے کی ہے

پیغامِ ہدایت ہے ہر اک لمحۂ حق
تبلیغ میں اک عمر بسر آپ نے کی ہے

آئینۂ آیاتِ مبیں سامنے رکھ کر
تشریحِ حجاباتِ نظر آپ نے کی ہے

رفتار سے بدلا ہے زمانے کی روش کو
گفتار سے تسکینِ جگر آپ نے کی ہے

وہ جنگ کا میداں ہو کہ محرابِ عبادت
تسبیحِ خدا شام و سحر آپ نے کی ہے

عظمت ہے سوا مدرسۂ علمِ نبی کی
افزائشِ ہر علم و ہنر آپ نے کی ہے

بیگانۂ شر آج بھی ہے خیر کا جذبہ
یوں سرزنشِ لشکرِ شر آپ نے کی ہے

اس بات پہ حیران ہیں کفّار کی آنکھیں
کس شان سے تدبیرِ سفر آپ نے کی ہے

میں اور کہاں ذوقِ ثنائے شہِ کونین
یہ کلک تو شاخِ گلِ تر آپ نے کی ہے

دامانِ طلب نازؔ کا ہے رشکِ گُہے وجم
ارزانیِ صد لعل و گہر آپ نے کی ہے

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

نظر فروز ہے انوارِ مصطفیٰ کی بہار
حیات بخش ہے آثارِ مصطفیٰ کی بہار

بہارِ خلد کا ضامن ہے گلشنِ طیبہ
کرم کی چھاؤں ہے دربارِ مصطفیٰ کی بہار

حکیمِ امّتِ عاصی ہے شاہِ دیں کا وجود
دوائے درد ہے سرکارِ مصطفیٰ کی بہار

فرازِ عرش بریں پر خدا کے مہماں ہیں
ہے کس مقام پہ دستارِ مصطفیٰ کی بہار

بنامِ ملّتِ حق ہے پیامِ کیفِ دوام
رہِ حیات میں کردارِ مصطفیٰ کی بہار

بنا ہے رشکِ چمن جس سے دل کا ویرانہ
خوشا وہ حسرتِ دیدارِ مصطفیٰ کی بہار

جہان فکر پہ چھاتی ہے بن کے رحمتِ حق
خیالِ گیسو و رخسارِ مصطفیٰ کی بہار

تمام عالمِ امکاں میں رقص فرما ہے
خلوصِ جذبۂ ایثارِ مصطفیٰ کی بہار

خزاں کا سایہ کبھی اس پہ پڑ نہیں سکتا
سدا بہار ہے گل زارِ مصطفیٰ کی بہار

سخن وری کا گلستاں ہو غیرتِ فردوس
اگر نصیب ہو افکارِ مصطفیٰ کی بہار

صفا و صدق کے جلووں کا آئنہ ہے نازؔ
تجلّیِ در و دیوارِ مصطفیٰ کی بہار

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

بہ فضلِ رب مجھے بھی نعت گوئی کی سعادت ہو
بہ ایں عجزِ بیاں اس سے عیاں نورِ بصیرت ہو

ثنا گستر طبیعت جب کبھی مائل بہ مدحت ہو
نبی کے نور سے روشن گزر گاہِ عقیدت ہو

جہانِ عشق میں آرائشِ گیسوئے قسمت ہو
وفا کی انجمن میں اہتمامِ جشنِ بعثت ہو

شبِ میلاد ہے آیاتِ قرآں کی تلاوت ہو
خلوصِ عشق میں ڈوبا ہوا آہنگِ قرأت ہو

عقیدت کی جبیں خم ہو نبی کے آستانے پر
حریمِ دل تجلّی گاہ مقصودِ عبادت ہو

تلاطم خیز موجوں میں گھری ہے کشتیِ اُمّت
مقدر اس کا ، فضلِ رب سے گرباران رحمت ہو

تلاشِ منزلِ مقصود میں جب کارواں نکلے
رسولِ پاک کا نقشِ قدم جمعِ ہدایت ہو

مجھے اے دل وہاں لے چل بہ نام احمدِ مُرسل
جہاں حدِ نظر تک جلوۂ جنّت ہی جنّت ہو

دلِ بے تاب کی تسکین کی صورت نکل آئے
یہ تشنہ زندگی آسودۂ چشمِ عنایت ہو

مشامِ جاں مہک اٹھے شمیمِ باغ طیبہ سے
تصوّر میں جمالِ روئے انور کی زیارت ہو

نظر میں ہو ہمیشہ اسوۂ کردارِ پیغمبر
تجلّی فکر کی آئینۂ نورِ رسالت ہو

قیامت میں ہم اس انداز سے بیدار ہوں آقا
نظر میں حسنِ صورت ہو ، زباں پر ذکرِ سیرت ہو

اُنھیں کو زیب دیتا ہے لقب یٰسین و طٰہٰ کا
سرِ اقدس کی زینت کیوں نہ دستارِ فضیلت ہو

رسالت کی زباں تفسیر ہے وحیِ الٰہی کی
نبی کی جنبشِ لب پر فدا حرفِ صداقت ہو

مہِ کامل ہو شق ، ڈوبا ہوا سورج پلٹ آئے
پھر ایسا معجزہ ظاہر ہو ، پھر ایسی کرامت ہو

جہانِ فکر و فن میں ہے اسی فن کار کا رتبہ
نگاہِ مصطفیٰ میں جس کی کوئی قدر و قیمت ہو

مشیّت کی نگاہوں میں وہی ہے رہ برِ کامل
خود اپنی ذات میں جو محرمِ اسرارِ حکمت ہو

یہی ہے آرزو میری ، یہی ہے مدّعا میرا
مجھے حاصل رضائے منبعِ انوارِ وحدت ہو

حیاتِ طیّبہ آئینہ ہم سب کو دکھاتی ہے
عمل کی راہ میں تعمیلِ احکامِ شریعت ہو

ثنا خوانِ محمد ﷺ کا مقدّر حشر میں چمکے
کرم فرما اگر وہ شافعِ روزِ شفاعت ہو

انھیں کے فیض سے اے نازؔ اپنی خوش کلامی ہے
تکلّم ریز ہو پتھر، اگر ان کی اجازت ہو

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

بہ فیضِ رحمتِ حق ہے سخن سخن خوش بو
زباں زباں ہے معطّر دہن دہن خوش بو

فروغ رنگِ بہاراں رخِ حضور سے ہے
عطائے گیسوئے جاناں چمن چمن خوش بو

نبی کی ذات منوّر بھی ، عطر بیز بھی ہے
مکاں مکاں ہے اجالا زمن زمن خوش بو

نگارِ حسنِ ازل کا ظہور پاک ہوا
جہانِ عشق میں پھیلی کرن کرن خوش بو

عنایتِ شہِ کون و مکاں کا کیا کہنا
سفر سفر ہے تجلّی ، وطن وطن خوش بو

نظر نظر میں رچی ہے شعاعِ نورِ حرا
نفس نفس میں بسی ہے عدن عدن خوش بو

لبوں پہ مدحتِ سرکار دو جہاں ہے نازؔ
نبی کے در کا ہے صدقہ ختن ختن خوش بو

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

خلق پر یوں اسوۂ خیر البشر روشن ہوا
دل کشادہ کیوں نہ ہو ، ذوقِ نظر روشن ہوا

نورِ پیکر کی ہوئی بعثت ہدایت کے لیے
دشت امکاں میں چراغِ رہ گزر روشن ہوا

گلشنِ ہستی میں آئی جب رسالت کی بہار
بام پر چھائی تجلّی سنگِ در روشن ہوا

مرضیِ مولیٰ سے ٹوٹا ظلمتِ شب کا فسوں
مطلعِ کونین پر نورِ سحر روشن ہوا

شاہ راہِ آسماں انجم بداماں ہو گئی
نورِ حق سے کاسۂ شمس و قمر روشن ہوا

فخرِ آدم ، جانِ عالم کے ورودِ پاک سے
دیدۂ ادراک میں حق کا گھر روشن ہوا

مدحِ ممدوحِ خدا سے مل گیا دل کو سکوں
علم کی تنویر سے طاقِ ہنر روشن ہوا

کامرانی کی ضمانت جذبۂ عشقِ رسول
سینۂ عشاق میں عزمِ سفر روشن ہوا

کر گئی بے چین دل کو گنبدِ خضرا کی یاد
سبز قطرہ بن کے اشکِ چشمِ تر روشن ہوا

اُذنُ منّی کی صدا آئی حریمِ قدس سے
بہرِ امت سجدۂ بخشش اثر روشن ہوا

آمنہؓ کے چاند نے جب اس کو زینت بخش دی
نورِ وحدت سے ابو طالب کا گھر روشن ہوا

نازؔ کی فکرِ رسا تھی معنیِ حرفِ ثنا
زورِ پروازِ تخیّل کا اثر روشن ہوا

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

دل کے ورق پہ نامِ پیمبر کی روشنی
قرآں میں جیسے سورۂ کوثر کی روشنی

جس سے فضائے عالمِ امکاں ہے جلوہ بار
وہ سلسبیلِ نور ، وہ سرور کی روشنی

موجِ نفس میں خلد کی خوشبو لیے ہوئے
پھیلی ہے آمنہؓ کے گلِ تر کی روشنی

تابانیِ جمالِ نبی پر نثار ہے
مہرِ مُبیں کہ ماہِ منوّر کی روشنی

سرکارِ دو جہاں کی تجلّی کا عکس ہے
محراب کی ضیا ہو کہ منبر کی روشنی

تنویرِ شمعِ حق ہے چراغِ حرا کی ضو
نورِ یقیں ہے جلوۂ داور کی روشنی

تسکینِ جاں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں
راحت رساں ہے حسنِ مقدّر کی روشنی

دنیائے اعتبار کا حاصل کہیں جسے
وہ ہے حضور کے رخِ انور کی روشنی

روشن ہے نقش پائے مبارک کا آئنہ
یا رہ نمائے قوم ہے، رہ بر کی روشنی

میزانِ آگہی ہے حبیبِ خدا کی ذات
ممنونِ رب ہے حسنِ مقدّر کی روشنی

یا رب! عطا ہو جذبۂ عرفانِ مصطفیٰ
دل کی طلب ہے شافعِ محشر کی روشنی

چاروں طرف مہیب اندھیرے کا راج ہے
یہ کس کا فیض ہے مرے اندر کی روشنی

ہر لمحہ ظلمتوں سے نبرد آزما ہے نازؔ
عقدہ کشائے سیرتِ اطہر کی روشنی

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

نورِ خدائے پاک ہے ، عقدہ کشائے زندگی
شاہِ ہدیٰ کے نام ہے حرفِ نوائے زندگی

وہ ہیں جمالِ دل ربا ، وہ ہیں کمال آشنا
حسنِ نظر کا آئنہ ، وہ ہیں برائے زندگی

وہ ہیں امیر بحر و بر ، وہ ہیں امین خشک و تر
دل پہ ہے نقش کالحجر، ان کی ادائے زندگی

محرمِ رازِ کن فکاں ، واقف سرِّ دو جہاں
منزلِ عشق کا نشاں ، جوئے وفائے زندگی

رہ برِ رہ روانِ حق ، ہادیِ کاروان حق
بلبلِ بوستانِ حق ، نغمہ سرائے زندگی

وہ ہیں چمن کی آبرو ، وہ ہیں بہارِ رنگ و بو
موجِ نفس سے سرخ رو ، تارِ ردائے زندگی

پرچمِ حُرّیت ہیں وہ ، صاحبِ ذُرّیت ہیں وہ
بانگِ اُلوہیت ہیں وہ ، شان خدائے زندگی

وہ ہیں شفیعِ مذنبین ، جذبۂ دل کو ہے یقیں
نالۂ نا رسا سے ہے بانگِ درائے زندگی

وہ ہیں حبیبِ کبریا ، مظہرِ جلوۂ خدا
نازؔ ہے ان کا تذکرہ ، وجہِ بقائے زندگی

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

فضلِ خدائے پاک ہے لطف و کرم حضور کا
باعثِ افتخار ہے جاہ و حشم حضور کا

سرورِ دو جہاں بھی ہیں، رہبرِ اِنس و جاں بھی ہیں
اپنا ہے رہ نما فقط نقشِ قدم حضور کا

دامنِ اختیار میں نور کی سلسبیل ہے
غیرتِ صد بہار ہے باغِ ارم حضور کا

طٰہٰ لقب کی مدح میں اہلِ سخن ہیں منہمک
فیض رساں ہے رشتۂ لوح و قلم حضور کا

پر توِ حسنِ ذات سے جلوۂ کائنات ہے
شیشۂ آگہی میں ہے نورِ قدم حضور کا

عظمتِ دینِ مصطفیٰ آج بھی سر بلند ہے
سایہ فگن ہے دہر پر اب بھی علم حضور کا

مہبطِ چشمِ شوق ہے صدق و صفا کا آئینہ
مصحفِ کبریا سے ہے نور بہم حضور کا

اہلِ نظر کے واسطے درسِ عمل ہے آج بھی
لذتِ غم سے آشنا دیدۂ نم حضور کا

نور فشاں ہے آج بھی چہرۂ سیّدِ رسل
جاری ہے اب بھی چشمۂ فیضِ اتم حضور کا

آپ کی ذات محتشم ، آپ کا ذکر محترم
تاجِ عرب حضور کا ، تختِ عجم حضور کا

حرمتِ اسمِ مصطفیٰ حشر میں کام آئے گی
نازؔ کے لوحِ دل پہ ہے نام رقم حضور کا

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

نازِ وحدت ہے آمنہ کا چاند
فخرِ کثرت ہے آمنہ کا چاند

روحِ خلقت ہے آمنہ کا چاند
عین رحمت ہے آمنہ کا چاند

جلوۂ حق کا آئنہ کہیے
نورِ عصمت ہے آمنہ کا چاند

آپ کی ذات ہے مدینۂ علم
درسِ حکمت ہے آمنہ کا چاند

نازشِ دو جہاں ، حبیبِ خدا
ذی فضیلت ہے آمنہ کا چاند

پیکرِ لطفِ عام و جود و سخا
صد کرامت ہے آمنہ کا چاند

حسنِ سیرت ہے خرقۂ تعظیم
تاجِ عظمت ہے آمنہ کا چاند

سید العالمین ، بندۂ رب
ایک نعمت ہے آمنہ کا چاند

جس سے روشن ہے کائناتِ وجود
وہ حقیقت ہے آمنہ کا چاند

باعثِ افتخارِ فکر و نظر
دل کی قوّت ہے آمنہ کا چاند

شاہ والا کی شان کیا کہنا
عرشِ رفعت ہے آمنہ کا چاند

نازؔ ہے مدح خوانِ مایۂ ناز
ماہِ شفقت ہے آمنہ کا چاند

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

دیارِ پاک کا موسم ، بہار کا موسم
نزولِ رحمتِ پروردگار کا موسم

کبھی تو زیست میں تکمیلِ آرزو ہوگی
کبھی تو آئے گا صبر و قرار کا موسم

سکوں کی فصل کبھی ہوگی میری بھی قسمت
حیاتِ شوق ہے اور انتظار کا موسم

نواحِ جاں میں کہاں ہے ابھی صبائے وصال
ابھی ہے حسرتِ دیدار یار کا موسم

نبی کے روضۂ اطہر کے آس پاس رہوں
مجھے نصیب ہو قربِ مزار کا موسم

عطا ہو بادۂ رحمت تو جاں میں جاں آئے
بلا کی پیاس ہے اور ریگ زار کا موسم

مسافرانِ حرم ، عازمینِ طیبہ ہیں
نشانِ راہ ہے نورِ غبار کا موسم

فروغِ حسنِ طلب کا ہے آئنہ بردار
وفورِ جذبۂ بے اختیار کا موسم

حبیبِ رب کے خزاں نارسیدہ گلشن میں
سدا بہار ہے ابرِ بہار کا موسم

طلب کی راہ میں بے اعتباریاں کیسی!
حریمِ دل میں رہے اعتبار کا موسم

ثنائے شاہ کی توفیق ہو عطا یا رب
دعا گزار ہے مدحت نگار کا موسم

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

اِتّباعِ سیرتِ شاہِ امم کرتے رہیں
چشمِ سوزاں کو سدا اشکوں سے نم کرتے رہیں

حُرمتِ فکر و نظر کی پاس داری کے لیے
احترامِ رتبۂ لوح و قلم کرتے رہیں

جذبۂ عشقِ محمد ﷺ کامراں ہوتا رہے
نام نامی ، لوحِ ہستی پر رقم کرتے رہیں

بہرِ شادابیِ ایماں آگہی کی راہ میں
ذکرِ محبوبِ الٰہی دم بہ دم کرتے رہیں

مہبطِ دل ہے تجلّیِ رضائے مصطفیٰ
بابِ رحمت پر سرِ تسلیم خم کرتے رہیں

آرزو دل کی ، طوافِ روضۂ اقدس کرے
اس طرح ہم نزہتِ جانِ حرم کرتے رہیں

ہر نفس بڑھتی رہے ، بے تابیِ عشقِ رسول
یادِ جاناں سے علاجِ سوزِ غم کرتے رہیں

چشمِ بینا میں جمالِ چہرۂ زیبا رہے
قلب کی تسکین کا ساماں بہم کرتے رہیں

ہم رکابِ فکر ہو ، حسنِ تصوّر کا کمال
چشم و دل کو اپنے ، ہم فرشِ قدم کرتے رہیں

خشک لب پر موج زن ہو ، ساقیِ کوثر کا نام
ریگ زارِ تشنگی کو یم بہ یم کرتے رہیں

یاد کو ان کی ، بسا کر سینۂ پُر سوز میں
ہجر کے احساس کو کم ، دم بہ دم کرتے رہیں

نازؔ کے لب پر رہے ، ابرِ بہاراں کی دعا
کشتِ جاں پر آپ بارانِ کرم کرتے رہیں

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

دیدہ و دل کو رہِ عشق میں باہم دیکھا
نورِ پیشانیِ سرکارِ دو عالم دیکھا

ہم تو کیا، ان پہ فرشتے بھی نہ کیوں رشک کریں
جن کی آنکھوں نے رخِ نازشِ آدم دیکھا

جلوۂ روضۂ اقدس کی کشش کیا کہیے
در و دیوار کے انوار کو پیہم دیکھا

جب نگاہوں نے کیا گنبدِ خضرا کا طواف
حشم و جاہ کے دریاؤں کا سنگم دیکھا

چار سو درد کا درماں نظر آیا مجھ کو
کاسۂ زخم میں ، سرمایۂ مرہم دیکھا

رونق افروز ہوا ، دل میں بصیرت کا چراغ
جب نشانِ قدمِ رہ برِ اعظم دیکھا

صفحۂ دل پہ کھنچا نقشِ عطا و اکرام
بند آنکھوں سے وہ دربارِ مکرّم دیکھا

اُن کے جیسا کوئی غم خوار نہ پایا میں نے
اُن کے جیسا نہ کوئی مونس و ہم دم دیکھا

مجھ کو توفیقِ ثنائے شہِ ابرار ملی
میں نے اسرارِ مشیّت کا وہ محرم دیکھا

دستِ احساس میں تھا گوشۂ دامانِ رسول
سجدۂ شکر میں ، تسلیم کا سر خم دیکھا

چشمِ مشتاق میں تھا ، حق کی تجلّی کا سماں
نازؔ نے خواب میں ، وہ نورِ مجسّم دیکھا

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

وہ ہدایتوں کا چمن ہے تو ، جسے خوفِ بادِ خزاں نہیں
ترا نام جس پہ رقم نہ ہو ، وہ بساطِ لوحِ زماں نہیں

جو ثنائے پاک نہ لکھ سکے وہ قلم کہاں ہے مرا قلم
ترا وصف جو نہ بیاں کرے ، مرے کام کی وہ زباں نہیں

ترا ذکر باعثِ کیف ہے ، ترا نام وجہِ نشاطِ ہے
جو شریکِ بزمِ ثنا نہ ہو ، تو وہ رند تشنہ دہاں نہیں

یہ تمام عالم رنگ و بو ، مرے مصطفیٰ کے قدم سے ہے
جہاں رحمتوں کا گزر نہ ہو ، کوئی ایسا خیمۂ جاں نہیں

جو یہ مہر و ماہ و نجوم ہیں ، وہ ہیں عکس تیرے جمال کا
یہ وہ رازِ نورِ ازل ہے جو دلِ کور بیں پہ عیاں نہیں

ترا آستان ہے وہ آستاں ، جہاں خم ہے رفعتِ آسماں
یہ جہانِ علم و یقین ہے ، یہ حصارِ وہم و گماں نہیں

سرِ لامکاں جو حبیب ہے ، وہ رضائے حق کا نقیب ہے
تری یاد جس میں مکیں نہ ہو ، مری آگہی کا مکاں نہیں

جو کلام و نطق رسول ہے وہ تو وحیِ حق کا نزول ہے
جو پسند خاطرِ رب نہ ہو ، وہ نبی کا طرز بیاں نہیں

جو امینِ جذبۂ حرّیت نہ ہو قید و بند کے دور میں
وہ علم ، نبی کا علم نہیں ، وہ نشان ، حق کا نشاں نہیں

مری دست رس سے جو دور ہے ، وہ حریم نورِ حضور ہے
یہ نہیں کہ میری نگاہ میں ، رخِ یار جلوہ فشاں نہیں

وہ نیاز و ناز کی ساعتیں ، وہ دیار پاک کی برکتیں
جو فدائے حرف دعا نہ ہو ، وہ بہار باغِ جناں نہیں

یہ ہے بارگاہ شہِ زمن ، بہ زبان نازؔ ہے یہ سخن
یہاں فکر سود و زیاں نہیں ، یہاں فرق خُرد و کلاں نہیں

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

گنجینۂ صفات ہیں وہ اپنی ذات میں
ثانی نہیں ہے ان کا کوئی کائنات میں

سردارِ انبیا کی نبوّت پہ آفریں
پھیلی ہے نورِ حق کی ضیا شش جہات میں

وحیِ خدائے پاک کی پابند ہے زباں
تابانیِ اصول صداقت ہے بات میں

آئینۂ جمالِ پیمبر کی روشنی
ملّت کی رہ نما ہوئی تاریک رات میں

اس دشت بے چراغ میں بندوں کے واسطے
جائے اماں ہے نورِ حرم کی قنات میں

اہلِ وفا پہ چشمِ کرم ہو حضور کی
پرچھائیوں کا شہر ہے ، دشمن ہیں گھات میں

یا رب عطا ہو جوہرِ کردارِ مصطفیٰ
آیاتِ طیّبہ کی جھلک ہے حیات میں

ان کی نگاہِ لطف سے ثابت قدم رہیں
ٹوٹے نہ دل کی آس کبھی حادثات میں

اہلِ کرم کی پیاس کا اعجاز دیکھیے
عالم ہے اضطراب کا ، موجِ فرات میں

وابستہ فکر نازؔ ہے مدحِ رسول سے
آہنگِ اعتبار ہے رنگِ ثبات میں

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

بیاضِ دل پہ کرتا ہوں رقم سرکار کی مدحت
نویدِ جاں ہے مجھ کو احمدِ مختار کی مدحت

نبی کا تذکرہ وجہِ سکونِ قلبِ مضطر ہے
نسیمِ باغِ جنّت ہے شہِ ابرار کی مدحت

سجی ہے قُدسیوں سے محفلِ میلادِ نورانی
لبِ جبریل پر ہے منبعِ انوار کی مدحت

بہارِ شام رنگیں ہے، پیامِ صبح زرّیں ہے
حبیبِ کبریا کے گیسو و رخسار کی مدحت

عبادت ہی عبادت ہے، ریاضت ہی ریاضت ہے
امام الانبیا کے نطقِ گوہر بار کی مدحت

وفا کی شاہ راہیں عشق میں ہم وار ہوتی ہیں
بیاں ہوتی ہے جب بھی پیکرِ ایثار کی مدحت

ہیں دل کی دھڑکنیں مصروفِ وصفِ رحمتِ عالم
زباں کا مشغلہ ہے صاحبِ کردار کی مدحت

جہانِ آگہی میں اہلِ ایماں کا فریضہ ہے
امیرِ کاروانِ ملّتِ احرار کی مدحت

فدائے ذاتِ اقدس ہیں عقیدت مندیاں اپنی
ہمارا حوصلہ ہے محرمِ اسرار کی مدحت

ثنائے سرورِ کونین کی ترغیب دیتی ہے
مزارِ پاک کے روشن در و دیوار کی مدحت

شعور و فکر کی آسودگی ہے نازؔ کے حق میں
دیارِ طیّبہ کے خِطّۂ ضو بار کی مدحت

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

ہر طرف ضو فشاں ہے نگاہِ نبی ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی
محوِ کسبِ تجلّی ہے دیدہ وری ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی

جس طرف دیکھیے نور ہی نور ہے ، ذرّہ ذرّہ لیے جلوۂ طور ہے
خلدِ طیبہ کی تقدیر ہے دیدنی ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی

وہ ہیں محبوبِ رب ، وہ ہیں خیر البشر ، ان کے جلووں کا صدقہ ہے ذوقِ نظر
دل میں روشن ہے مینارۂ آگہی ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی

نورِ حق میں نہائی ہوئی ہے فضا ، از زمیں تا فلک ہے ضیا ہی ضیا
سازِ فطرت ہے اور نغمۂ سرمدی ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی

عکسِ حسنِ ازل چاند تاروں میں ہے ، کہکشاں روشنی کے حصاروں میں ہے
آسمانوں پہ رحمت کی جلوہ گری ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی

صحنِ احساس میں ہے جمالِ یقیں ، دل ہے وارفتۂ سیّد المُرسلیں
ذکرِ سرکار ہے وجہِ آسودگی ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی

نورِ شمعِ حرا جلوہ افروز ہے ، سیرتِ طیّبہ درس آموز ہے
چشمۂ فیض ہے حاصلِ زندگی ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی

آپ کی ذاتِ اقدس ہے نورِ خدا ، آپ صدر علا آپ کہفِ وریٰ
سرنگوں پائے عرفاں پہ دانش وری ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی

مدحِ شاہِ ہدا کا یہ اعجاز ہے ، موتیوں سے بھرا دامنِ نازؔ ہے
گوہرِ فکر وفن میں ہے تابندگی ، اِس طرف روشنی اُس طرف روشنی

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

مکاں مکاں ترا جلوہ ، زباں زباں ترا نام
نظر نظر میں ہے تمثالِ کہکشاں ترا نام

مہ و نجوم میں ہے پرتوِ تجلّیِ حق
حصارِ ظلمتِ شب میں ہے ضو فشاں ترا نام

تمام ناموں میں افضل ہے تیرا اسمِ جمیل
کمالِ حسنِ ازل کا ہے آسماں ترا نام

سراپا نور ہے تو چشمِ حق نگر کے لیے
لبِ شعور پہ ہے حرفِ جاوداں ترا نام

جہاں میں جلوۂ حق الیقیں ہے تجھ سے
بہارِ خلد کا ضامن ہے بے گماں ترا نام

ہے وجہ کُن فیکوں تیری ذات والا صفات
مثالِ جوہرِ تقدیرِ دو جہاں ترا نام

عطائے رحمتِ باری ترے طفیل سے ہے
بہار لطف و کرم کا ہے رازداں ترا نام

ہر ایک پھول میں ہے تیرے نام کی خوشبو
پسِ نسیمِ چمن ہے رواں دواں ترا نام

زمانہ اسم مبارک کی برکتوں کے نثار
ہے شش جہت کے لیے فیضِ بے کراں ترا نام

کلامِ پاک میں ہے، تیری عظمتوں کا بیاں
وہاں وہاں تری رحمت، جہاں جہاں ترا نام

خزاں رسیدہ گلستانِ زندگی کے لیے
بہ رنگِ فصلِ بہاراں ہے، گل فشاں ترا نام

حضر ہو یا کہ سفر، تیرا آسرا ہے فقط
نگاہِ خلقِ خدا میں ہے حرزِ جاں ترا نام

عیاں ہیں تجھ پہ، حیات و ممات کے اسرار
حقیقتِ ابدی کا ہے ترجماں ترا نام

نہ کیوں ہو نام ترا، تیرے نازؔ کے لب پر
خدا کا شکر کہ ہے شاملِ اذاں ترا نام

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

آئینۂ تجلّیِ وحدت ، نظر میں ہے
پیمانۂ رضائے مشیّت ، نظر میں ہے

تنویرِ آفتابِ رسالت ، نظر میں ہے
تابانیِ چراغِ ہدایت ، نظر میں ہے

پاکیزگیِ ذوقِ عبادت ، نظر میں ہے
عنوانِ داستانِ ریاضت ، نظر میں ہے

کردارِ پاس دارِ طہارت ، نظر میں ہے
گفتارِ شاہِ دیں کی صداقت ، نظر میں ہے

روشن ہے دل میں ، صاحبِ معراج کا خیال
سردارِ انبیا کی نبوّت ، نظر میں ہے

سر چشمۂ صفات ہے ، ذاتِ محمدی
محبوبِ کبریا کی فضیلت ، نظر میں ہے

اصنام سر بہ خم ہوئے پائے حضور پر
کردارِ مصطفیٰ کی جلالت ، نظر میں ہے

عکسِ جمالِ خلد ہے ، طیبہ کی سر زمیں
طیبہ مثالِ گلشنِ جنّت ، نظر میں ہے

آنکھوں سے اٹھ چکا ہے ہر اک پردۂ مجاز
فضلِ خدا سے نورِ حقیقت ، نظر میں ہے

نورِ یقیں سے ، ظلمتِ وہم و گماں خجل
صورت کے ساتھ جلوۂ سیرت ، نظر میں ہے

آقا نے سنگ ریزوں کو گویائی بخش دی
مختارِ کائنات کی حکمت ، نظر میں ہے

نعتِ رسولِ پاک رقم کر رہا ہے نازؔ!
ہر حسنِ کائناتِ عقیدت ، نظر میں ہے

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

یہ دنیا آج بھی ظلمت کدہ ہے، اسے حاجت ہے اب بھی روشنی کی
جہانِ فکر کی بے مایگی کو تمنا ہے نگاہِ آگہی کی

ستایا ہے غمِ دوراں نے جب بھی، ثنائے شاہ حرزِ جاں بنی ہے
ہر اک موجِ نسیمِ باغِ طیبہ، ضمانت ہے بہارِ سرمدی کی

بہ فیضِ جذبۂ عشقِ پیمبر، نظر میری ہے روزِ آخرت پر
نشاطِ دایمی کا دل ہے طالب، حقیقت کیا ہے کیفِ عارضی کی

وہ محبوبِ خدا شاہِ ہدیٰ ہیں، سراپا منبعِ جود و سخا ہیں
وہی غازہ ہیں روئے زندگی کا، وہی تنویر چشمِ آگہی کی

مجھے حاصل رضائے مصطفیٰ ہو، مئے تسنیم کا ساغر عطا ہو
غلامِ ساقیِ کوثر ہے پیاسا، الٰہی خیر ہو تشنہ لبی کی

مری آنکھوں کو ہے شوقِ زیارت ، مجھے ہے جستجوئے بابِ رحمت
دیارِ پاک ہو اور میرا سر ہو ، ملے خاکِ شفا شہرِ نبی کی

کرم کہیۓ اسے خیر البشر کا ، عبادت کے اصولِ معتبر کا
جبینِ آدمِ خاکی میں اب تک ، رمق باقی ہے ذوقِ بندگی کی

غلامِ احمدِ مختار ہوں میں ، گدائے سیّدِ ابرار ہوں میں
فرازِ فکر سے لوحِ سخن تک ، ضیا پھیلی ہے اوصافِ جلی کی

قلم کو میرے دے توفیق لکھّے سراپائے رسولِ ہر دو عالم
اسی سے تو مرے مولا ادب میں ، روایت ہے مقدس شاعری کی

میں جب حضرت کی نعتِ پاک لکھّوں ، بقدرِ جلوۂ ادراک لکھّوں
دمِ فکرِ سخن میری نظر میں ، طہارت ہو خیال و آگہی کی

مری فکرِ رسا وہ اوج پائے ، گلِ مضموں سے بوئے خلد آئے
کلامِ نازؔ پڑھ کر اہلِ دل بھی قسم کھانے لگیں پاکیزگی کی

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

نبی کا فیض کہ حکمت کے پھول کھلنے لگے
دیارِ عشق میں رحمت کے پھول کھلنے لگے

نظر نظر میں ہوئی وا حقیقتِ بعثت
رسولِ حق کی شریعت کے پھول کھلنے لگے

شمیمِ گلشنِ طیبہ نفس نفس مین بسی
روش روش پہ ہدایت کے پھول کھلنے لگے

صبائے مہر و محبت جہاں میں عام ہوا
سدا بہار اخوّت کے پھول کھلنے لگے

بساطِ قلب پہ ابھرے جو آگہی کے نقوش
زباں زباں پہ صداقت کے پھول کھلنے لگے

ضیائے حق نے نگاہوں کو روشنی بخشی
نواحِ دل میں عقیدت کے پھول کھلنے لگے

خیالِ روضۂ اطہر سے شاد کام ہوا
دل ونظر میں زیارت کے پھول کھلنے لگے

حصولِ منزلِ جاناں تھا مقصدِ ہستی
رہِ طلب میں عنایت کے پھول کھلنے لگے

نشاطِ روح کا ساماں ہے وصف پاکِ حضور
ریاضِ فکر میں مدحت کے پھول کھلنے لگے

نمودِ صبحِ ازل ہے بہار کا مژدہ
خوشا کہ باغِ رسالت کے پھول کھلنے لگے

ثنائے شاہِ مدینہ عطائے رب ہے نازؔ
زہے نصیب سعادت کے پھول کھلنے لگے

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

باغِ طیبہ سے شمیمِ جاں فزا آتی رہی
بربطِ دل سے صدائے مرحبا آتی رہی

وجہِ تخلیقِ دو عالم ہے وجودِ مصطفیٰ
بارگاہِ ذو المنن سے یہ ندا آتی رہی

بزمِ امکاں میں ہوا روشن رسالت کا چراغ
فکر کی لو سے ہدایت کی ضیا آتی رہی

اُسوۂ سرکار سے لیتی رہی دنیا سبق
جوہرِ کردار سے بوئے وفا آتی رہی

آئنہ دل کا رہا محوِ جمالِ مصطفیٰ
دم بہ دم یادِ حبیبِ کبریا آتی رہی

خواب میں بھی مجھ پہ بیداری کا اک عالم رہا
رات بھر آیاتِ قرآں کی صدا آتی رہی

حسنِ سیرت کا بیاں ہوتا رہا اشعار میں
راہِ حق میں کام توفیقِ ثنا آتی رہی

یا الٰہی بخش دے دیدارِ طیبہ کا شرف
التجا آمیز ہونٹوں پر دعا آتی رہی

نازؔ اقوالِ شہِ دیں پر عمل پیرا رہا
نکہتِ گل ہائے تسلیم و رضا آتی رہی

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

فیضِ الوہیت ہے محمد ﷺ کی ذات پر
نورِ مبیں محیط ہے کُل کائنات پر

آئینۂ جمالِ الٰہی ہیں آں حضور
حق کی تجلّیاں ہیں رخِ ممکنات پر

سیرت ہے ان کی، لطفِ فراواں کا آئنہ
ان کا کرم ہے رہ روِ راہِ نجات پر

انوارِ آگہی سے منوّر ہے ذاتِ پاک
یہ راز منکشف ہے جہانِ صفات پر

پھیلی ہے ہر طرف شہِ لولاک کی ضیا
جلوہ فشاں ہے نورِ ازل شش جہات پر

اقوالِ مصطفیٰ کی صداقت پہ مرحبا
توثیقِ صدق ہے لبِ اطہر کی بات پر

رفتارِ دوجہاں پہ نظر ہے رسول کی
روشن چراغِ عزم ہے پائے ثبات پر

ہر لفظ ہو شمیمِ وفا میں بسا ہوا
لازم ہے ذکرِ مرسلِ اعظم حیات پر

امّت نبیِ حق کی ہے طوبیٰ کی چھاؤں میں
رحمت نثار ہے نگہِ التفات پر

دشواریاں حیات کی آسان کیوں نہ ہوں
حاوی ہے جذبِ عشقِ نبی مشکلات پر

سلطانِ دیں کے دم سے ہے ایماں کی روشنی
کب منحصر نجات ہے صوم وصلوٰت پر

محبوبِ کبریا کا فدائی ہے نازؔ بھی
لاکھوں سلام شوق ہو بارہ وفات پر

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

رنگِ رخِ بقا ہے ثنائے رسول میں
آہنگِ دل کشا ہے ثنائے رسول میں

تنزیل کی ادا ہے ثنائے رسول میں
جبریل کی صدا ہے ثنائے رسول میں

نعتِ رسول پاک ہیں قرآں کی آیتیں
عرفانِ کبریا ہے ثنائے رسول میں

روشن ہوئی ہے حسنِ بصیرت سے کائنات
تنویرِ حق نما ہے ثنائے رسول میں

اسلام کے اصول ہیں رحمت سے منسلک
ایمان کی ضیا ہے ثنائے رسول میں

فکرِ نبی ہے فہم و فراست کا آئینہ
گنجینۂ عطا ہے ثنائے رسول میں

ہے باعثِ نجات بھی تسبیحِ مصطفیٰ
فردوس کی فضا ہے ثنائے رسول میں

عشقِ محمّدی کا مرقع ہے جذبِ دل
سر چشمۂ وفا ہے ثنائے رسول میں

دامانِ فکر و فن میں ہے سامانِ آخرت
پیمانۂ جزا ہے ثنائے رسول میں

پاکیزہ شاعری کی علامت ہے مدحِ شاہ
تقدیس بے بہا ہے ثنائے رسول میں

اقرا کی روشنی سے منوّر ہے قلبِ ناز
تابانیِ حرا ہے ثنائے رسول میں

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

تزئینِ کائنات ہے محبوبِ رب کی ذات
تنویرِ شش جہات ہے محبوبِ رب کی ذات

حسنِ ازل کا راز دو عالم پہ ہے عیاں
تفسیرِ ممکنات ہے محبوبِ رب کی ذات

عقدہ کشائے کون و مکاں آں حضور ہیں
حلّالِ مشکلات ہے محبوبِ رب کی ذات

امّت کی خیر خواہ ہے آقا کی ہر نگاہ
سرمایۂ نجات ہے محبوبِ رب کی ذات

نورِ محمّدی کا تصوّر محال ہے!!
عکسِ تجلیات ہے محبوبِ رب کی ذات

بزمِ جہاں میں ، اہلِ بصیرت کے واسطے
آئینۂ صفات ہے محبوبِ رب کی ذات

افکار میں ہے وحیِ الٰہی کی روشنی
آیاتِ بیّنات ہے محبوبِ رب کی ذات

اقوال ہیں کہ کوثر و تسنیم و سلسبیل
سرچشمۂ حیات ہے محبوبِ رب کی ذات

ذکرِ نبی ہے باعثِ تسکینِ جان و دل
وجہِ تسلّیات ہے محبوبِ رب کی ذات

بالائے عقل و فہم ہے عرفاں رسول کا
درسِ الٰہیات ہے محبوبِ رب کی ذات

اہلِ نظر پہ شانِ رسالت ہے آشکار
عینِ جمالیات ہے محبوبِ رب کی ذات

سیرت ہے جلوہ ریز ہدایت کی راہ میں
فرمانِ واجبات ہے محبوبِ رب کی ذات

لطفِ محمّدی کا طلب گار نازؔ ہے
تفسیرِ التفات ہے محبوبِ رب کی ذات

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

روشن حریمِ دل میں چراغِ نبی رہے
پیہم رواں دواں سفرِ آگہی رہے

صلِّ علیٰ کے ورد سے وابستگی رہے
وصفِ رسول حق میں نہ کوئی کمی رہے

ہونٹوں پہ موج زن ہو حبیبِ خدا کا نام
سانسوں میں عطر بیز گلِ ہاشمی رہے

نورِ خدا سے آئنۂ دل پہ ہو جلا
کردارِ مصطفیٰ ہدفِ زندگی رہے

ہر لمحۂ شعور ہو معراج آشنا
گل بار و زرفشاں چمنِ سروری رہے

قرطاسِ آرزو پہ رقم ہو ثنائے شاہ
تہذیبِ فکر پر کرمِ سرمدی رہے

کام آئے راہِ حق میں ہدایت رسول کی
قول و عمل میں رابطہٴ باہمی رہے

غم ہائے روزگار کی حدّت ہو بے اثر
سر پر ردائے رحمتِ یزداں تنی رہے

ثابت رہے نشانِ کفِ پا رسول کا
لوحِ جہاں پہ معنیٔ نقشِ جلی رہے

الطافِ بیکراں کی بدولت بہ روزِ حشر
رحمت کے زیرِ سایہ ہر اک امّتی رہے

ذوقِ انا سے دور رہے ان کا جاں نثار
پیمانہٴ حیات میں رنگِ خودی رہے

صورت گری میں اہلِ تمدّن ہیں منہمک
سیرت سے ہم کنار نئی روشنی رہے

خامہ ہو سجدہ ریز عقیدت کے نام پر
اوجِ فلک پہ حوصلہٴ شاعری رہے

نکلا ہے نازؔ باغِ جناں کی تلاش میں
آنکھوں میں عکس ریزِ دیارِ نبی رہے

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

التہابِ عشق کی دولت محمد (ﷺ) سے ملی
آسمانِ علم کی وسعت محمد (ﷺ) سے ملی

عالمِ ادراک نے شکرِ خداوندی کیا
بارگاہِ جلوۂ وحدت محمد (ﷺ) سے ملی

زندگی کا ضابطہ تو عرش سے نازل ہوا
مصحفِ جاں بخش کی آیت محمد (ﷺ) سے ملی

خانۂ کعبہ کی عظمت ہے ، ثنا خوانیِ حق
منبر و محراب کی حرمت محمد (ﷺ) سے ملی

باعثِ معراج ٹھہری مردِ مومن کی نماز
بندگی کی راہ میں رفعت محمد (ﷺ) سے ملی

جذبۂ بے تاب کو جائے اماں کی تھی تلاش
ملّتِ بیدار کو رحمت محمد (ﷺ) سے ملی

عرصۂ ایام میں ممکن نہیں جس کا جواب
ایسی تاریخِ شبِ ہجرت محمد (ﷺ) سے ملی

کافر و مشرک نے بھی کلمہ نبی کا پڑھ لیا
دین اور ایمان کی دولت محمد (ﷺ) سے ملی

انقلابِ نو بہ نو آیا جہانِ فکر میں
جوہرِ اخلاق کی دعوت محمد (ﷺ) سے ملی

ربِّ اکبر نے نوازا کوثر و تسنیم سے
عاشقانِ شاہ کو جنت محمد (ﷺ) سے ملی

بندگانِ حق نوا میں ہوگیا ان کا شمار
چاہنے والوں کو وہ سیرت محمد (ﷺ) سے ملی

بے پنا ہی کا سماں حدِّ نظر تک تھا جہاں
قلبِ مضطر کو وہاں راحت محمد (ﷺ) سے ملی

روضۂ اطہر کے سایے میں ملا آرامِ جاں
جب بہارِ لمحۂ قربت محمد (ﷺ) سے ملی

پیشِ حق جو حاملِ توقیر ہونا تھا اسے
نازؔ کو یوں فرصتِ مدحت محمد (ﷺ) سے ملی

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

بہارِ لطف و کرم ہے رسول کا صدقہ
متاعِ لوح و قلم ہے رسول کا صدقہ

شمیمِ گلشنِ امکاں حضور کے دم سے
نسیمِ باغِ ارم ہے رسول کا صدقہ

وہ سلسبیل ہو ، تسنیم ہو کہ کوثر ہو
الوہیت کی قسم ، ہے رسول کا صدقہ

جمالِ روئے نبی ہے نصابِ جلوۂ رب
کتابِ جاہ و حشم ہے رسول کا صدقہ

عطائے رحمتِ باری ہے راہِ مصطفوی
ثباتِ نقشِ قدم ہے رسول کا صدقہ

حریمِ فضلِ الٰہی ہے روضۂ اطہر
چراغِ بابِ حرم ہے رسول کا صدقہ

کھٹک رہا ہے جو اب بھی نگاہِ باطل میں
وہ دینِ حق کا علم ہے رسول کا صدقہ

بسی ہے خاکِ مدینہ میں خلد کی خوش بو
ثنائے شاہِ امم ہے رسول کا صدقہ

رضائے پاک کا طالب ہے نازؔ اپنا وجود
نشاطِ ملکِ عدم ہے رسول کا صدقہ

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

شمعِ کعبہ کی ضیا ، مجھ کو بہت اچھی لگی
باغِ طیبہ کی فضا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

ربّ اکبر کی عطا ، مجھ کو بہت اچھی لگی
سازِ اقرا کی نوا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

وادیِ اُمّ القریٰ ، مجھ کو بہت اچھی لگی
رونقِ غارِ حرا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

دعوتِ صدق و صفا ، مجھ کو بہت اچھی لگی
راہ تسلیم و رضا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

حافظِ قرآں کی قرأت کو ملا جس سے گداز
وہ تلاوت کی صدا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

جب عیاں روئے مبارک سے ہوا حق کا جمال
تابشِ نورِ خدا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

خوش نگاہی ، خوش کلامی ، خوش مزاجی ، خوش دلی
مصطفیٰ کی ہر ادا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

وا ہوا دل کا دریچہ ، ذہن روشن ہوگیا
شاہِ بطحا کی ثنا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

آمدِ خیر البشر سے باخبر جس نے کیا
اس منادی کی ندا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

عشقِ احمد نے لیا جب امتحانِ جذبِ دل
سیرتِ اہلِ وفا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

آفتابِ غم کی حدّت جب ہوئی حد سے سوا
رحمتِ حق کی گھٹا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

درد کا درماں نظر آیا نبی کے شہر میں
حرمتِ خاکِ شفا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

میں نے نعتِ پاک لکھّی اک نئے عنوان سے
ندرتِ فکرِ رسا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

بھا گیا چشمِ کرم کو جب مرا حسنِ طلب
نازؔ خود اپنی دعا ، مجھ کو بہت اچھی لگی

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

رشکِ گل ہائے جناں ہیں گلشنِ اطہر کے پھول
لایقِ مدح و ثنا ہیں رحمتِ داور کے پھول

دل کے آئینے میں ہے عکسِ جمالِ سرمدی
دامنِ احساس میں ہیں مدحتِ سرور کے پھول

نکہتِ گل زار طیبہ سے معطّر ہے دماغ
باغِ ہستی میں کھلے ہیں عشقِ پیغمبر کے پھول

گام زن اہلِ وفا ہیں جادۂ تسلیم پر
ہیں متاعِ جاں رضائے شافعِ محشر کے پھول

یہ زمینِ پاک تو رشکِ سپہرِ قدس ہے
معنیِ حرفِ تقدّس ہیں نبی کے در کے پھول

حاصلِ حسنِ طلب ہیں ملّتِ حق کے لیے
مجتبیٰ کے در کی مٹّی، مصطفیٰ کے گھر کے پھول

نازؔ جب دل میں خیالِ شاہِ بطحا آگیا
کھِل اٹھے لب پر ثنائے ساقیِ کوثر کے پھول

(۲۰۱۰ء)

ﷺ

فردوسِ گوش ، خلدِ نظر ، آپ ہی تو ہیں
تسکینِ دل ، سکونِ جگر ، آپ ہی تو ہیں

سارے جہاں میں خیرِ بشر ، آپ ہی تو ہیں
ادراک اور شعور کا گھر ، آپ ہی تو ہیں

فضلِ خدا سے ، ملّتِ آدم کے واسطے
سامانِ خیر ، دافعِ شر ، آپ ہی تو ہیں

سرکار کی زبانِ مبارک پہ جاں نثار
دونوں جہاں کی خیر و خبر ، آپ ہی تو ہیں

صدقہ سوادِ شام ہے گیسوئے پاک کا
جلوہ ہے رخ کا جس کے ، سحر آپ ہی تو ہیں

جس کا خیال نازشِ دامانِ زندگی
ہے یاد جس کی زادِ سفر ، آپ ہی تو ہیں

مدّاحِ مصطفٰی کا نصیبہ ہے اوج پر
بخشندۂ کمالِ ہنر ، آپ ہی تو ہیں

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

دل مرا مہبطِ آیاتِ مُطہّر پہ نثار
شافعِ روزِ جزا ، قاسمِ کوثر پہ نثار

ہم غلامانِ نبی ، کعبۂ رب کے خُدّام
سنگِ اسود پہ فدا ، روضۂ اطہر پہ نثار

مہرِ تاباں کی تجلّی ، مہہ و انجم کی ضیا
مصحفِ نورِ ازل ، روئے منوّر پہ نثار

محرمِ رازِ مشیّت ہے خدا کا محبوب
اہلِ ایماں ، نگہہِ لطف کے تیور پہ نثار

گریۂ شب کی ضیا بار قبا کی سوگند
ضامنِ یومِ جزا ، شافعِ محشر پہ نثار

عظمتِ وحیِ خدا سے ہے عیاں شانِ رسول
ندرتِ حسنِ بیاں ، صاحبِ منبر پہ نثار

طائرِ ذہن رسا ، داخلِ طیبہ ہوکر
ہوگیا گنبدِ خضرا کے کبوتر پہ نثار

حسنِ احساس کا مظہر ہے عقیدت کا کلام
بوئے گل زارِ جناں ، حرف معطّر پہ نثار

کامراں حوصلۂ دل ہے بہ فیضِ رحمت
حرمتِ نطق و زباں ، نعتِ پیمبر پہ نثار

فضلِ داور سے ملا ، ہادیِ اعظم تجھ کو
دینِ اسلام! ترے حسنِ مقدر پہ نثار

جس کی قربت سے سکونِ دل وجاں ملتا ہے
نازؔ سوجان سے ہو اُس درِ سرور پہ نثار

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

درودِ پاک سے انسان کی قسمت چمک اُٹھی
جبینِ زندگی نورِ رسالت سے دمک اُٹھی

نظر آئیں صفاتِ کبریا یوں ذاتِ احمد ﷺ میں
بہارِ گلشنِ اسلام کی نزہت چہک اُٹھی

اُدھر صادر ہوا حکمِ نزولِ آیتِ اقرأ
اِدھر غارِ حرا میں ایک بجلی سی لپک اُٹھی

زمانے پر ہوا ہجرت کی شب کا ماجرا روشن
ستم کی آگ جب کفّار کے دل میں دہک اُٹھی

شبِ معراج رب نے آپ کو ایسا شرف بخشا
سلامی کے لیے تابانیِ اوجِ فلک اُٹھی

نسیمِ خلد کی موجیں چلیں گل زار طیبہ سے
ہر اک شاخِ تمنائے دلِ محزوں لچک اٹھی

قدم بوسی کا ارماں عالمِ ادراک میں جاگا
نبی کے عشق میں احساس کی دنیا لہک اٹھی

شرف حاصل ہوا محبوبِ رب کی نعت گوئی کا
شعاعِ مغفرت ، افکار تاباں سے جھلک اٹھی

ثنائے سرورِ دیں نے سنواری فکر کی دنیا
حریمِ دل ہوا روشن ، فضائے جاں مہک اٹھی

تصوّر نے دکھایا گنبدِ خضرا کا جب منظر
نگاہِ نازؔ میں دیدار کی حسرت بھڑک اٹھی

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

مرتبہ کیا ہے جہاں میں ، احمدِ مختار کا
جانتا ہے وہ ، جو عاشق ہے شہِ ابرار کا

پوچھئے جبریلؑ سے عظمت رسول اللہ کی
خالقِ اکبر ہے شیدا ، سیّدُ الابرار کا

جلوۂ کعبہ ہو یا غارِ حرا کی روشنی
ایک نوری سلسلہ ہے پیکرِ انوار کا

آپ رکھتے ہیں نظر آئینۂ ایّام پر
آپ کرتے ہیں تعیّن وقت کی رفتار کا

مصطفیٰ کے ہاتھ کی معجز نمائی دیکھیے
سنگ ریزوں کو سلیقہ آگیا گفتار کا

خالق و مخلوق کی یہ ہم نگاہی دیکھیے
''رب کا جو منشا ، وہی منشا مرے سرکار کا''

تذکرہ ہوتا رہے گا ، جوشِ ایمانی کے ساتھ
محسنِ انسانیت کے جوہرِ کردار کا

اس کی آنکھیں ، محرمِ رازِ تجلّی ہوگئیں
کرلیا جس نے نظارا ، آپ کے دربار کا

روضۂ اطہر کی جالی ہے نظر کے سامنے
جذبۂ دل کامراں ہے طالبِ دیدار کا

قلب کی پاکیزگی ، اشعار کے دامن میں ہے
آگہی لائی ہے تحفہ ، نعتیہ افکار کا

تابشِ سلکِ گہر ہے ، نازؔ کی تخلیق میں
فیض ہے یہ ، آمنہ کے گوہرِ شہوار کا

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

سنبھل کے پانو دیارِ نبی میں رکھا جائے
جنوں کو دائرۂ آگہی میں رکھا جائے

جمالِ روئے نبی دل کے آئنے میں رہے
خدا کا نور ، حریمِ خودی میں رکھا جائے

کمالِ عشقِ حقیقی کا نقطۂ آغاز
درِ رسول سے وابستگی میں رکھا جائے

ہے سُرمہ چشمِ بصیرت کا ، خاکِ پائے نبی
جوازِ حرفِ طلب خامشی میں رکھا جائے

نبی کا قول نگینہ ہے زندگی کے لیے
اسے حیات کی انگشتری میں رکھا جائے

نبی کے علم سے روشن ہے کائناتِ شعور
یقین ، جوہرِ خلقِ نبی میں رکھا جائے

ہر ایک تارِ نفس ہو فدائے جانِ رسول
تمام عمر کو بس بندگی میں رکھا جائے

نبی کی یاد میں پیہم جو دل دھڑکتا ہے
اسے خزینۂ دانش وری میں رکھا جائے

نبیؐ کے ہجر میں جو اشک بار رہتے ہیں
انہیں تو زمرۂ صاحب دلی میں رکھا جائے

ثنائے پاک ہے آئینہ دارِ حسنِ عمل
ادب کا پاس سخن گستری میں رکھا جائے

کلامِ نازؔ میں ہو فکرِ نو کی تابانی
عقیدتوں کو نئی روشنی میں رکھا جائے

(۲۰۱۱ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

حسنِ تصوّرات ، نظر اس طرف بھی ہو
جانِ تخیّلات ، نظر اس طرف بھی ہو

فخرِ تجلّیات ، نظر اس طرف بھی ہو
نازِ جمالیات ، نظر اس طرف بھی ہو

تجھ کو تری تجلّیِ فاراں کا واسطہ
مطلوبِ کائنات ، نظر اس طرف بھی ہو

دنیا پہ آخرت کی حقیقت ہو آشکار
پروانۂ نجات ، نظر اس طرف بھی ہو

آنکھیں ہیں ذوقِ دید کا ساماں لیے ہوئے
تعبیرِ ممکنات ، نظر اس طرف بھی ہو

راہِ عمل میں عزم کا جوہر ہو کامراں
گنجینۂ ثبات ، نظر اس طرف بھی ہو

دل چاہتا ہے ، گنبدِ خضرا کی چھانو میں
تکمیلِ واجبات ، نظر اس طرف بھی ہو

طیبہ کی رہ گزر میں سراپا طلب ہے نازؔ
عینِ نوازشات ، نظر اس طرف بھی ہو

(۲۰۱۱ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بارِ گاہ ناز ہے پلکوں سے چل کے آ
عرفان و اعتقاد کے سانچے میں ڈھل کے آ

تن سے لباس ، رنگِ انا کا اُتار دے
افسانۂ حیات کا عنواں ، بدل کے آ

آئینۂ صفاتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں خود کو دیکھ
اپنے حصارِ ذات سے باہر نکل کے آ

گر دیکھنا ہے احسنِ تقویم کی جھلک
آنکھوں میں بھر کے جلوے نگارِ ازل کے ، آ

اس راہ میں ہے لغزشِ رندانہ بھی خطا
یہ کوچۂ حبیبِ خدا ہے سنبھل کے آ

فصلِ بہارِ گلشنِ طیبہ کی چھانو میں
موجِ نسیمِ صبح کی صورت مچل کے آ

فرشِ زمیں پہ عرش کی رونق ہے خیمہ زن
دامن میں لے کے تحفے ، ثنائی غزل کے آ

اے نازؔ خوش نگاہ ، دیارِ حبیب میں
سوزِ دروں سے عشقِ نبی کے ، پگھل کے آ

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

شہرِ طیبہ کے مقدّس بام و در اچھے لگے
وہ نظارے ، تھے جو منظورِ نظر ، اچھے لگے

تھا طلوعِ صبح کا منظر مدینے میں عیاں
دیکھنے والوں کو انوارِ سحر اچھے لگے

فضلِ داور نے عطا کی دل کشی ذرّات کو
سر زمینِ پاک کے لعل و گہر اچھے لگے

سیرتِ اصحابِ پیغمبر پہ جب ڈالی نظر
شاہِ دیں کے عاشقانِ معتبر اچھے لگے

جب چلے منزل بہ منزل زائرینِ مصطفٰی
کوئے بطحا کے سفر میں ، ہم سفر اچھے لگے

گنبدِ خضرا کے جلووں کی طلب آنکھوں میں تھی
شوق سے آراستہ قلب و جگر اچھے لگے

سیّدِ لولاک کے در پر پہنچ جانے کے بعد
ذات سے اپنی ہوئے جو بے خبر، اچھے لگے

جب حدودِ باغ طیبہ میں ہوا اس کا گزر
طائرِ ذہنِ رسا کے بال و پر اچھے لگے

دیکھ کر اعجازِ حضرت جب ہوئی روشن نظر
کہکشاں اچھی لگی، شمس و قمر اچھے لگے

بھاگئی اہلِ قلم کو روضۂ اطہر کی چھاؤں
علم کی بستی میں اربابِ ہنر اچھے لگے

نعت گوئی کی ادا جب راس آئی نازؔ کو
آخرت کے ساز و ساماں سر بہ سر اچھے لگے

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

رقصاں ہے فکر ، خانۂ داور کے آس پاس
دل وجد میں ہے ، روضۂ اطہر کے آس پاس

ہے رقص میں نظر درِ سرور کے آس پاس
قطرہ مچل رہا ہے ، سمندر کے آس پاس

زائر کھڑا ہے گنبدِ خضرا کی چھانو میں
چشمِ کرم ہے حسنِ مقدّر کے آس پاس

فردوسِ آرزو ہے مدینے کی سر زمیں
لطفِ جناں ہے شہرِ پیمبر کے آس پاس

محفوظ ذہن و دل میں ہے، سیرت رسول کی
آئینۂ حیات ہے ، جوہر کے آس پاس

آیاتِ آگہی کی تجلّی لیے ہوئے
ان کا خیال ہے ، دلِ مضطر کے آس پاس

یوں بزمِ مصطفیٰ میں ہیں ، اصحابِ ذی وقار
تارے ہوں جس طرح ، مہِ انور کے آس پاس

پروانہ وار آئے ہیں بزمِ رسول میں
اہلِ نظر ہیں ، نور کے پیکر کے آس پاس

یارب! بہ روزِ حشر ، یہ امّت رسول کی
ہوگی لاریب ، قاسمِ کوثر کے آس پاس

ہے آرزو کہ نازؔ کو جائے اماں ملے
آرام گاہِ شافعِ محشر کے آس پاس

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

دیارِ مصطفیٰ ، دار الشفا معلوم ہوتا ہے
یہاں کا ذرّہ ذرّہ کیمیا معلوم ہوتا ہے

نبی کی ذات کو حسنِ ازل کا آئنہ کہیے
جمالِ مصطفیٰ ، نورِ خدا معلوم ہوتا ہے

خوشا وہ عبدیت جو منزلِ معراج تک پہنچی
نبی کا رتبۂ اعلا سوا معلوم ہوتا ہے

مرقّع کھینچتا ہوں جب شہِ بطحا کی سیرت کا
تخیّل آبِ زم زم سے دُھلا معلوم ہوتا ہے

رفیع المنزلت کی مدح میں جب شعر کہتا ہوں میں
مقامِ اوج پر ذوقِ ثنا معلوم ہوتا ہے

جو فاراں کی تجلّی رقص کرتی ہے نگاہوں میں
فرازِ فکر پر ذہنِ رسا معلوم ہوتا ہے

عیاں ہے چشمِ بینا پر فروغِ جلوۂ رحمت
نبی کا تذکرہ آبِ بقا معلوم ہوتا ہے

شرف رکھتا ہے جو محبوبِ داور کی غلامی کا
وہ بندہ سالکِ راہِ رضا معلوم ہوتا ہے

ہجومِ عاشقاں ہے گنبدِ خضرا کے دامن میں
مدینہ مرکزِ اہلِ وفا معلوم ہوتا ہے

پسارے اپنے دامن کو کھڑے کتنے بھکاری ہیں
نبی کا آستاں بابِ عطا معلوم ہوتا ہے

کلامِ نازؔ میں پاکیزگی ہے جذبۂ دل کی
کہ اک اک لفظ اس کا حق نما معلوم ہوتا ہے

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

خدائے پاک کے محبوب کا جواب نہیں
''وہ آدمی ہیں مگر دیکھنے کی تاب نہیں''

نصابِ نور سے افضل کوئی نصاب نہیں
کلام پاک سے برتر ، کوئی کتاب نہیں

فروغِ نورِ نبی سے جو فیض یاب نہیں
وہ ماہتاب نہیں ہے وہ آفتاب نہیں

جمالِ مصطفوی پرتوِ جمالِ خدا
پیمبروں میں کوئی ایسا انتخاب نہیں

نظامِ فکر مدلّل ، زباں مقدّس ہے
حبیبِ حق سے بڑا کوئی خوش خطاب نہیں

امینِ رازِ مشیّت ہیں صاحبِ معراج
فضیلتوں کی کوئی حد ، کوئی حساب نہیں

قسیمِ کوثر و تسنیم ہیں ، رسولِ کریم
کہ اور ایسا کوئی آسماں جناب نہیں

بہارِ باغِ ہدایت کی تازگی کی قسم
خزاں کا جس پہ اثر ہو ، یہ وہ گلاب نہیں

رسولِ پاک کے اسوہ کی پیروی کے سوا
کوئی بھی طرزِ عمل ، لائقِ ثواب نہیں

دل و دماغ ہیں سرشار کیف و مستی سے
نبی کی یاد کبھی وجہِ اضطراب نہیں

میں ایسی بزمِ رسالت کا معتکف ہوں نازؔ
دلوں کے بیچ ، جہاں کوئی بھی حجاب نہیں

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

برگِ گُل پر میں ثنائے پاک لکھ کر چوم لوں
انتہائے شوق میں ، حرفِ معطّر چوم لوں

معدنِ فکر و نظر کے لعل و گوہر چوم لوں
آسمانِ آگہی کے ماہ و اختر چوم لوں

ہے تمنّا با وضو میں جامِ کوثر چوم لوں
دل کی آنکھوں سے درِ محبوبِ داور چوم لوں

آرزو ہے چوم لوں میں آستاں سرکار کا
خادمِ سرکار ہوں ، سرکار کا در چوم لوں

دامنِ دل کھینچ لے حسنِ تجلّی کی کشش
جگمگاتے بام و در ، محراب و منبر چوم لوں

صاحبِ لولاک کا دیدار حاصل ہو مجھے
نور کی محفل سجا کر ، پائے اطہر چوم لوں

آنکھ لگتے ہی نظر آئے جمالِ مصطفیٰ
خواب میں پیشانیِ محبوبِ داور چوم لوں

حق نے بخشی ہے مجھے تابانیِ حسنِ شعور
میں نظر سے گنبدِ خضریٰ کا منظر چوم لوں

میں سراپا آرزو ہوکر طلب کی راہ میں
دستِ حق ، دستِ شفا ، دستِ پیمبر چوم لوں

خانۂ کعبہ کی حرمت پر نظر رکھتے ہوئے
سنگِ اسود جس کو کہتے ہیں ، وہ پتھر چوم لوں

یہ مرے حسنِ عقیدت کا تقاضا ہے کہ نازؔ
میں جہاں دیکھوں ، نشانِ پائے سرور چوم لوں

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

نگاہِ عقیدت سے ہم چومتے ہیں
نبی کا جو نقشِ قدم چومتے ہیں

بصد شوق با چشمِ نم چومتے ہیں
پیمبر کا دستِ کرم چومتے ہیں

رسولِ معظّم کے روضے کی جالی
غلامانِ شاہِ امم چومتے ہیں

نگاہوں میں بھر کر تجلّیِ طیبہ
تصوّر میں عکسِ حرم چومتے ہیں

اِدھر فرش والے ، اُدھر اہلِ سِدرہ
نشاناتِ جاہ و حشم چومتے ہیں

دیارِ مدینہ کی خاکِ مقدّس
نگاہوں سے زائر بہم چومتے ہیں

حصولِ سعادت کی خاطر حرا کو
عرب اور اہلِ عجم چومتے ہیں

کبھی سنگِ اسود کو دیتے ہیں بوسہ
کبھی ہم غلافِ حرم چومتے ہیں

حضورِ مکرّم کی توصیف لکھ کر
قلم کار نوکِ قلم چومتے ہیں

وہ رحمت بہ داماں ہیں، ہم ان کا دامن
لبِ نازؔ سے دم بہ دم چومتے ہیں

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

بنائے دو جہاں تو ہے ، ترے اذکار گھر گھر ہیں
ترے افکارِ روشن سے ہمارے دل منوّر ہیں

تری رحمت کا سایہ ہے زمیں کے ذرّے ذرّے پر
ترے انوار کا پرتو ، فلک کے ماہ و اختر ہیں

خدا نے تجھ کو بخشا ہے خزانہ علم و حکمت کا
ترے اقوالِ زرّیں ، آگہی کے لعل و گوہر ہیں

تری ذاتِ گرامی پیکرِ رُشد و ہدایت ہے
ترے ذوقِ عبادت پر فدا ، محراب و منبر ہیں

ترے پیغام کا چرچا ہے ایوانِ بلالی میں
ترے احکام کے پابند ، سلمانؓ و ابوذرؓ ہیں

ترے قدموں میں رہتی ہے جبینِ سطوتِ شاہی
سلاطینِ جہاں نازاں کہ اس در کے گداگر ہیں

خطیبِ حق نوا تو ہے ، طبیبِ باشفا تو ہے
''ترے گلشن کے سبزے بھی گلِ رعنا سے بہتر ہیں''

تری بندہ نوازی نے دکھایا ہے اثر جب سے
اُسی دن سے حیاتِ نازؔ کے کچھ اور تیور ہیں

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

ہو مری قسمت میں بھی شانِ مدینہ دیکھنا
جلوۂ رحمت بہ فیضانِ مدینہ دیکھنا

بوٹا بوٹا ہے جمالِ روئے پیغمبر کا عکس
رونقِ صحنِ گلستانِ مدینہ دیکھنا

اعتبارِ دیدۂ بینا اگر منظور ہے
آب و تاب روضۂ جانِ مدینہ دیکھنا

فکر سے ہم وار کرکے ، جادۂ حسنِ عمل
جوہرِ کردارِ سلطانِ مدینہ دیکھنا

اک سعادت زائرینِ سیّدِ اعلیٰ کی ہے
پایۂ تکمیلِ ارمانِ مدینہ دیکھنا

جب نصابِ عشق بن جائے کتابِ آگہی
اضطرابِ دل بہ میزانِ مدینہ دیکھنا

صاحبِ لولاک کی الفت میں سوتے جاگتے
گلشنِ جنّت ، بہ عنوانِ مدینہ دیکھنا

نازؔ ! دنیا کی روش جب درپئے آزار ہو
اک نظر تم سوئے ایوانِ مدینہ دیکھنا

(۲۰۱۱ء)

ﷺ

مراقب ہو کے خلوت میں مدینہ دیکھتا ہوں میں
دیارِ مصطفیٰ میں حق کا جلوہ دیکھتا ہوں میں

مدینے کی گلی تصویرِ فردوسِ تمنا ہے
بہ چشمِ دل بہارِ باغِ طیبہ دیکھتا ہوں میں

شہِ دیں کی محبت نے کیا ہے آئینہ دل کو
وہ محبوبِ خدا ہیں ان کا روضہ دیکھتا ہوں میں

نبی کی یاد سے یہ دل کبھی فارغ نہیں ہوتا
کہ ہر دم گنبدِ خضرا کا نقشہ دیکھتا ہوں میں

یہ منبع ہے سراسر رحمتِ حق کی تجلی کا
اسی خطے میں جنت کا نظارا دیکھتا ہوں میں

رخِ زیبائے احمد کا ہے عکس اس شیشۂ دل پر
خوشا قسمت کہ ہر پل ان کا چہرا دیکھتا ہوں میں

انہی سے لو لگاتا ہوں جو ہیں مشکل کشا سب کے
بلا کی زد میں جب اپنا سفینہ دیکھتا ہوں میں

کتابِ حسن سیرت پر نظر جاتی ہے جب میری
سلیقہ دیکھتا ہوں میں، طریقہ دیکھتا ہوں میں

جسے اہلِ وفا حسنِ عمل کا نام دیتے ہیں
نبی کی جاں نثاروں میں وہ جذبہ دیکھتا ہوں میں

ثنائے مصطفیٰ کی آرزو ہے موج زن دل میں
حریم فکر میں مدحت کا نسخہ دیکھتا ہوں میں

نہ جانے کاتبِ تقدیر کب اذنِ سفر لکھ دے
پیام رحمتِ باری کا رستہ دیکھتا ہوں میں

کلام نازؔ کا چرچا زمیں سے آسماں تک ہے
ثنا خوانِ شہِ بطحا کا مرتبہ دیکھتا ہوں میں

(۲۰۱۲ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

دیارِ مصطفیٰ، تک آگیا ہوں
درِ خیرالوریٰ، تک آگیا ہوں

بفیضِ رحمتِ محبوب داور
نبی کے نقش پا، تک آگیا ہوں

حرم کا پاسباں، کہتے ہیں جس کو
میں اس قبلہ نما تک، آگیا ہوں

نبی کی آل کا دم بھرتے بھرتے
شہیدِ کربلا تک، آگیا ہوں

تصور کا ہے میرے یہ کرشمہ
جمالِ دل ربا تک، آگیا ہوں

خزاں کے دور سے دامن بچا کر
بہارِ جاں فزا تک آگیا ہوں

مری سب مشکلیں، آسان ہوں گی
کہ میں مشکل کشا تک آگیا ہوں

اطاعت کا خدا کی، عزم لے کر
رسولِ کبریا تک آگیا ہوں

ہے جو سر چشمۂ نور ہدایت
میں اُس شاہِ ہدیٰ تک آگیا ہوں

بھلا ہو، فکر کی پاکیزگی کا
تصور میں خدا تک آگیا ہوں

کسے اب نازؔ! جنت کی طلب ہو
امام الانبیا تک آگیا ہوں

(۲۰۱۲ء)

ﷺ

مرا آقا، رسولِ ہاشمی ہے
فدا اس پر، جہانِ آگہی ہے

نبوت بھی ہے خود قسمت پہ نازاں
زبانِ خلق پر، ذکرِ نبی ہے

حریمِ دل میں ہے، جلوہ نبی کا
نظر آقا کے روضے پر لگی ہے

نہ آئے تھے تو ہر سو تیرگی تھی
مگر اب روشنی ہی روشنی ہے

دلِ حضرت ہے مہبط وحیِ حق کا
لبِ اقدس پہ، حرفِ سرمدی ہے

رضائے ساقیِ کوثر کے آگے
عبث، پیہم خیالِ تشنگی ہے

عیاں ہیں جس پہ، اسرارِ عبادت
شہِ دیں کا وہ ذوقِ بندگی ہے

قسیمِ آبِ کوثر کا ہے صدقہ
جناں کی راہ طیبہ کی گلی ہے

نبی کی یاد دھڑکن میرے دل کی
اسی سے تو، نشاطِ دائمی ہے

مکینِ گنبدِ خضرا کا طالب
رسولِ پاک کا ہر امتی ہے

وظیفہ نازؔ کا ہے مدحِ سرور
اسی سے کہتے ہیں سب، جنتی ہے

(۲۰۱۲ء)

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیہ اشعار سے، کشت سخن سر سبز ہے
ابر رحمت سے دیارِ فکر و فن سر سبز ہے

ہر نفس ڈوبا ہے محبوبِ خدا کے عشق میں
یاد سرور سے محبت کا چمن سر سبز ہے

ہوگیا ہے محو دل سے زرد روئی کا خیال
رنگ خضرا سے نظر کا پیرہن سر سبز ہے

کھیتیاں عرفان حق کی آج بھی شاداب ہیں
نصرتِ دینِ پیمبر کا چلن سر سبز ہے

چہرۂ ضوبار کی تابانیوں کے فیض سے
ہر طرف جیسے چمن اندر چمن سر سبز ہے

خوش نصیب اہلِ قلم کا یہ کرشمہ دیکھئے
مدح احمد سے ادب کی انجمن سر سبز ہے

نازؔ ان کی خاک پا کے ذرّوں کا ہے فیض یہ
چار جانب خطۂ سرو و سمن سر سبز ہے

(۲۰۱۲ء)

ﷺ

زندگی کا ہر لمحہ عازمِ مدینہ ہے
دیدۂ بصیرت میں علم کا خزینہ ہے

ہر گھڑی نگاہوں میں گلشن مدینہ ہے
دل کی ناخدائی میں ذہن کا سفینہ ہے

سرورِ دو عالم کی رفعتیں خدا جانے
شاہِ دیں کے قدموں میں آسماں کا زینہ ہے

بارگاہ اقدس میں نعت پاک کا تحفہ
عقل کا تقاضا ہے، عشق کا قرینہ ہے

آپ کی عنایت سے عطر بیز ہے گلشن
مشک سے کہیں بہتر آپ کا پسینہ ہے

بس گیا ہے آنکھوں میں جلوۂ رخِ زیبا
نور پاک سے روشن دل کا آبگینہ ہے

مشعلِ ہدایت ہے حرفِ حق محمد ﷺ کا
قول احمدِ مرسل زرفشاں دفینہ ہے

جب دلِ مطہّر پر آیتیں ہوئیں نازل
وہ نزول قرآں کا معتبر مہینہ ہے

نازؔ کا مقدّر ہے مدحتِ شہِ بطحا
دامنِ عقیدت میں فکر کا نگینہ ہے

(۲۰۱۲ء)

ﷺ

آئینہ بردارِ نورِ خدا ہے چار سو
مہر تابان رسالت کی ضیا ہے چار سو

اہل حکمت کے لیے ، اہل بصیرت کے لیے
ضو فشاں منارۂ علمِ ہدا ہے چار سو

آپ کی توصیف جاری ہے زبانِ خلق پر
ہر گھڑی ذکر حبیب کبریا ہے چار سو

فکر کی دنیا ہے روشن جوہر کردار سے
درس بن کے سیرت حق آشنا ہے چار سو

سایہ افگن ہے جہاں پر آپ کا ابرِ کرم
کس قدر مقبولِ خلق ان کی ادا ہے چار سو

نعرۂ تکبیر کا ضامن ہے فرمانِ رسول
صوت وآہنگ امام الانبیاء ہے چار سو

صاحب لطف فراواں کا بیاں مقصود ہے
اہتمامِ محفلِ مدح و ثنا ہے چار سو

مشکلوں میں اہل حق آواز دیتے ہیں انہیں
کار فرما خلق کا مشکل کشا ہے چار سو

آپ کے در کے بھکاری ہیں سلاطینِ جہاں
شہرۂ دست سخا خلق آشنا ہے چار سو

اک طرف پابندیِ وحیِ خدائے لم یزل
اک طرف آزادیِ حرف و نوا ہے چار سو

عاشقانِ مصطفیٰ میں نازؔ ہے اپنا شمار
حاصلِ ذوق طلب ان کی رضا ہے چار سو

(۲۰۱۲ء)

ﷺ

روئے پاک احمد کی، دو جہاں میں تابش ہے
نورِ مرسلِ اعظم، بر تر از ستائش ہے

'المدد نبی' کہہ کر نعتِ پاک لکھتا ہوں
جذبۂ عقیدت پر، کس کی یہ نوازش ہے

شاہ راہِ مدحت پر چل رہا ہوں رک رک کر
کیسا امتحاں ہے یہ، کیسی آزمائش ہے

سیرتِ پیمبر کا، ذکر خیر ہو جس میں
فکر کی طہارت کا، آئینہ وہ کاوش ہے

پاک بیں نظر جانے،عظمت شہِ بطحا
دامنِ فضیلت میں، کائناتِ دانش ہے

دین کا صحیفہ ہے ، زندگی محمد ﷺ کی
سینۂ عبارت میں، جلوۂ نگارش ہے

لطفِ رب اٹھا لیجیے، عاقبت بنا لیجیے
چار سو مدینے میں، رحمتوں کی بارش ہے

اسوۂ محمد ﷺ سے، بے نیاز ہے دنیا
دور ہے جہالت کا، علم کی نمائش ہے

ضوفشاں ہے عالم میں، آفتاب کی صورت
صاحبِ شریعت کا قول وجہِ نازش ہے

سینوں سے نکل جائے عشقِ ہادی برحق
کوششِ منافق ہے، دشمنوں کی سازش ہے

طالبِ کرم پر ہو اک نظر عنایت کی
نازؔ شرم سے پانی جرأت گذارش ہے

(۲۰۱۳ء)

ﷺ

آپ جیسا صاحبِ نطق و لِساں کوئی نہیں
"دو جہاں میں آپ سا معجز بیاں کوئی نہیں"

آپ ہیں حسنِ معانی ، لفظ کن کے واسطے
جز محمد ﷺ رازدارِ کن فکاں کوئی نہیں

مدحتِ سرکار میں ناطق ہے قرآن کریم
آپ سا آیات حق کا ترجماں کوئی نہیں

آپ کی ذاتِ گرامی ہے امام الانبیاء
آپ سا محبوب ربِّ دو جہاں کوئی نہیں

محرمِ رازِ مشیت ہیں حبیبِ کردگار
مثل احمد ﷺ واقفِ سرِّ نہاں کوئی نہیں

آپ کے نقشِ کفِ پا سے ہے اوجِ رہبری
آپ جیسا تو امیرِ کارواں کوئی نہیں

جلوۂ نورِ رسالت کی ضیا جس میں نہ ہو
دین سے منسوب ایسی داستاں کوئی نہیں

فضلِ ہادی کی قسم ، فیضان رحمت کی قسم
مصطفیٰ ﷺ کے در سے بہتر آستاں کوئی نہیں

نازؔ کا حسنِ یقیں یہ ہے کہ آقا کے سوا
باعثِ تسکین قلبِ عاشقاں کوئی نہیں

(۲۰۱۳ء)

ﷺ

رسول پاک سا حق آشنا نہیں کوئی
جہاں میں اتنا قریبِ خدا نہیں کوئی

سوائے مرسلِ اعظم محمدِ ﷺ عربی
نگاہِ حق میں شہِ انبیا نہیں کوئی

ملا ہے طٰہٰ و یٰسین کا لقب ان کو
محمدِ ﷺ عربی سے سوا نہیں کوئی

وہی تو صاحبِ معراج ہیں کہ جن کے لیے
حقیقتِ سفرِ ارتقا نہیں کوئی

بجز رسول معظم حبیبِ ربِّ جہاں
امین راز فنا و بقا نہیں کوئی

سوائے سرورِ کونین صاحبِ لولاک
ہے وجہِ خلقتِ ارض و سما نہیں کوئی

سراپا رحمت ِ عالم ، سراپا جلوۂ حق
''جہاں میں آپ سا معجز نما نہیں کوئی''

خدا کی شان کریمی نبی کی ذات میں ہے
حضور پاک سا حاجت روا نہیں کوئی

ہے خاک پائے نبی میں اثر بھی تریاقی
دلوں کے درد کی ایسی دوا نہیں کوئی

وہ روز حشر پکاریں گے امتی کہہ کر
نبی ﷺ سا شافعِ روزِ جزا نہیں کوئی

خدا کے فضل سے مداحِ مصطفیٰ ہے نازؔ
وہ کیوں کہے کہ مرا آسرا نہیں کوئی

(۲۰۱۳ء)

ﷺ

معدنِ نورِ ہدا ، آپ پر لاکھوں سلام
مخزنِ صدق و صفا ، آپ پر لاکھوں سلام

گوہرِ تاجِ وِلا ، آپ پر لاکھوں سلام
منبعِ لطف و عطا ، آپ پر لاکھوں سلام

ذاتِ عالی کا لقب صاحب لولاک بھی
نازشِ ارض و سما ، آپ پر لاکھوں سلام

آپ کے دل پر ہوا آیتِ حق کا نزول
رہ نمائے حق نما ، آپ پر لاکھوں سلام

آپ کا فیضان تو عام ہے سب کے لیے
آپ شاہِ دوسرا ، آپ پر لاکھوں سلام

وارثِ کعبہ بھی ہیں ، شاہدِ بطحا بھی ہیں
رونقِ غارِ حرا ، آپ پر لاکھوں سلام

آرزوئے زندگی ، درس گاہِ بندگی
چشمۂ آبِ بقا ، آپ پر لاکھوں سلام
حسن کی تصویر بھی ، نور کی تعبیر بھی
آپ ہیں معجز نما ، آپ پر لاکھوں سلام

ہیں خطیبِ دینِ حق ، ہیں شفیعِ روز حشر
آپ محبوبِ خدا ، آپ پر لاکھوں سلام

رونقِ فرشِ زمیں ، زینتِ عرشِ بریں
مہبطِ وحیِ خدا ، آپ پر لاکھوں سلام

بھیجتا ہے کبریا ، آپ پر ہر دم درود
شاعرِ حق کی نوا ، آپ پر لاکھوں سلام

امّتِ عاصی ہیں ہم ، اے سراپائے کرم
لب پہ ہے صبح و مسا ، آپ پر لاکھوں سلام

نازؔ کا حسنِ طلب ، مرضیِ محبوبِ رب
آپ ہیں حاجت روا ، آپ پر لاکھوں سلام

(۲۰۰۹ء)

ﷺ

بہارِ گُل زارِ کامرانی ، درود تم پر ، سلام تم پر
جمالِ احساسِ شادمانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

خلیلی حرفِ دعا تمھیں ہو ، چراغِ غارِ حرا تمھیں ہو
اصولِ دینِ خدا کی بانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

نمودِ حق کی دلیل تم ہو ، نجات کی ہر سبیل تم ہو
تبسمِ لب ہے زعفرانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

تمھارا چہرا ہے آفتابی ، تمھارا جلوہ ہے ماہتابی
تمھاری سیرت ہے کہکشانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

تمام نبیوں سے تم ہو افضل ، تمام نبیوں میں تم ہو اکمل
تمھیں ہدایت کی ہو نشانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

وقارِ نطق وزباں ہے تم سے، شعورِ حسنِ بیاں ہے تم سے
تمھارے دم سے ہے گل فشانی، درود تم پر، سلام تم پر

تمھارے اقدار سے منوّر، قلوب واذہان ہیں ہمارے
دلوں پہ قائم ہے حکمرانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

تمھاری تبلیغ با اثر ہے ، تمھارا پیغام معتبر ہے
تمھاری حکمت ہے جاودانی ، درود تم پر، سلام تم پر

تمھارا اعجاز دیدنی ہے کہ سنگ ریزے ہوئے ہیں گویا
چراغِ بزمِ زبان دانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

نثار تم پر ہے باغِ جنّت ، تمھیں تو ہو نازشِ رسالت
تمھیں سے کوثر کی ہے روانی ، درود تم پر، سلام تم پر

سخاوتِ بے کراں کے پیکر، عنایت بے بہا کے مظہر
نہیں ہے کوئی تمھارا ثانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

نظر نظر میں ہے دشتِ امکاں، دل وجگر میں ہے دردِ انساں
تمھاری رحمت ہے آسمانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

دلِ حزیں کا تمھیں سہارا کہ نازؔ پر ہے کرم تمھارا
حرم کی تم سے ہے حکمرانی ، درود تم پر ، سلام تم پر

(۲۰۱۱ء)

Salsabeel-e-Noor

(A Collection of Naat)

By

Prof. Naz Quadri

جناب ناز قادری غزل کے رسیا اور بہت اچھے غزل گو شاعر ہیں ساتھ ہی نعتیں بھی خوب کہی ہیں۔ غزل اچھے تخلیقی فن کاروں کو روایتوں 'رس' ہمیشہ دیتی رہی ہے، کلاسیکی روایات کا آہنگ عطا کرتی رہی ہے۔ غالباً یہی سبب ہے کہ ناز قادری کی نعتوں میں بھی کلاسیکی رنگ و آہنگ کی پہچان ہوتی رہتی ہے۔ حضورِ کریم ﷺ کی ہمہ گیر نورانی شخصیت کا سحر ایسا ہے کہ کلام میں روح پرور کیفیتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ نعتوں کا مجموعہ ''چراغ حرا'' اس عظیم تر شخصیت کی خوش بو کی آنچ لیے ہوئے ہے، اس کے نور کی شعاعیں لیے ہوئے ہے، جس نعت گو کو اس بات کا احساس ہو کہ:

نور سے بھر گیا عرصۂ دو جہاں
پردۂ غیب سے حق نما مل گیا

وہ جلوۂ سید الانبیا ﷺ کو اپنے احساس اور جذبے کے ذریعہ یقیناً بخوبی جانتا پہچانتا ہے۔

نعتیں تو بہت لکھی جا رہی ہیں اپنی زبان میں مجھے دو باتوں کی کمی اکثر محسوس ہوتی ہے — ایک عشق رسول کا گہرا سوز کہ جس سے شاعر کے کلیجے کی تڑپ اور گہرے سکون اور جمالیاتی آسودگی کی پہچان ہو — دوسری کمی یہ محسوس ہوتی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ذات میں خالقِ کائنات اور اس کی خلق کی ہوئی تمام دنیاؤں کی جمالیات کی روشنیوں خوش بوؤں اور رنگوں تک پہنچنے کی تمنا جو خارج اور باطن میں پُر اسرار سفر پر اُکساتے موجود نہیں ہیں۔ ناز قادری کے لاشعور میں یہ باتیں موجود ہیں تب ہی انہوں نے کہا ہے؛

نظر نظر میں ان کا جلوہ نفس نفس میں ان کی خوش بو
کتاب دل کے ورق ورق پر ہے نام روشن حضور کا

کردار مصطفیٰ کی تجلی خدا گواہ
لوحِ جبین وقت کی تحریر بن گئی

''کون و مکاں میں پھیلی ہے نکہت رسول کی'' کہتے ہوئے ناز قادری رسولِ کریم کے جمال اور جمالیات کائنات کے گہرے رشتے کو شدت سے محسوس کرنے اور بیان کرنے کے لیے اپنی 'سائیکی' کے اندر ایک تخلیقی فن کار کی طرح پُر اسرار سفر کریں گے، اس کا مجھے یقین ہے۔

بابا سائیں شکیل الرحمان

مدھوبن، گڑگاؤں

۱۸ر ستمبر ۲۰۱۰ء

MAKTABA-E-SADAF
Church Road, Chandwara
Muzaffarpur-842001
e-mail: maktabaesadaf@gmail.com